عمران سیریز
ڈبل ڈاج
مظہر کلیم ایم اے
ڈبل ڈاج
ارسلان پبلی کیشنز ملتان
www.paksociety.com

عمران سیریز

ڈبل ڈاج

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام' مقام کردار' واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں' بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 160/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

سلام مسنون۔ میرا نیا ناول ''ڈبل ڈاج'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میرا یہ ناول ان تمام ناولوں سے ہٹ کر اور انتہائی منفرد اور خوبصورت انداز میں لکھا ہوا ہے جو آج تک آپ نے پڑھے ہیں۔ یوں تو میرے لکھے ہوئے تمام ناول آپ کو بے حد پسند آتے ہیں لیکن مجھے یقین کہ یہ ناول آپ کو میرے تمام ناولوں سے زیادہ پسند آئے گا اور آپ مجھے بے اختیار داد تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس ناول میں کافرستان نے اپنے اسپائی سیٹلائٹ کی مدد سے پاکیشیا کے ایک اہم میزائل پلانٹ کو ٹریس کیا اور اسے ہر صورت میں تباہ کرنے کا پلان بنا لیا۔

کافرستان نے پاکیشیا کے میزائل پلانٹ کو تباہ کرنے کے لئے نہ صرف اس پلانٹ کو اپنے نشانے پر لے لیا بلکہ اسے تباہ کرنے کے لئے ایک جنگل میں تباہ کن بلیک برڈ میزائل بھی لانچ کر دیئے۔ کافرستان کسی بھی وقت پاکیشیا کے میزائل پلانٹ کو تباہ کرنے کے لئے میزائل فائر کرسکتا تھا۔ اس بات کا علم جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوا تو وہ دیوانہ وار کافرستان کے اس منصوبے کو خاک میں ملانے کے لئے کافرستان پہنچ گئے۔

اس بار کافرستانی وزیر اعظم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے کافرستان سیکرٹ

سروس سمیت دو نئی انتہائی فعال اور طاقتور ایجنسیوں کو مامور کر دیا۔ ان میں ایک ایجنسی ریڈ گارڈ تھی اور دوسری سپیشل سروس۔ ریڈ گارڈ اور سپیشل سروس کے ساتھ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے انتہائی سخت اقدامات کئے جس کے نتیجے میں واقعی اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کا کافرستانی سرحد کراس کرنا بظاہر ناممکن ہو گیا تھا۔

چیف شاگل اور دوسری ایجنسیوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہر راستے میں موت کے جال بچھا رکھے تھے تاکہ وہ کسی بھی صورت میں کافرستان نہ پہنچ سکیں لیکن پھر سپیشل سروس کی چیف مادام رادھا کی احمقانہ حرکتوں اور خاص طور پر شاگل سے آگے بڑھنے کے چکر میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان میں داخل ہونے کا موقع مل گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان داخل ہوئے تو پھر ان کی جدوجہد کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ڈبل ڈاج کیا تھا۔ کیا یہ ڈبل ڈاج عمران نے کافرستان کو دیا تھا یا کافرستانی ایجنسیوں نے اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈبل ڈاج دے کر عمران کا مشن ناکام بنا دیا تھا۔ یہ انوکھے اور حیرت انگیز واقعات آپ ناول پڑھ کر ہی جان سکیں گے لیکن ناول پڑھنے سے پہلے ایک خط اور اس کے جواب کا مطالعہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

کہروڑ پکا سے محمد ناصر لکھتے ہیں۔ آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول مجھے بے حد پسند ہیں اور میری لائبریری میں آپ کے تمام ناول موجود ہیں اور میں نے آپ کے تمام ناولوں کو باقاعدہ جلد بندی کر کے محفوظ کر رکھا ہے اور میں ان سب ناولوں کا وقتاً فوقتاً مطالعہ کرتا رہتا ہے۔ ہر بار ناول پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ ناول میں پہلی بار پڑھ رہا ہوں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ نے بہت عرصہ سے نہ تو کوئی سپیشل نمبر لکھا ہے اور نہ ہی آپ کا بلیک تھنڈر کے سلسلے کا کوئی ناول آیا ہے۔ براہ کرم آپ ہمارے لئے بلیک تھنڈر اور سپیشل نمبر کے ناول ضرور لکھیں۔ امید ہے جلد ہی آپ ہماری یہ معصومانہ سی خواہش پوری کر دیں گے۔

محترم محمد ناصر صاحب۔ سب سے پہلے خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ یہ پڑھ کر حقیقتاً دلی خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے میرے ناولوں کی لائبریری بنا رکھی ہے اور تمام کتب کی باقاعدہ جلد بندی کرا رکھی ہے۔ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے جس کے لئے ایک بار پھر شکریہ۔ آج کے دور میں لوگ جہاں ادبی دنیا سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور کسی کتاب کو ہاتھ لگانا تک گوارا نہیں کرتے وہاں آپ جیسے لوگ بھی موجود ہیں جو نہ صرف کتب کا مطالعہ کرتے ہیں بلکہ ان کی قدر بھی کرنا جانتے ہیں۔ باقی رہی آپ کی خواہش کی بات تو میں آپ کی اس معصومانہ خواہش کو پورا

نہ کروں ایسا کیسے ممکن ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی میں آپ کے لئے نہ صرف سپیشل نمبر تحریر کروں گا بلکہ بلیک تھنڈر کے سلسلے کے ناول بھی آپ کی خدمت میں پیش کروں گا لیکن ظاہر ہے لکھنے اور اسے شائع ہونے میں وقت لگے گا جس کے لئے آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔

امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

کافرستان کے پرائم منسٹر ہاؤس کے سپیشل میٹنگ ہال میں اس وقت سپیشل سروس کی چیف مادام رادھا، چیف شاگل اور ایک نئی ایجنسی ریڈ گارڈ کا چیف کرنل آکاش کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ تینوں خاموش تھے اور کمرے میں سکوت طاری تھا۔اچانک سائیڈ میں موجود دروازہ کھلا اور کمرے میں کافرستان کے پرائم منسٹر داخل ہوئے ان کے پیچھے ان کا ملٹری سیکرٹری بھی تھا جس کے ہاتھ میں سرخ جلد والی ایک فائل تھی۔ پرائم منسٹر کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر چیف شاگل، مادام رادھا اور کرنل آکاش ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ مادام رادھا اور کرنل آکاش نے پرائم منسٹر کو باقاعدہ فوجی سلیوٹ کیا جبکہ شاگل نے عام انداز میں پرائم منسٹر کو سلام کیا۔

''تشریف رکھیں''...... پرائم منسٹر نے کھردرے سے لہجے میں کہا اور خود اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھ گئے تو چیف شاگل، مادام رادھا

اور کرنل آ کاش مؤدبانہ انداز میں اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے پیچھے آنے والے ملٹری سیکرٹری نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل بڑے مؤدبانہ انداز میں پرائم منسٹر کے سامنے میز پر رکھ دی۔

''تم جاؤ''...... پرائم منسٹر نے ملٹری سیکرٹری سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ کمرے سے نکلا اسی لمحے کمرے کی چھت سے نیلے رنگ کی روشنی نکلی اور پورے کمرے میں پھیل گئی۔ یہ جدید ساؤنڈ پروف سسٹم تھا۔ اس نیلی روشنی کی وجہ سے نہ تو کمرے میں ہونے والی کوئی آواز باہر جا سکتی تھی اور نہ ہی باہر سے کوئی آواز اندر آ سکتی تھی۔ چیف شاگل، کرنل آ کاش اور مادام رادھا بڑے مؤدبانہ انداز میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مادام رادھا اور کرنل آ کاش تو نارمل انداز میں بیٹھے تھے جبکہ شاگل یوں اکڑ کر بیٹھا تھا جیسے اسے کلف لگا دیا گیا ہو۔

''کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے آپ کو سپیشل میٹنگ میں کس مقصد کے لئے بلایا ہے''...... پرائم منسٹر نے سامنے بیٹھے ہوئے کرنل آ کاش، مادام رادھا اور شاگل کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''نو سر۔ مجھے اس میٹنگ کے مقاصد کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں ہے۔ میں ملٹری سیکرٹری کی کال پر میٹنگ میں شرکت کے لئے آیا ہوں''...... شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور آپ کیا کہتی ہیں مادام رادھا''...... پرائم منسٹر نے مادام رادھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے بھی ملٹری سیکرٹری نے کال کیا تھا جناب۔ سپیشل میٹنگ کے بارے میں تو انہوں نے بتایا تھا لیکن اس میٹنگ کا ایجنڈا کیا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا گیا تھا''...... مادام رادھا نے کھڑی ہو کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آپ کو بھی سپیشل کال کر کے بلایا گیا ہے کرنل آ کاش''۔ پرائم منسٹر نے کہا تو کرنل آ کاش بھی مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''یس سر''...... کرنل آ کاش نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بیٹھیں''...... پرائم منسٹر نے کہا تو مادام رادھا اور کرنل آ کاش مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔ پرائم منسٹر نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل کھولی اور اس کا فرسٹ پیج دیکھنے لگے۔ پورا صفحہ پڑھ کر انہوں نے ایک طویل سانس لیا۔ فائل بند کی اور آنکھوں پر لگا ہوا نظر کا چشمہ اتار کر فائل پر رکھ دیا۔

''آپ تو جانتے ہیں کہ پاکیشیا جدید ترین ایٹمی ٹیکنالوجی پر ریسرچ کر کے بھرپور کامیابیاں حاصل کر رہا ہے اور پاکیشیا کی ایٹمی ٹیکنالوجی کافرستانی ٹیکنالوجی سے کہیں زیادہ آگے نکل گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اگر یہ کہا جائے کہ پاکیشیا ایٹمی ٹیکنالوجی کے میدان میں کافرستان کو بہت پیچھے چھوڑ گیا ہے تو یہ غلط نہ ہو گا''...... پرائم منسٹر نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی

سنجیدگی سے کہا۔

''لیس سر''...... ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا کر اور بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایٹمی ٹیکنالوجی میں پاکیشیا جوں جوں ترقی کر رہا ہے اس سے کافرستان کو تشویش لاحق ہو رہی ہے۔ اگر پاکیشیا کی ترقی اسی طرح جاری رہی تو وہ وقت دور نہیں جب پاکیشیا، کافرستان پر حاوی ہو جائے گا اور ایٹمی ٹیکنالوجی کے معاملے میں ہم سے بہت آگے نکل کر سپر پاورز ممالک کی صف میں شامل ہو جائے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''لیس سر''...... ان تینوں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمارے سپیشل سیٹلائٹ نے پاکیشیا کے ایک مقام کی نشاندہی کی ہے جو انتہائی دشوار گزار کرسون پہاڑی سلسلے کے درمیان ایک وادی ہے۔ جہاں پاکیشیا نیا ایٹمی پلانٹ لگا رہا ہے۔ اس پلانٹ کے لئے شوگران پاکیشیا کی مدد کر رہا ہے اور اس سلسلے میں یہ رپورٹ بھی سامنے آئی ہے کہ اس پلانٹ میں پاکیشیا ایٹمی ٹیکنالوجی کے حامل ایسے جدید اور طاقتور میزائل بنانے کا پروگرام بنا رہا ہے جسے ڈیتھ میزائل یا ڈی میزائل کہا جاتا ہے۔ ڈی میزائل عام میزائلوں سے ایک ہزار گنا زیادہ خوفناک اور تباہ کن ہوں گے۔ عام میزائل سے ایک پورا شہر تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے لیکن ڈی میزائل ایسا میزائل ہے جس میں موجود ایٹمی مواد اس قدر طاقت

رکھتا ہے جو کافرستان جیسے بڑے ملک کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر کے رکھ سکتا ہے۔ اس میزائل میں ایسی ٹیکنالوجی بھی شامل کی جائے گی کہ اس میزائل کو فائر ہونے کے بعد نہ تو کسی طرح سے روکا جا سکے اور نہ ہی اسے راستے میں تباہ کیا جا سکے۔ پاکیشیا کا صرف ایک ڈی میزائل پورے کافرستان کی تباہی کا سبب بن سکتا ہے۔ چونکہ اس مقام اور اس ایٹمی پلانٹ کا محل وقوع ہمارے علم میں آ گیا ہے اس لئے میں نے اور پریذیڈنٹ صاحب نے باہمی مشورے کے بعد ایک فیصلہ کیا ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا اور یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔

''کیسا فیصلہ جناب''...... شاگل نے کہا۔

''یہی کہ پاکیشیا کو ڈی میزائل بنانے کی اجازت نہ دی جائے اور اس کے خلاف ہم فوری طور پر ایکشن لیں اور جیسے بھی ممکن ہو ان کے اس نئے پلانٹ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے''...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

''لیس سر۔ پاکیشیا کے اس پلانٹ کو اگر جلد سے جلد تباہ نہ کیا گیا تو کافرستان کو پاکیشیا کے سامنے جھکنا پڑے گا اور اب تک ہم نے اپنی طاقت کا پاکیشیا پر جو رعب اور دبدبہ ڈال رکھا ہے وہ ختم ہو جائے گا اور پاکیشیا ہم پر بھاری پڑ سکتا ہے''...... کرنل آکاش نے کہا۔

''اس کے علاوہ پاکیشیا کا کوئی بھروسہ نہیں کہ وہ اپنا پلانٹ مکمل

کر کے اور جلد سے جلد ڈی میزائل تیار کر کے کافرستان پر فائر ہی کر دے۔ اس طرح تو واقعی دنیا کے نقشے سے کافرستان کا وجود ہی غائب ہو جائے گا“...... مادام رادھا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا کے ڈی میزائل کی تیاری سے صرف کافرستان کو ہی نہیں بلکہ روسیاہ، ایکریمیا اور خاص طور پر اسرائیل کو بھی تشویش ہے کیونکہ یہ میزائل نہ صرف خوفناک ہے بلکہ انتہائی تیز رفتار اور ہزاروں کلو میٹر تک مار کر سکتا ہے۔ اگر پاکیشیا، کافرستان کو نشانہ بنا سکتا ہے تو اس کا یہ ڈی میزائل روسیاہ، ایکریمیا اور اسرائیل کی تباہی کا بھی سبب بن سکتا ہے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”ہاں بالکل۔ اس میزائل کی تیاری سے تو پاکیشیا ایٹمی ٹیکنالوجی میں تمام ممالک کو پیچھے چھوڑ دے گا اور سپر پاورز ممالک میں سرفہرست آ جائے گا“...... مادام رادھا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”کافرستان کی طرح اسرائیل بھی پاکیشیا کا دشمن ہے۔ اس کی پشت پر سپر پاور ایکریمیا ہے جو اسرائیل کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ کافرستان اور اسرائیل کے ساتھ ساتھ روسیاہ اور ایکریمیا بھی پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کی تباہی کے خواہاں ہیں لیکن ان کے پاس پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کے بارے میں معلومات اور ایسی ٹیکنالوجی نہیں ہے کہ وہ پاکیشیا کی تنصیبات کو نشانہ بنا سکیں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”یس سر“...... ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

”چونکہ ڈی میزائل سے سب سے زیادہ خطرات کافرستان کو لاحق ہیں اور اس پلانٹ کے بارے میں کافرستانی سائنس دانوں نے پتہ چلایا ہے اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس پلانٹ کی تباہی کے لئے بھی ہم اسرائیل، ایکریمیا اور روسیاہ کی مدد کے بغیر خود کارروائی کریں گے۔ ہمارے پاس جدید ترین میزائل ٹیکنالوجی ہے۔ جن میں بی بی میزائل ٹیکنالوجی کے لحاظ دوسرے تمام ممالک کے میزائلوں سے کہیں زیادہ طاقتور ہیں۔۔ ان میزائلوں کو بلیک برڈ کہا جاتا ہے۔ گو ہم نے ان میزائلوں کا ابھی تک کوئی تجربہ نہیں کیا ہے لیکن اگر ہم ان میزائلوں کا استعال کریں تو ہم آسانی سے پاکیشیا کے نئے تعمیر ہونے والے ایٹمی پلانٹ کو تباہ و برباد کر سکتے ہیں۔ اس میزائل سے بڑے بڑے پہاڑوں کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ پاکیشیا کا پلانٹ پہاڑی سلسلے میں موجود ہے اس لئے اگر ہم بلیک برڈ میزائل فائر کریں تو ہم اس سے پورے پہاڑی سلسلے کو تباہ کر سکتے ہیں جس کی وجہ سے یہ پلانٹ بھی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔ بلیک برڈ میزائل کا بلاسٹنگ اسٹیشن قائم کر دیا گیا ہے اور بلیک برڈ میزائل بھی لانچ کر دیئے گئے ہیں۔ ساری تیاری مکمل ہے اب صرف پاکیشیا کے اس پلانٹ کو ٹارگٹ بنانا ہے۔ ایک بار پاکیشیا کا یہ پلانٹ ٹارگٹ میں آ گیا تو ہم اسے تباہ کرنے میں ایک منٹ بھی نہیں لگائیں گے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”ٹارگٹ کرنا باقی رہ گیا ہے۔ میں سمجھا نہیں سر۔ اگر بلاسٹنگ

Downloaded From http://paksociety.com

اسٹیشن تیار ہے اور وہاں میزائل بھی لانچ کر دیئے گئے ہیں اور ہمیں پاکیشیا کے پلانٹ کے محل وقوع کا بھی علم ہے تو پھر اس پلانٹ کو ٹارگٹ کرنے کے لئے ہمیں مزید کیا چاہئے۔ آپ کو اب تک اس پلانٹ کو تباہ کرنے کے لئے میزائل فائر کرنے کا حکم دے دینا چاہئے تھا''...... کرنل آکاش نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ہمارا جدید سیٹلائٹ سسٹم جو ایسے ہی ایٹمی پلانٹس کو ٹریس کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اس سسٹم کے تحت ہی ہمیں پاکیشیا کے اس نئے پلانٹ کا علم ہوا تھا۔ سیٹلائٹ سسٹم سے محل و وقوع کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ اس کا ڈیٹا اکٹھا کیا جا رہا تھا اور اس مقام کی تصویریں بنائی جا رہی تھیں کہ اچانک ہمارے سیٹلائٹ سسٹم میں فالٹ آ گیا اور سارا سسٹم خودبخود آف ہو گیا۔ جب اس سسٹم کو دوبارہ آن کیا گیا تو پتہ چلا کہ جو ڈیٹا اکٹھا کیا جا رہا تھا اور جو تصویریں حاصل کی جا رہی تھیں وہ سب ختم ہو گئی ہیں۔ سارا ڈیٹا مکمل طور پر ریموو ہو گیا تھا۔ سیٹلائٹ سسٹم سے ایک بار پھر اس علاقے کو سرچ کیا گیا تو ایک اور حیران کر دینے والی بات سامنے آئی کہ پاکیشیا کا نیا ایٹمی پلانٹ اس جگہ نہیں بلکہ اس پہاڑی علاقے سے چار سو کلو میٹر دور کوہان کے علاقے میں ہے۔ سیٹلائٹ سسٹم سے اس علاقے کو مارک کیا گیا اور پھر جیسے ہی اس علاقے کی تصویریں اور ڈیٹا اکٹھا کرنے کی کوشش کی گئی تو ہمارا سسٹم ایک بار پھر خودبخود آف ہو گیا۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ایسا

کیوں ہو رہا ہے۔ سسٹم کی ہر طرح سے جانچ پڑتال کی گئی۔ اس سسٹم کے ہارڈ ویئرز اور سافٹ ویئرز کی مکمل چیکنگ کی گئی لیکن بظاہر کوئی فالٹ سامنے نہیں آ رہا تھا۔ سسٹم کو ری سٹارٹ کیا گیا اور پھر اس مقام کی چیکنگ کی گئی تو سسٹم کے تحت وہ مقام پھر سے بدل گیا تھا۔ اس بار پلانٹ پہاڑی علاقوں کی بجائے ایک صحرائی علاقے میں شو ہوا تھا جو ان پہاڑیوں سے پانچ سو کلو میٹر دور مشرق کی جانب ہے اور جب اس علاقے کی سرچنگ کے لئے کام شروع ہوا تو سارا سسٹم ایک بار پھر بند ہو گیا۔ یہ انتہائی عجیب بات تھی کہ اس سیٹلائٹ سسٹم کے ذریعے ہم پاکیشیا کے ایٹمی پلانٹ کو چیک بھی کر رہے تھے لیکن جیسے ہی اس مقام کی تصویریں حاصل کرنے کی کوششیں کی جاتیں یا کوئی بھی ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا تو مشینی سسٹم آف ہو جاتا تھا اور ری سٹارٹ ہونے پر اس میں کوئی ڈیٹا موجود نہ ہوتا تھا اور پھر نئے سرے سے جب کام ہوتا تو ہر بار مقام بدلا ہوتا تھا۔ اب تک بیسیوں بار اس پلانٹ کی چیکنگ کی جا چکی ہے لیکن ہر بار ہمیں مقام الگ الگ دکھائی دیا ہے اور ہمارے مشینی سیٹلائٹ سسٹم کے ذریعے کسی ایک مقام کی بھی مکمل چیکنگ نہیں کی جا سکی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے پاکیشیا کے پاس کوئی جدید نظام ہے جس کے تحت وہ ہمیں سیٹلائٹ سسٹم پر مسلسل ڈاج دے رہا ہے اور ہمیں اس بات کا پتہ نہیں چلنے دے رہا ہے کہ ان کا پلانٹ درحقیقت کہاں ہے۔ ایک بار سیٹلائٹ سسٹم اصل مقام کا

Downloaded From http://paksociety.com

پتہ چلا لے تو ہم اسے ٹارگٹ کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائیں گے“...... پرائم منسٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ان حالات سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے کہ پاکیشیا کے پاس واقعی کوئی جدید ٹیکنالوجی ہے جس کے ذریعے وہ ہمار جدید ترین سیٹلائٹ سسٹم کو ڈاج دے رہا ہے یا پھر ہمارے ہی سسٹم میں کوئی خرابی ہے“۔ مادام رادھا نے کہا۔

”نہیں۔ ہمارے تمام سائنس دانوں، تکنیکی ماہرین اور سافٹ ویئر انجینئروں کے ساتھ ساتھ ہارڈ ویئر کے انجینئروں نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ ہمارے سسٹم میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ پاکیشیا کی طرف سے ہی کوئی ایسا چکر چلایا جا رہا ہے جس سے ہمارے سسٹم میں ایرر آ جاتا ہے اور ہمارا سسٹم آف ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی تصویر اور کوئی ڈیٹا محفوظ نہیں رہتا۔ اب ہمارے سائنس دان یہ جاننے کی تگ و دو کر رہے ہیں کہ پاکیشیا ہمارے سیٹلائٹ سسٹم کو ڈاج دینے کے لئے کس ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہے ہیں کیونکہ اس ٹیکنالوجی کو زیرو کرنے کے بعد ہی پلانٹ کے اصل مقام کا پتہ چل سکتا ہے ورنہ وہ اسی طرح ہمیں ڈاج ہی دیتے رہیں گے اور ہم اس پلانٹ کو کسی بھی صورت میں نشانہ نہ بنا سکیں گے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”اب تک پاکیشیا نے ہمارے سیٹلائٹ سسٹم کو کتنی بار ڈاج دیا ہے جناب“...... شاگل نے پوچھا۔

”متعدد بار“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”پھر بھی کوئی فگر تو ہو گا۔ دس بار۔ بیس بار یا اس سے زیادہ“۔ شاگل نے کہا۔

”کیوں۔ آپ یہ کیوں پوچھ رہیں گے“...... پرائم منسٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”آپ بتائیں تو سہی پھر میں پوچھنے کی وجہ بتاتا ہوں جناب“۔ شاگل نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

”تقریباً تینتیس بار“...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

”اور یہ سارے علاقے کتنے بڑے دائرے میں پھیلے ہوئے ہیں میرا مطلب ہے جو تمام سپاٹس ہمیں معلوم ہوئے ہیں وہ سب کتنے بڑے علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں“...... شاگل نے پوچھا۔

”سیٹلائٹ سسٹم کے تحت جو مقامات ہمیں معلوم ہوئے ہیں وہ تقریباً چھ سو دس کلو میٹر کے دائرے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اسی دائرے کے مختلف علاقوں میں وہ پلانٹ نظر آتا ہے اور اس کا فاصلہ کبھی ایک سو کلو میٹر کبھی دو سو کلو میٹر اور کبھی چار سے پانچ سو کلو میٹر دور شو ہوتا ہے“...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا کا پلانٹ اسی چھ سو دس کلو میٹر کے دائرے میں ہے“...... شاگل نے سوچتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”اگر اس بات کا یقین ہے کہ یہ پلانٹ اس چھ سو دس کلو میٹر

کے دائرے میں ہی موجود ہے تو وہ ہمارے پاس ایس ایس ڈی میزائل بھی موجود ہیں۔ ان میزائلوں میں سے ایک میزائل بھی اگر ہم فائر کر دیں تو وہ ایک ہزار کلو میٹر کے دائرے میں آنے والی ہر چیز کو فنا کر سکتا ہے۔ اگر پلانٹ اسی دائرے میں موجود ہے تو ہم اسے بلیک برڈ میزائلوں کی بجائے ایس ایس ڈی میزائل سے بھی تباہ کر سکتے ہیں''...... شاگل نے کہا۔

''ہونہہ۔ آپ کی عقل گھاس چرنے چلی گئی ہے مسٹر شاگل۔ ایس ایس ڈی ایٹمی میزائل ہیں جو ہم نے خفیہ طور پر تیار کئے ہیں۔ اگر یہ میزائل ہم نے فائر کئے تو یہ پوری دنیا کی نظروں میں آ جائیں گے اور بین الاقوامی طور پر ہماری سرزنش ہو سکتی ہے۔ اس میزائل میں خوفناک تباہی چھپی ہوئی ہے جو کسی بھی ملک کے بڑے علاقے کو نیست و نابود کر سکتی ہے لیکن یہ میزائل سیٹلائٹ اور راڈار سسٹم میں آسانی سے دیکھے جا سکتے ہیں اور پھر ان میزائلوں کو راستے میں بھی بلاسٹ کیا جا سکتا ہے۔ پاکیشیا کے پاس پیٹریٹ میزائلوں جیسے کئی سسٹم موجود ہیں جن سے وہ ہمارے ان میزائلوں کو راستے میں ہی تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایس ایس ڈی میزائلوں کی ناکامی سے ہمیں نہ صرف پوری دنیا میں سبکی کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ اقوام متحدہ نے جن میزائل سسٹم کو ممنوع قرار دے رکھا ہے اس کے سامنے بھی ہمارے یہ میزائل آ جائیں گے اور پھر ہمیں عالمی دباؤ کا سامنا کر کے اس سسٹم کو یکسر ختم کرنا پڑ

سکتا ہے''...... پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ پرائم منسٹر کو شاگل پر غصہ کرتے اور برستے دیکھ کر کرنل آ کاش اور مادام رادھا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''لیکن سر۔ بلیک برڈ میزائل میں بھی تو ایٹمی میزائل ہیں۔ کیا ان کے فائر کرنے کا علم دنیا کو نہیں ہو گا اور کیا ان میزائلوں کو پاکیشیا کے اینٹی میزائل سسٹم ٹارگٹ پر پہنچنے سے پہلے بلاسٹ نہیں کر دیں گے''۔ مادام رادھا نے کہا۔

''نہیں۔ ان میزائلوں کو خصوصی سسٹم کے تحت بنایا گیا ہے۔ یہ میزائل نہ تو کسی سیٹلائٹ سے دیکھے جا سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں کسی راڈار سسٹم سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ یہ چھوٹے لیکن انتہائی طاقتور میزائل ہیں جو پلک جھپکنے میں ٹارگٹ کو ہٹ کر دیتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو پھر اس چھ سو کلو میٹر کے دائرے میں ہم بلیک برڈ میزائل تسلسل سے برسا سکتے ہیں اور اس سارے علاقے کو ہی تباہ کر دیتے ہیں۔ پلانٹ جہاں بھی ہو گا وہ ان میزائلوں کی تباہی کی زد میں آ جائے گا''...... مادام رادھا نے کہا۔

''نہیں۔ ہمارے پاس بلیک برڈ میزائلوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ یہ چونکہ حال ہی میں ایجاد ہوئے ہیں اور ان میزائلوں کی تیاری میں خاصا وقت بھی لگتا ہے اور یہ انتہائی مہنگے ترین میزائلوں

میں شمار ہوتے ہیں اس لئے یہ میزائل بہت تھوڑی تعداد میں تیار کئے گئے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر انہیں تیزی سے اور زیادہ تعداد میں بھی تیار کیا جا سکتا ہے لیکن چونکہ ابھی ان میزائلوں کی تعداد کم ہے اس لئے ان کے لانچروں کی تعداد بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان میزائلوں کو لانچ کرنے کے لئے خصوصی طور پر اسٹیشن بنائے جاتے ہیں جس میں بہت وقت درکار ہوتا ہے۔ پاکیشیائی پلانٹ کو تباہ کرنا ہمارے لئے ازحد ضروری تھا اس لئے فوری طور پر اور انتہائی ہنگامی بنیادوں پر ایک میزائل اسٹیشن تیار کیا گیا ہے تاکہ پاکیشیا کے پلانٹ کو نشانہ بنایا جا سکے اور اس بلاسٹنگ اسٹیشن میں ایک وقت میں صرف چار میزائل ہی نصب کئے جا سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ چار میزائلوں کو فائر کرنے کے بعد لانچر بھی ہیٹ اپ ہو جاتے ہیں اس لئے فوری طور پر مزید میزائل فائر نہیں کئے جا سکتے۔ ہمارا ٹارگٹ چونکہ ایک پلانٹ ہے اس لئے اس پلانٹ کی تباہی کے لئے یہ چار میزائل ہی کافی ہیں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ یہ ڈائریکٹ ٹارگٹ پر فائر کئے جائیں۔ ناکامی کی صورت میں پاکیشیا کو ان میزائلوں کی کارکردگی کا علم ہوسکتا ہے اور وہ ان میزائلوں کو اپنی جدید ٹیکنالوجی سے راستے میں ہی بلاسٹ کر سکتے ہیں۔ اس لئے فی الوقت صرف اسی بات پر توجہ دی جا رہی ہے کہ پاکیشیا کے پلانٹ کی اصل لوکیشن کا پتہ چل سکے تاکہ اسے فوری طور پر نشانہ بنا کر تباہ کر دیا جائے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”تو کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ایجنٹ پاکیشیا جا کر یہ معلوم کریں کہ پاکیشیا کا اصل پلانٹ کہاں بنایا جا رہا ہے“...... کرنل آ کاش نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا کرنے میں بھی کافی وقت لگ جائے گا اور پھر پاکیشیا نے اس پلانٹ کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے ہوں گے تاکہ وہاں کوئی ایجنٹ نہ پھٹک سکے اسی لئے ایجنٹوں کو وہاں بھیج کر معلومات حاصل کرنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”تو پھر میٹنگ کا مقصد کیا ہے“...... مادام رادھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ بتائیں مسٹر شاگل۔ یہ میٹنگ میں نے کس مقصد کے لئے کال کی ہے“...... پرائم منسٹر نے شاگل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے اس بات کا اندازہ ہو گیا ہے سر کہ یہ میٹنگ کس مقصد کے لئے بلائی گئی ہے“...... شاگل نے کہا تو کرنل آ کاش اور مادام رادھا چونک پڑے۔

”تو بتائیں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”جب تک سیٹلائٹ سسٹم سے اس بات کا پتہ نہیں چلا لیا جاتا کہ پاکیشیا کے ایٹمی پلانٹ کی اصل لوکیشن کیا ہے اس وقت تک ہم وہاں بلیک برڈ میزائل فائر نہیں کر سکتے اور آپ نے بتایا ہے کہ

بلیک برڈ میزائل کا نہ صرف اسٹیشن بنا لیا گیا ہے بلکہ وہاں چار میزائل بھی لانچ کر دیئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے اس وقت تک میزائل اسٹیشن قطعی طور پر بے کار ہے جب تک اس سے میزائل فائر نہیں کر دیئے جاتے اور جس طرح سے ہمیں پاکیشیا کے نئے ایٹمی پلانٹ کا پتہ چل چکا ہے اسی طرح پاکیشیا کو بھی اس بات کا علم ہو چکا ہو گا کہ ہم نے ان کے پلانٹ کو تباہ کرنے کے لئے کیا پلاننگ کی ہے یا کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں اس میزائل اسٹیشن کا بھی علم ہو گیا ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہمارا بلیک برڈ میزائل اسٹیشن خطرے میں ہے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی وقت یہاں پہنچ کر اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کر سکتے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ اس میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے فول پروف انتظامات کئے جائیں تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ اس میزائل اسٹیشن تک پہنچ کر اسے تباہ نہ کر سکیں“...... شاگل نے کہا۔

”ویل ڈن۔ مجھے خوشی ہے کہ مسٹر شاگل واقعی انتہائی ذہین اور بہترین صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ آپ نے بالکل درست اندازہ لگایا ہے“...... پرائم منسٹر نے کہا تو ان کے منہ سے اپنی تعریف سن کر شاگل کا سینہ کئی انچ پھول گیا جبکہ مادام رادھا اور کرنل آکاش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”تھینک یو سر۔ آپ کی تعریف میرے لئے سند کا درجہ رکھتی ہے“۔ شاگل نے کہا۔

”ہمارے سائنس دان ہر ممکن طریقے سے یہ پتہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ پاکیشیا ہمارے سیٹلائٹ سسٹم کو کیسے ڈاج دے رہا ہے اور ان کا اصل پلانٹ کہاں پر واقع ہے لیکن ظاہر ہے اس کام میں کچھ وقت لگ سکتا ہے اور اس دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کی خبر ہو سکتی ہے جس کی تباہی کے لئے وہ یہاں پہنچ سکتے ہیں اس لئے ہمیں ہر حال میں اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئے تو وہ کسی طور پر بلیک برڈ میزائل اسٹیشن تک نہ پہنچ سکے“۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

”اس کے لئے کیا لائحہ عمل ہو گا سر“...... مادام رادھا نے کہا۔

”اس کے لئے سیکرٹ سروس کو کافرستان کے تمام داخلی راستوں کی سیکورٹی کی ذمہ داری دی جاتی ہے اور سپیشل سروس کو اندرونی علاقوں کی تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جہاں بھی ٹریس ہو اس کا خاتمہ کر دیا جائے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”اور ریڈ گارڈ کے لئے کیا حکم ہے سر“...... کرنل آکاش نے کہا۔

”آپ کو خصوصی طور پر میزائل اسٹیشن کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی جا رہی ہے۔ آپ میزائل اسٹیشن کے ارد گرد اپنے حفاظتی انتظامات کریں گے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس، کافرستان سیکرٹ سروس اور سپیشل سروس کو ڈاج دے کر یا کسی بھی طرح میزائل اسٹیشن

تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تو اسے روکنا بلکہ ان سب کو ہلاک کرنا آپ کی ذمہ داری ہو گی اور مجھے امید ہے آپ تینوں مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان آنے سے روکنے کی کوشش کریں گے لیکن اگر وہ یہاں پہنچے تو ان سب کو ہلاک کر دیں گے''۔ پرائم منسٹر نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ایسا ہی ہو گا۔ میں کافرستان کے تمام اندرونی اور بیرونی راستے سیلڈ کر دوں گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس بار کسی صورت میں بھی کافرستان میں داخل نہ ہو سکے گی''۔ شاگل نے کہا۔

''اگر وہ لوگ یہاں پہنچ گئے تو پھر میں اور میرے ساتھی ان کے راستے میں فولادی دیواریں بنا کر کھڑے ہو جائیں گے سر! اور وہ ہمارے ہاتھوں زندہ نہیں بچ سکیں گے''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اور اگر انہوں نے میزائل اسٹیشن کی طرف آنے کی کوشش کی تو پھر ان کا انجام بھیانک ہو گا۔ ریڈ گارڈ ان کے ٹکڑے اُڑا کر رکھ دے گی''...... کرنل آکاش نے کہا۔

''ہاں۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ اس بار اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آنے کی غلطی کرے تو اس کی یہ غلطی ان کے لئے آخری ثابت ہو اور وہ یہاں سے کسی بھی حال میں زندہ بچ کر نہ جا سکیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا سر۔ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے

آخری مشن ثابت ہو گا جو ان کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا''...... شاگل نے کہا۔

''سر۔ کیا کوئی ایسی خبر ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس میزائل اسٹیشن کی کوئی بھنک مل گئی ہو''...... مادام رادھا نے پرائم منسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ ایک آدمی پکڑا گیا ہے جو انتہائی مشکوک حالت میں بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کی خفیہ کیمرے سے تصویریں بنا رہا تھا۔ میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے لئے ملٹری سیکشن بلایا گیا تھا۔ وہ آدمی اس سیکشن میں شامل تھا۔ اس کی مشکوک سرگرمیاں دیکھ کر جب اسے پکڑا گیا تو اس سے وہ خفیہ کیمرہ مل گیا جو اس نے اپنے کالر میں چھپا رکھا تھا۔ کیمرے کو چیک کیا گیا تو اس میں میزائل اسٹیشن کی تصویریں تھیں۔ اس آدمی سے پوچھ گچھ کی گئی لیکن اس نے منہ نہ کھولا۔ اس پر شدید تشدد کیا گیا لیکن وہ چپ رہا اور آخر کار وہ تشدد کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گیا۔ اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ کے طور پر کافرستان میں موجود تھا۔ ظاہر ہے اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ وہاں تک پہنچ سکتا ہے تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی خبر نہ ہو یہ کیسے ممکن ہے''۔ پرائم منسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں سر۔ اس صورت میں تو واقعی میزائل

اسٹیشن کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا ہو گا اس لئے ان کا آنا طے ہے اور وہ ہمیشہ کی طرح اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے فاسٹ ایکشن کریں گے''...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو فوری طور پر حفاظت کے سخت انتظامات کئے جا رہے ہیں جو آپ تینوں کی ذمہ داری ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ہم اپنی ذمہ داری پوری کریں گے جناب اور اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ سوائے ناکامی اور موت کے کچھ نہیں آئے گا''...... شاگل نے کہا۔

''سر کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کافرستان میں کہاں بنایا گیا ہے''...... مادام رادھا نے پوچھا۔

''بلیک برڈ میزائل اسٹیشن جس کا کوڈ نام ڈبل بی ہے کو راس کے شمالی علاقے میں موجود ایک دشوار گزار اور انتہائی گھنے جنگل میں بنایا گیا ہے۔ چونکہ بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کی اندرونی اور بیرونی حفاظت ریڈ گارڈ کی ہے اس لئے انہیں اس جنگل کی اور بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کی ساری تفصیل مہیا کر دی جائیں گی، مادام رادھا اور چیف شاگل کو میزائل اسٹیشن کے بارے میں مزید تفصیلات نہیں بتائی جائیں گی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی ان کے ذریعے میزائل اسٹیشن کی اندرونی اور بیرونی حفاظت کی تفصیلات حاصل نہ کر سکیں۔

امید ہے آپ میری بات کا مطلب سمجھ رہے ہوں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ گو کہ ہم سے کچھ اگلوانا عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ناممکن ہے لیکن بہتر ہے کہ ہمیں میزائل اسٹیشن کی ایگزیکٹ لوکیشن کے بارے میں نہ بتایا جائے۔ میزائل اسٹیشن کی اندرونی اور بیرونی حفاظت اگر ریڈ گارڈ نے کرنی ہے تو ہم اپنے اپنے محاذ پر اپنا کام کریں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرح میزائل اسٹیشن تک پہنچ ہی نہ سکیں''۔ مادام رادھا نے کہا۔

''یس چیف۔ مادام رادھا درست کہہ رہی ہیں۔ ہم اپنے محاذوں پر ڈٹے رہیں گے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے کافرستان کی زمین تنگ کر دیں گے تاکہ وہ ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکیں''...... شاگل نے کہا۔

''او کے۔ تو طے ہو گیا کہ ڈبل بی کی حفاظت آپ تینوں نے کرنی ہے۔ آپ تینوں آپس میں طے کر لیں کہ آپ نے کیا کرنا ہے اور اپنے محاذوں پر حفاظت کے کیا انتظامات کرنے ہیں۔ آپس میں ڈسکس کر کے فائنل رپورٹ تیار کر کے مجھے بھیج دیں''...... پرائم منسٹر نے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''کوئی اور سوال''...... پرائم منسٹر نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نو سر"...... ان تینوں نے ایک ساتھ کہا تو پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے اٹھتے ہی چیف شاگل، مادام رادھا اور کرنل آکاش بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پرائم منسٹر نے فائل اٹھائی اور پھر وہ تیز تیز چلتے ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے جس سے وہ داخل ہو کر اندر آئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... سلام و دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا۔ آپ بڑے سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بات ہی ایسی ہے کہ اچھے خاصے مرد کو سنجیدہ خاتون بننا پڑ جاتا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"ایسی کیا بات ہو گئی کہ آپ کو سنجیدہ خاتون بننا پڑ گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں پہلے مجھے یہ فون دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو

نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے قریب پڑا ہوا ٹیلی فون سیٹ اٹھا کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''اے ون کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مقامی ہی تھا۔

''صادق سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ لیس۔ ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ صادق بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں پاکیشیا سے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ آپ۔ حکم فرمائیں۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں''۔ دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''کالے عقاب کے کمانڈر ضرار سے بات کراؤ''...... عمران نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ جناب وہ تو ابھی موجود نہیں ہیں۔ ایک نجی کام سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ آتے ہیں تو میں آپ کو ان سے کال بیک کراتا ہوں''...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اوکے۔ آئے تو اس سے کہنا کہ سپیشل کال کرے۔ کوڈ پرنس

آف ڈھمپ ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''آپ نے کافرستان کال کیا ہے۔ کوئی خاص مسئلہ ہے''۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے چونکہ لاؤڈر آن کر رکھا تھا اس لئے بلیک زیرو نے ان کی بات سن لی تھی۔

''کافرستان، پاکیشیا کے نئے ڈی میزائل کے ایٹمی پلانٹ کو نشانہ بنانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ ایک سیٹلائٹ سسٹم کے ذریعے کافرستان کو اس لوکیشن کا علم ہو گیا ہے جہاں پر ایٹمی پلانٹ نصب کیا جا رہا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہو گیا کہ کافرستانی سیٹلائٹ جہاں سے اس پلانٹ کی سرچنگ کر رہا تھا وہاں شوگران کا بھی ایک سپر سیٹلائٹ موجود تھا جو خلاء میں جاسوس سیاروں کی سرچنگ کرتا ہے۔ شوگرانی سیٹلائٹ نے فوراً کافرستانی سیٹلائٹ کو چیک کر لیا اور جب شوگرانی سیٹلائٹ نے کافرستانی سیٹلائٹ سے لنک کیا تو پتہ چلا کہ کافرستانی سیٹلائٹ سے پاکیشیا کے شوگران کے اشتراک سے تیار ہونے والے ڈی میزائل کے ایٹمی پلانٹ کے بارے میں ڈیٹا حاصل کیا جا رہا ہے۔ شوگرانی سائنس دانوں نے فوراً کافرستانی سیٹلائٹ کا سسٹم بریک ڈاؤن کیا اور اس کا سارا ڈیٹا واش کر دیا۔ اس سیارے سے اس مقام کی جہاں پاکیشیا کا ڈی میزائل کا پلانٹ نصب کیا جا رہا تھا جتنی بھی

تصویریں لی گئی تھیں انہیں بھی صاف کر دیا۔ اس کے علاوہ شوگرانی سیٹلائٹ نے کافرستانی سیٹلائٹ میں ایسا ایرر پیدا کر دیا جس سے کافرستانی کی تمام کمپیوٹرائز مشینری فیل ہو گئی۔ کافرستانی بار بار اپنے سسٹم کو بحال کر رہے تھے اور بار بار اپنے اسپائی سیٹلائٹ سے لنک کر کے اس مقام کی تصویریں اور لوکیشن حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن شوگرانی سائنس دان ان کے سسٹم کو مسلسل بریک ڈاؤن کر رہے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کافرستانی سسٹم میں ایسی معلومات بھیجنی شروع کر دیں جس سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ پاکیشیا کا ڈی میزائل کا پلانٹ اس مقام پر نہیں بلکہ دوسرے مقام پر ہے۔ وہ جتنی بار اپنے سسٹم کو آن کرتے اور معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے انہیں یہی معلوم ہوتا کہ پلانٹ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ گیا ہے۔ شوگرانی سائنس دانوں نے بڑی خوبصورتی سے کافرستانی عزائم کو خاک میں ملاتے ہوئے انہیں ڈاج دیا ہے اور اس پر مسلسل عمل کر رہے ہیں جس کے باعث کافرستانیوں کو اس بات کا علم ہی نہیں ہو رہا ہے کہ پاکیشیائی پلانٹ کہاں نصب ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ شوگرانی سیٹلائٹ ایک مخصوص فاصلے تک کا انہیں ڈاج دے سکتا ہے۔ جو چھ سو سے چھ سو بیس کلو میٹر کے دائرے تک کا ہو سکتا ہے۔ اس ڈاجنگ سے کافرستان کو اس بات کا تو علم نہیں ہو گا کہ پلانٹ اس چھ سو بیس کلو میٹر کے دائرے میں ایگزیکٹ کہاں ہے لیکن ان کے لئے یہ چھ سو

کلو میٹر کا دائرہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ میرے علم کے مطابق کافرستان کے پاس ایسے میزائل موجود ہیں جو ایک ہزار کلو میٹر کے دائرے تک تباہی پھیلا سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو پاکیشیا کا ڈی میزائل پلانٹ وہ کسی بھی وقت تباہ کر سکتے ہیں۔ گو ہماری پوزیشن مستحکم ہے۔ اگر کافرستان کی طرف سے کوئی میزائل فائر کیا گیا تو اسے راستے میں ہی تباہ کر دیا جائے گا لیکن آخر کب تک۔ اگر ان کا ایک بھی میزائل ہم روکنے میں ناکام رہے تو وہ ٹھیک ٹارگٹ پر گرے گا اور پاکیشیا کو انتہائی ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنا پڑے گا جس کا پاکیشیا متحمل نہیں ہو سکتا ہے''۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اگر کافرستان کو لوکیشن کا علم ہو گیا ہے تب تو ڈی میزائل کا پلانٹ ہر وقت خطرے کی زد میں رہے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن مجھے اس بات کا اطمینان ہے کہ کافرستان اس پلانٹ کو تباہ کرنے کی فوری کوشش نہیں کرے گا''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیوں۔ آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں کہ کافرستان فوری طور پر اس پلانٹ کو تباہ کرنے کی کارروائی نہیں کرے گا''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں چھ سو بیس کلو میٹر کے دائرے تک تباہی پھیلانے کے

لئے مخصوص میزائلوں کی ضرورت ہو گی تاکہ وہ وہاں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلا سکیں اور بڑی تباہی پھیلانے کے لئے بڑے اور طاقتور میزائلوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور اتنی بڑی تباہی ایٹمی میزائل سے ہی ممکن ہے اور بین الاقوامی قوانین کے تحت ایک ملک دوسرے ملک پر بغیر جنگی حالات کے ایٹمی میزائل فائر نہیں کر سکتا دوسری بات کافرستان کے پاس ایسا کوئی ایٹمی میزائل موجود نہیں ہے جو راڈار سسٹم یا پھر سیٹلائٹ سے چیک نہ کیا جا سکتا ہو۔ اگر وہ پلانٹ تباہ کرنے کے لئے میزائل فائر کرے گا تو ظاہر ہے پاکیشیائی راڈار اور سیٹلائٹ سسٹم پر دیکھا جا سکتا ہے اور میزائل کا پتہ چلتے ہی پاکیشیا اسے ٹارگٹ تک پہنچنے سے روکنے کے لئے راستے میں ہی تباہ کر دے گا۔ اس طرح وہ جتنے بھی میزائل فائر کریں گے انہیں نقصان ہی ہو گا اور بڑے میزائل فائر کرنے پر وہ دنیا کے سامنے اوپن بھی ہو جائیں گے جس کا انہیں شدید خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا ہے خاص طور پر اقوام متحدہ کی پابندیوں کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر انہیں ٹارگٹ مل گیا تو وہ ایسے میزائل فائر کریں گے جو راڈار اور سیٹلائٹ سسٹم پر چیک نہ کئے جا سکتے ہوں اور میری معلومات کے مطابق ان کے پاس بلیک برڈ میزائل ہیں جن سے وہ اس علاقے کو تباہ کر سکتے ہیں لیکن بڑے علاقے کی تباہی کے لئے انہیں لاتعداد میزائل فائر کرنے پڑیں گے۔ بلیک برڈ میزائل تباہ کن تو ہیں لیکن یہ انتہائی مہنگے میزائل ہیں اور ان کی تیاری میں بھی

وقت لگتا ہے اس لئے ان کی کوشش ہو گی کہ وہ ٹارگٹ کی تباہی کے لئے دو چار میزائل ہی فائر کریں تاکہ انہیں زیادہ اخراجات بھی برداشت نہ کرنے پڑیں اور وہ ٹارگٹ بھی ہٹ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ مطلب یہ کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اصل ٹارگٹ کو مارک کریں''۔ عمران نے کہا۔

''آپ کے کہنے کے مطابق وہ جس طرح سے ٹارگٹ کو ٹریس کر رہے ہیں اس سے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے انہوں نے اس کی تباہی کے لئے سارے انتظامات مکمل کر لئے ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ انہوں نے بلیک برڈ میزائل اسٹیشن خصوصی طور پر اس ٹارگٹ کو ہٹ کرنے کے لئے شامار جنگل میں بنایا ہے۔ میزائل اسٹیشن مکمل طور پر تیار ہے اور اس میزائل اسٹیشن کے لانچنگ پیڈ پر چار بلیک برڈ میزائل بھی نصب کر دیئے گئے ہیں جو کسی بھی وقت پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو ٹارگٹ کرنے کے لئے فائر کئے جا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو ڈی میزائل پلانٹ واقعی خطرے میں ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ خطرے میں تو ہے لیکن اس وقت تک نہیں جب تک شوگرانی سائنس دان انہیں سیٹلائٹ سے ڈاج دیتے رہیں گے''۔

عمران نے کہا۔

''اس کے باوجود ہمیں کوئی رسک نہیں لینا چاہئے بلکہ ہمیں اپنے طور پر بھی کچھ کرنا چاہئے۔ جب آپ جانتے ہیں کہ شامار جنگل میں ایسا میزائل اسٹیشن بنا دیا گیا ہے جہاں سے ڈی میزائل پلانٹ کو تباہ کیا جا سکتا ہے تو پھر آپ یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہیں آپ کو تو فوراً ٹیم لے کر کافرستان پہنچ جانا چاہئے اور اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دینا چاہئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے سے کیا ہو گا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا ہو گا۔ کیا مطلب۔ جس میزائل اسٹیشن سے پاکیشیا کی تنصیب کو نشانہ بنایا جا رہا ہے آپ اسے ایسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر ہم ان کا ایک میزائل اسٹیشن تباہ کریں گے تو وہ دوسرا میزائل اسٹیشن بنا لیں گے۔ ہم میزائل اسٹیشن تباہ کرتے جائیں گے اور وہ میزائل اسٹیشن بناتے چلے جائیں گے۔ یہ ایسا سلسلہ ہے جسے روکنا ناممکن ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ پھر آپ کے خیال میں اس کا کیا حل ہو سکتا ہے اور پاکیشیا کے ڈی میزائل کے پلانٹ کو ان سے کیسے بچایا جا سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''میں انہیں پلانٹ تباہ کرنے کا موقع دینا چاہتا ہوں''۔ عمران

نے کہا تو بلیک زیرو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ آپ انہیں پلانٹ تباہ کرنے کا موقع دینا چاہتے ہیں لیکن کیوں''۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تاکہ وہ دوبارہ پلانٹ تباہ کرنے کی کوشش نہ کر سکیں''۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔ بلیک زیرو بدستور اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ عمران آخر کہنا کیا چاہتا ہے۔

''میں اب بھی نہیں سمجھ سکا آپ کی بات''...... بلیک زیرو نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دماغ پر خشکی سوار ہو تو سمجھدار انسان کو بھی کچھ سمجھ نہیں آتا۔ میرے ساتھ ساتھ تمہارا بھی یہی حال ہے۔ اس لئے کچن میں جاؤ اور میرے اور اپنے لئے چائے بنا کر لاؤ۔ چائے پی کر دماغ کی بند گرہیں کھل جائیں گی پھر سمجھ میں نہ آنے والی بات بھی آسانی سے سمجھ میں آ جائے گی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ آپریشن روم سے نکل کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔

''یہ کالے عقاب کو کیا ہو گیا ہے۔ کال کیوں نہیں کر رہا مجھے''...... بلیک زیرو کے جانے کے بعد عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کچھ ہی دیر میں بلیک زیرو کچن سے واپس آیا تو اس کے

دونوں ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی لے کر اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کالا عقاب بول رہا ہوں کافرستان سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پرنس عمران آپ۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے یکلخت مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ارے میں کون ہوتا ہوں کالے عقاب جیسے طاقتور اور خوفناک گروپ کے کمانڈر کو حکم دینے والا۔ میں تو ایک نحیف اور عاجز سا بندہ ہوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف کالا عقاب بے اختیار ہنس پڑا۔

"پرنس۔ ہم سب مشکباری مجاہدین کے دلوں میں آپ کی جو قدرو منزلت ہے اس کے اظہار کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ آپ واقعی حکم دے سکتے ہیں جس کی تعمیل کرنا ہمارا اولین فرض ہے"...... دوسری طرف سے کالے عقاب نے بڑے مؤدبانہ اور پر اخلاق لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کا حسن ظن ہے جو مجھے اس قابل سمجھ رہے ہو۔ جس کے لئے میں خلوص دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہرحال آپ سے ایک اہم سلسلے میں بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"فرمائیں۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہو گی کہ ہم آپ کے کسی کام آ سکیں پرنس عمران"...... دوسری طرف سے کالے عقاب نے اسی انداز میں کہا تو عمران نے اسے کافرستانی سیٹلائٹ اور پاکیشیا کے نئے ڈی میزائل پلانٹ کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو آپ چاہتے ہیں کہ ہم فوری طور پر شامار جنگل میں جا کر اس میزائل اسٹیشن کے خلاف کارروائی کریں اور اسے تباہ کر دیں"...... دوسری طرف سے کالے عقاب نے ساری باتیں سن کر چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ ہمارے دو فارن ایجنٹ اس میزائل اسٹیشن تک پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے اس میزائل اسٹیشن کے بارے میں ہمیں وہ تمام معلومات بہم پہنچا دی ہیں جس سے ہمیں اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ میزائل اسٹیشن کس نوعیت کا ہے اور شامار جنگل کے کس حصے میں ہے اور اس کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ہمارا ایک فارن ایجنٹ میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی پر مامور ملٹری سیکشن کے ہاتھ لگ گیا تھا جس پر انہوں نے بے انتہا تشدد کیا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی زبان نہ کھولی تھی اور

وہ ملٹری سیکشن کے افراد کے ہاتھوں تشدد کی تاب نہ لا کر ہلاک ہو
گیا تھا لیکن اب بھی ہمارا وہاں ایک فارن ایجنٹ موجود ہے جس
کی مدد سے ہم اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کر سکتے ہیں“...... عمران نے
کہا۔

”تو پھر آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں“۔ دوسری طرف سے کالے
عقاب نے کہا۔

”ہمارا مقصد کافرستانی میزائل اسٹیشن کی تباہی کی بجائے اس
خلائی مرکز کو تلاش کر کے تباہ کرنا ہے جہاں سے پاکیشیائی تنصیبات
کی سرچنگ کی جاتی ہے۔ کافرستان کا خلاء میں ایک مصنوعی جاسوس
سیارہ ہے جو اگنی پروہت کہلاتا ہے۔ یہ سیارہ پاکیشیا کے ہر مقام کی
نہ صرف سرچنگ کر سکتا ہے بلکہ یہ پاکیشیا کی تنصیبات کو بھی چیک
کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اگنی پروہت سیارے میں ایسے
آلات اور سنسر نصب ہیں جن سے سرچ ہونے والی کسی بھی تنصیب
کو مارک کر کے ٹارگٹ پوائنٹ پر لایا جا سکتا ہے اور پھر اس
ٹارگٹ پوائنٹ کو نشانہ بنا کر میزائلوں سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں
اس مرکزی اسپیس سنٹر کی تلاش ہے تاکہ کافرستان آئندہ نہ تو
پاکیشیا کی کسی تنصیب کی تلاش کر سکے اور نہ اسے مارک کر کے
ٹارگٹ کر سکے۔

میں نے اسپیس سنٹر کے بارے میں مختلف ذرائع سے معلومات
حاصل کی ہیں لیکن اس اسپیس سنٹر کے بارے میں صرف اتنا پتہ

چل سکا ہے کہ اس کا نام سائکنٹ ٹریک رکھا گیا ہے لیکن یہ
سائکنٹ ٹریک اسپیس سنٹر کافرستان کے کس علاقے اور کس حصے
میں ہے اس کے بارے میں مجھے کوئی معلومات نہیں مل رہی ہیں۔
آپ کا نام میرے ذہن میں تھا اور مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ
کافرستان میں جتنے بھی خلائی مرکز تیار کئے جاتے ہیں ان کی
مخصوص مشینری اور سامان آپ کی شپنگ کمپنی کے توسط سے
کافرستان لایا جاتا ہے ہیں اور آپ اپنی نگرانی میں ساری مشینری
اور سامان اس جگہ پہنچاتے ہیں جہاں مراکز قائم کئے جاتے ہیں۔
کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سائکنٹ ٹریک اسپیس سنٹر کی لوکیشن کیا
ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کافرستان کا وہ
اسپیس سنٹر کہاں پر موجود ہے جہاں سے اسپائی سیٹلائٹ کو کنٹرول
کیا جاتا ہے“...... کالے عقاب نے کہا۔

”جی ہاں“...... عمران نے کہا۔

”کافرستان میں اس وقت بے شمار اسپیس سنٹر کام کر رہے ہیں
جو مواصلاتی نظام کے ساتھ ساتھ موسمی سیاروں کو بھی کنٹرول کرتے
ہیں اور حال ہی میں چند ایسے اسپیس سنٹر بنائے گئے ہیں جن سے
کافرستان کا نیٹ ورک پوری دنیا کے ساتھ منسلک کیا جا رہا ہے۔
ان اسپیس سنٹرز کی تیاری کے لئے عام مشینری اور سامان کی
ضرورت ہوتی ہے جو عام انداز میں ہی ایکریمیا اور دیگر ممالک

سے درآمد کیا جاتا ہے۔ اسپائی سیٹلائٹ کو کنٹرول کرنے کے لئے خصوصی مشینری کا استعمال ہوتا ہے جسے وائیڈ آئی کنٹرولر کہا جاتا ہے۔ اس کی مشینیں بے حد بڑی ہوتی ہیں جو پارٹس کی شکل میں لائی جاتی ہیں اور پھر انہیں مخصوص مقام پر لے جا کر جوڑ دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس سنٹر کو وائیڈ آئی ہی کہا جاتا ہے۔ وائیڈ آئی کے لئے جس مشینری اور سامان کی ضرورت ہوتی ہے وہ کسی ایک ملک سے نہیں دستیاب ہوتا۔ اس کے لئے کچھ سامان ایکریمیا سے درآمد کرنا پڑتا ہے کچھ کرانس سے اور کچھ سامان روسیاہ سے بھی درآمد کیا جاتا ہے۔

بہرحال یہ درست ہے کہ عام اسپیس سنٹرز کے لئے جو سامان اور مشینری بیرون ممالک سے منگوائی جاتی ہے اس کے لئے میری ہی شپنگ کمپنی سے حکومتی معاہدہ ہے لیکن وائیڈ آئی جسے ڈبلیو آئی کہا جاتا ہے اس کی مشینری حکومتی سطح پر ان کی نجی شپس کے ذریعے منگوائی جاتی ہے جسے انتہائی سیکرٹ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے میں آپ کی شاید اس معاملے میں کوئی مدد نہ کر سکوں کہ یہ مشینری اور اسپیس سنٹر کا سامان کب اور کن ممالک سے منگوایا گیا تھا اور اسے کہاں نصب کیا گیا ہے۔ البتہ میں آپ کو ایک ٹپ دے سکتا ہوں اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو یہ وائیڈ آئی سنٹر کافرستان کے علاقے کاتھیور میں ہی قائم کیا جا سکتا ہے اور کہیں نہیں۔ کیونکہ وہ ایک ایسا مقام ہے جو ایسے اسپیس سنٹر لئے آئیڈیل جگہ ہے۔ کھلا آسمان اور

آلودگی سے صاف ماحول جو ایسے کسی ہی اسپیس سنٹر کے لئے انتہائی کارآمد ہوتا ہے''...... کالے عقاب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویل ڈن۔ کیا آپ مجھے کاتھیور کے بارے میں کچھ اور بتا سکتے ہیں''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پرنس عمران۔ کاتھیور عام سا پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں ایک بہت بڑا اور گھنا جنگل بھی موجود ہے۔ یہ سارے کا سارا علاقہ ملٹری کے کنٹرول میں ہے کیونکہ وہاں ایک بڑا ملٹری بیس کیمپ ہے۔ کاتھیور کے پہاڑی اور جنگل کے علاقے کے آغاز میں ایک بڑا شہر ہے جس کا نام امالا ہے''...... کالے عقاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ کوئی قدیم مقام ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ کافی قدیم ہے۔ امالا میں قدیم کھنڈرات کا طویل سلسلہ ہے جو ان جنگلوں اور پہاڑیوں تک پھیلا ہوا ہے جنہیں دیکھنے کے لئے دنیا بھر کے سیاح یہاں آتے رہتے ہیں۔ ان سیاحوں کی وجہ سے یہاں کئی اعلیٰ درجے کے ہوٹل، کلب، گیم رومز اور بار رومز بھی موجود ہیں''...... کالے عقاب نے جواب دیا۔

''آپ کو یقین ہے کہ اسی علاقے میں وہ اسپیس سنٹر موجود ہے جس کی ہمیں تلاش ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا لیکن جنگل اور پہاڑی علاقے

میں جس طرح ملٹری نے کنٹرول سنبھال رکھا ہے اس سے ایسا ہی لگتا ہے جیسے وہاں کوئی خاص کام کیا جا رہا ہو۔ اتنے حفاظتی انتظامات ظاہر ہے ایک بیس کیمپ کے لئے تو نہیں کئے جا سکتے ہیں''...... کالے عقاب نے کہا۔

''کیا آپ کا وہاں کوئی گروپ موجود ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میرے گروپس اور سارا سیٹ اپ دارلحکومت اور مشکبار تک محدود ہے''...... کالے عقاب نے کہا۔

''تو کیا آپ کسی طرح سے یہ کنفرم نہیں کر سکتے کہ اسپائی سیٹلائٹ کا کنٹرول سنٹر کاتھیور کے علاقے میں موجود ہے یا نہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ میرے پاس ایسے ذرائع ہوتے تو میں اس سلسلے میں آپ کی یقیناً مدد کرتا لیکن میرا کوئی بھی گروپ یا کوئی بھی آدمی اس علاقے میں موجود نہیں ہے اور ویسے بھی میں نے آپ کو یہ اندازاً ہی بتایا ہے کہ جس اسپیس سنٹر کی آپ کو تلاش ہے وہ اس علاقے میں ہوسکتا ہے''...... کالے عقاب نے کہا۔

''اس سلسلے میں اگر آپ کے پاس کوئی ٹپ ہو تو بتا دیں تاکہ میں اپنی کوشش جاری رکھ سکوں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں ایک ٹپ ہے میرے پاس''...... کالے عقاب نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں ایک بار پھر چمک ابھر آئی۔

''کون سی ٹپ''...... عمران نے پوچھا۔

''چونکہ خلائی سنٹروں اور خلائی اسٹیشنوں میں نصب مشینری اور ضروری سامان کے بارے میں مجھے ہر قسم کی معلومات حاصل ہیں اس لئے میں آپ کو یہ بتا سکتا ہوں کہ اسپائی سیٹلائٹ کی کمپیوٹرائزڈ مشینری کو پاور سپلائی دینے کے لئے ایٹمی بیٹریوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ان مشینوں کو ایٹمی بیٹریوں سے لنک کرنے اور انہیں مطلوبہ سپلائی پہنچانے کے لئے ایک سپیشل پاور کنورٹر لگایا جاتا ہے تاکہ ساری مشین کو ایک جیسی سپلائی مہیا کی جا سکے۔ یہ پاور کنورٹر پاور سپلائی کے لئے سٹیبلائزر کے طور پر کام کرتا ہے تاکہ بجلی کی مقدار کم یا زیادہ ہونے پر اسے کنٹرول کر سکے اور ایسا پاور کنورٹر کارمن میں ہی بنایا جاتا ہے اور یہ صرف ایسے ہی اسپیس سنٹرز کے لئے بنایا جاتا ہے جن سے بڑے اور طاقتور خلائی سیارے کو کنٹرول کیا جانا مقصود ہو۔ میں جتنے بھی کافرستانی خلائی سنٹروں کے بارے میں جانتا ہوں ان میں ایسا ایک بھی سنٹر نہیں ہے جہاں یہ پاور کنورٹر استعمال کیا گیا ہو۔ لیکن اس کے باوجود کافرستان نے یہ پاور کنورٹر کارمن سے خصوصی طور پر درآمد کیا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ پاور کنورٹر اسی اسپائی سیٹلائٹ کو کنٹرول کرنے والی مشینری کے لئے منگوایا گیا ہے۔

یہ پاور کنورٹر کارمن سے کافرستان ایک شپ ہائی ٹون میں لایا گیا تھا جس کا میجر میرا دوست ہے۔ میں اس سے ملنے گیا تھا تو

میں نے شپ میں وہ پاور کنورٹر دیکھ لیا تھا جس کے بارے میں میرے دوست نے بتایا تھا کہ یہ پاور کنورٹر کافرستانی کی ایک بڑی ٹیکسٹائل مل نے منگوایا ہے جس کا نام وٹیوم ٹیکسٹائل مل ہے جبکہ میں جانتا تھا کہ یہ پاور کنورٹر کسی ٹیکسٹائل مل کی مشینری کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔

میں سمجھ گیا تھا کہ میرا دوست مجھے اصل بات نہیں بتانا چاہتا اس لئے میں خاموش ہو گیا تھا۔ میرے دوست کا نام میجر شراد ہے۔ اس نے وہ پاور کنورٹر اپنی نگرانی میں کہیں پہنچایا تھا۔ اگر آپ اسے ٹٹولیں کہ اس نے پاور کنورٹر کہاں پہنچایا تھا تو مجھے یقین ہے کہ جہاں وہ پاور کنورٹر پہنچایا گیا ہے اسپائی سیٹلائٹ کا اسپیس سنٹر وہیں موجود ہے''...... دوسری طرف سے کالے عقاب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ کام تو آپ بھی کر سکتے ہیں۔ وہ آپ کا دوست ہے اگر آپ کوشش کریں تو اس سے پتہ کر سکتے ہیں کہ اس نے پاور کنورٹر کہاں اور کس جگہ پہنچایا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ مجھے وقت دیں۔ میں خود ہی اس سے معلوم کر لوں گا''...... کالے عقاب نے کہا۔

''کتنا وقت''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک ہفتہ''...... کالے عقاب نے کہا۔

''ایک ہفتہ تو کافی زیادہ ہے۔ جلد نہیں کر سکتے کیا آپ یہ

کام''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میجر شراد شپ لے کر روسیاہ گیا ہوا ہے۔ جب وہ واپس آئے گا تب ہی میں اس کے پاس جا سکتا ہوں اور میری اطلاع کے مطابق اس کی واپسی ایک ہفتہ تک متوقع ہے''...... کالے عقاب نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ایک ہفتہ بعد آپ سے رابطہ کر لوں گا۔ مجھے امید ہے کہ تب تک آپ ساری معلومات حاصل کر لیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''انشاء اللہ''...... کالے عقاب نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''ایک ہفتہ میں تو نجانے کیا سے کیا ہو جائے۔ آپ روسیاہ کے فارن ایجنٹ سے رابطہ کریں اور اسے میجر شراد کے بارے میں بتائیں وہ اس تک پہنچ کر خود ہی اس سے سب کچھ معلوم کر لے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کالا عقاب اس سے آسانی سے معلومات حاصل کر سکتا ہے تو پھر ہمیں کسی اور سے یہ کام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی کالے عقاب نے ایک ہفتہ ہی تو مانگا ہے۔ اس دوران ہم کافرستان پہنچ جائیں گے۔ کافرستان میں ہمارے استقبال کی تیاریاں مکمل ہوں گی۔ ان سے نبرد آزما ہونے اور پھر سنبھلنے میں ہمیں اتنا وقت تو لگ ہی جائے گا۔ ہم وہاں جا کر

ڈبل گیم کھیلیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ڈبل گیم۔ وہ کیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''انہیں اسی بات کا یقین ہو گا کہ اگر ہم کافرستان آئے تو ہمارا ٹارگٹ بلیک برڈ میزائل اسٹیشن ہی ہو گا اس لئے وہ اس میزائل اسٹیشن کی حفاظت پر ہی توجہ مبذول رکھیں گے اور ہم بھی وہاں جا کر ایسا ہی ظاہر کریں گے جیسے ہم اس میزائل اسٹیشن کی تباہی کے لئے آئے ہیں لیکن ہمارا اصل ٹارگٹ اسپیس سنٹر ہو گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس کے لئے تو آپ کو ڈبل گروپ کے تحت کام کرنا ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اس بار کافرستان دو گروپ ہی کام کریں گے ایک اس میزائل اسٹیشن کی تباہی کے لئے کام کرے گا اور دوسرا گروپ اس اسپیس سنٹر کو تباہ کرے گا تاکہ آئندہ کافرستان اس سنٹر کو پاکیشیائی تنصیبات کی جاسوسی کے لئے استعمال ہی نہ کر سکے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ اس بار پوری ٹیم کو کافرستان لے جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ ڈاجنگ کے لئے ڈبل گروپ کی ضرورت ہو گی اور ڈبل گروپ میں پوری ٹیم کو ہی کام کرنا ہو گا ورنہ کام کیسے چلے گا''...... عمران نے کہا۔

''کب جانا ہے آپ نے کافرستان''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہم کل نکل جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا میں ٹیم کو تیار رہنے کا کہہ دوں''...... بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو بھی آپ ساتھ لے جائیں گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ ان کی ضرورت نہیں ہے۔ فرسٹ اور سیکنڈ مشن کے لئے ممبران ہی کافی ہیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود چیف شاگل نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس لڑکی کے ترشے ہوئے بال اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے جو اخروٹی رنگ کے تھے جبکہ اسکرٹ کے ساتھ اس نے اوپر لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

''آؤ مادام شوبھا۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا''...... شاگل نے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کی جب مجھے کال ملی تو میں دارالحکومت میں نہیں تھی باس اس لئے یہاں آتے آتے مجھے کافی وقت لگ گیا''...... مادام شوبھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور شاگل کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کوئی بات نہیں''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

''آپ نے مجھے ایمرجنسی کال کیا تھا باس اور آپ نے کہا تھا

کہ آپ مجھ سے کوئی اہم اور بڑا کام لینا چاہتے ہیں''...... مادام شوبھا نے شاگل کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا تعلق سیکرٹ سروس کے ہارڈ سیکشن سے ہے جو میں نے حال میں ہی قائم کیا ہے اور ہارڈ سیکشن کے تحت تم نے اب تک جو کارکردگی دکھائی ہے اس سے نہ صرف میں بلکہ حکومت بھی بہت خوش ہے اس لئے حکومت کی طرف سے مجھے کافرستانی سیکرٹ سروس میں ایسے مزید سیکشن قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تم ایک بہترین اور انتہائی ذہین لیڈی ایجنٹ ہو جس کی قابلیت پر مجھے فخر ہے۔ تمہاری ذہانت اور کافرستان کے لئے تمہاری سابقہ خدمات اور کامیابیوں کو مدنظر رکھ کر میں نے تمہیں ہارڈ سیکشن کا چیف بنایا تھا۔ اب تک میں نے تم سے چھوٹے چھوٹے کام لئے ہیں لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ تمہیں اور تمہارے سیکشن کو بڑے کام کے لئے سامنے لایا جائے''...... شاگل نے تحمل بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہو گی کہ آپ مجھ سے اور میرے سیکشن سے کوئی بڑا کام لیں۔ ایسا کام جو میرے سیکشن کے شایان شان ہو جس سے کافرستان سیکرٹ سروس کا نام آسمان کی بلندیوں کو چھو سکے اور آپ کا نام پوری دنیا میں مشہور ہو جائے''۔ مادام شوبھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سمجھو اس بار ایسا ہی کام آن پڑا ہے''...... شاگل نے جواب دیا۔

''تو بتائیں۔ میں اس کام کو کرنے کے لئے تیار ہوں اور اس کام کو میں ہر صورت میں اس کے منطقی انجام تک بھی پہنچاؤں گی''...... مادام شوبھا نے کہا۔

''تم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے بارے میں تو بخوبی جانتی ہو کہ وہ کون ہیں اور ان کے کام کرنے کا انداز کیا ہے''۔ شاگل نے کہا۔

''یس باس۔ میں نے ان کا نام سنا ہے لیکن کبھی میرا ان سے ٹکراؤ نہیں ہوا''...... مادام شوبھا نے کہا۔

''تو سمجھ لو کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تمہارا ان سے ٹکراؤ بھی ہو گا اور تمہیں ان کے راستے کی سب سے بڑی اور ٹھوس دیوار بننا ہو گا تا کہ وہ کسی صورت میں اپنے کسی بھی مشن میں کامیاب نہ ہو سکیں''...... شاگل نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا وہ ایک بار پھر کافرستان پہنچ گئے ہیں''...... مادام شوبھا نے چونک کر کہا۔

''پہنچے تو نہیں ہیں لیکن وہ کسی بھی وقت کافرستان پہنچ سکتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس بار انہیں تمہارا سیکشن سنبھالے اور انہیں کسی بھی صورت میں اپنے مشن پر کامیاب نہ ہونے دے بلکہ ان کی ہلاکت بھی تمہارے سیکشن کے ہاتھوں ہو''...... شاگل نے کہا۔

''ان کا مشن کیا ہے باس''...... مادام شوبھا نے پوچھا تو شاگل نے اسے پاکیشیائی ڈی میزائل پلانٹ اور کافرستانی بلیک برڈ میزائل

اسٹیشن کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

''تو آپ کا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ڈی میزائل پلانٹ کو تباہی سے بچانے کے لئے یہاں بلیک برڈ میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں''...... مادام شوبھا نے کہا۔

''تم کیا کہتی ہو کیا وہ واقعی یہاں صرف میزائل اسٹیشن کو ہی تباہ کرنے کے لئے آئیں گے''...... شاگل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نو باس۔ میرے خیال میں ان کے لئے اس میزائل اسٹیشن کی اہمیت اتنی نہیں ہے جتنی پرائم منسٹر صاحب اور دوسری ایجنسیوں کے چیف سوچ رہے ہیں''...... مادام شوبھا نے کہا تو اس کی بات سن کر شاگل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''گڈ شو۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ وہ یہاں صرف میزائل اسٹیشن تباہ کرنے کے لئے نہیں آئیں گے بلکہ ان کا اصل ٹارگٹ''...... شاگل نے کہا تو مادام شوبھا نے اسے بولنے سے روک دیا۔

''میں بتاتی ہوں باس کہ وہ یہاں اس اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کے لئے آئیں گے جس سے پاکیشیائی تنصیبات کو سرچ اور مارک کیا جاتا ہے''...... مادام شوبھا نے کہا۔ اپنی بات کاٹنے پر شاگل کے چہرے پر غصہ آ گیا۔

''تم جانتی ہو مادام شوبھا کہ میں جب بولتا ہوں تو بولنے کی

دوران کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتا لیکن تم نے چونکہ کافرستانی سیکرٹ سروس کے لئے بہت سی کامیابیاں حاصل کی ہیں اس لئے میں تمہاری غلطی معاف کر رہا ہوں۔ اگر تم نے دوبارہ ایسی حماقت کی تو میں سب کچھ بھول جاؤں گا اور تمہیں گولی مار دوں گا“۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ سوری باس۔ آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی“...... مادام شوبھا نے بوکھلا کر کہا۔

”بہرحال تمہارا اندازہ درست ہے۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی کافرستان آئیں گے تو ان کا ٹارگٹ صرف وہ میزائل اسٹیشن نہیں ہو گا بلکہ ان کی ساری توجہ اس اسپیس سنٹر پر ہو گی جہاں سے ایک اسپائی سیٹلائٹ کنٹرول کیا جاتا ہے اور یہ اسپائی سیٹلائٹ پاکیشیا کی تنصیبات سرچ کرتا ہے اور انہیں مارک کرتا ہے۔ عمران جانتا ہے کہ کافرستان کا ایک میزائل اسٹیشن تباہ کر دیا جائے تو اس سے کافرستان کو کوئی فرق نہیں پڑے گا وہ ایک اسٹیشن کی تباہی کے بعد دوسرا اسٹیشن قائم کر لے گا۔ عمران اور اس کے ساتھی میزائل اسٹیشن تباہ کر کر کے تھک جائیں گے لیکن کافرستان ایک کے بعد ایک یا ایک سے زائد میزائل اسٹیشن بنا سکتا ہے اور پاکیشیائی تنصیبات کو نشانہ بنا سکتا ہے اس لئے اس کی ترجیح اس اسپیس سنٹر کی تباہی ہو گی۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے سیکشن کے ساتھ اس اسپیس سنٹر کی نگرانی کرو تاکہ عمران اور اس کے ساتھی

جب اس اسپیس سنٹر کو تباہ کرنے کے لئے پہنچیں تو تم انہیں ٹارگٹ کرنے کے لئے پہلے سے ہی وہاں پر موجود ہو۔ انہیں کسی بھی حال میں اسپیس سنٹر تک نہیں پہنچنا چاہئے۔ یہ ذمہ داری میں تمہیں سونپ رہا ہوں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی دارالحکومت میں نظر آئے تو میں انہیں خود ہی سنبھال لوں گا۔ سمجھ گئی تم“...... شاگل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر اسپیس سنٹر کی طرف آئے تو وہ وہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکیں گے“...... مادام شوبھا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”تو جاؤ۔ اپنے سارے سیکشن کے ساتھ شامار پہنچ جاؤ۔ وہاں اپنے طور پر حفاظتی انتظامات کرو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر حال میں وہاں ٹریپ کرو اور ان کی ہلاکت یقینی بناؤ“...... شاگل نے کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔ میں ابھی اپنے سیکشن کو لے کر شامار پہنچ جاتی ہوں“...... مادام شوبھا نے سنجیدگی سے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا اور پھر وہ تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی اور پھر دروازہ کھول کر اس کے آفس سے باہر نکل گئی۔ جیسے ہی مادام شوبھا، شاگل کے آفس سے نکل کر باہر گئی اسی لمحے شاگل کے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ شاگل نے ہاتھ بڑھا کر فون

کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''یس''...... شاگل نے اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

''آنند بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں کال کیا ہے''...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم علی عمران کے ساتھ کافرستان روانہ ہو چکی ہے اور اس بار وہ سری لانکا کی سرحد کراس کر کے کافرستان میں داخل ہوں گے اور اوتلان شہر کے کے تھری ہوٹل کے مینجر کو ان کے بارے میں مکمل تفصیلات کا علم ہو گا''...... دوسری طرف سے آنند نے جواب دیا تو شاگل کا چہرہ جگمگا اٹھا۔

''گڈ شو آنند۔ تمہیں یہ ساری رپورٹ کہاں سے ملی اور کیسے''...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے ایک آدمی کی ٹپ ملی تھی چیف۔ اس آدمی کا نام افضل خان ہے۔ وہ ایک ہوٹل میں ویٹر کا کام کرتا ہے۔ مجھے اس پر شبہ تھا کہ اس کا تعلق کافرستان مخالف کسی تنظیم سے ہے۔ چنانچہ میں نے اس پر نظر رکھنی شروع کر دی۔ میں نے اس سے دوستی بڑھائی اور پھر میں نے اس کے لباس میں ایک لانگ رینج ڈکٹا فون چپکا دیا۔ جس سے میں دور رہ کر بھی اس کی آواز سن سکتا تھا۔ میری ساری توجہ اسی پر مبذول تھی۔ وہ جس سے بھی ملتا تھا میں اس کی

ساری بات چیت سنتا رہا پھر میں اس وقت چونک پڑا جب اس نے ناٹران سے ملاقات کر کے اس سے بات کی۔ یہ ناٹران وہی ہے باس جو عمران اور اس کے ساتھیوں کی کافرستان میں نہ صرف مدد کرتا ہے بلکہ مشن مکمل کرنے میں ان کی بھرپور انداز میں معاونت بھی کرتا ہے۔ ناٹران نے اسے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی جلد ہی کافرستان پہنچ رہے ہیں جن کے ساتھ مل کر انہیں کام کرنا ہے۔ افضل خان، ناٹران کے شاید بہت کلوز ہے اس لئے ناٹران اس سے کھل کر بات کر رہا تھا اس نے ہی افضل خان کو بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس راستے سے کافرستان پہنچ رہے ہیں''...... آنند نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ کیا اب بھی وہ ڈکٹا فون اس افضل خان کے لباس میں لگا ہوا ہے''...... شاگل نے پوچھا۔

''نو چیف۔ اس نے شاید لباس بدل دیا ہے اس لئے مجھے اب اس کی کوئی بات چیت سنائی نہیں دے رہی ہے''...... آنند نے بتایا۔

''ہونہہ۔ تمہیں اس افضل خان کی رہائش گاہ کا علم ہے''۔ شاگل نے پوچھا۔

''یس چیف۔ میں جانتا ہوں۔ لیکن چیف اگر آپ افضل خان پر ہاتھ ڈالنے کا سوچ رہے ہیں تو اس سے بہتر ہے کہ ہم اوتلان شہر کے کے تھری ہوٹل کے مینجر پر ہاتھ ڈالیں۔ افضل خان کو تو ہم

کبھی بھی اپنی گرفت میں لے سکتے ہیں لیکن اگر ہوٹل کا منیجر ہاتھ سے نکل گیا تو پھر شاید ہی وہ مل سکے۔ ہم اس منیجر کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر ختم کر سکتے ہیں''...... آنند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''افضل خان بھی ہمارے لئے سود مند ثابت ہو سکتا ہے نانسنس۔ وہ ناٹران سے کلوز ہے اس کے ذریعے ہم ناٹران تک پہنچ سکتے ہیں جو یہاں سارے فساد کی جڑ ہے اور اس نے اپنے گروپ کے ساتھ مل کر ہمیں بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ ہاتھ آ جائے تو عمران اس کے بغیر بے دست و پا ہو سکتا ہے۔ سمجھے تم۔ نانسنس''...... شاگل نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''یس چیف سمجھ گیا''...... آنند نے کہا۔

''تو بتاؤ کیا ہے اس کا پتہ''...... شاگل نے کہا تو آنند نے اسے ایک پتہ بتا دیا۔

''آپ سے ایک درخواست ہے چیف''...... دوسری طرف سے آنند نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا درخواست ہے۔ بولو''...... شاگل نے سخت لہجے میں کہا۔

''آپ ابھی اس افضل خان کو نہ چھیڑیں چیف۔ اگر وہ غائب ہو گیا تو یہ بات چھپی نہیں رہے گی کہ اسے کافرستانی سیکرٹ سروس نے غائب کیا ہے۔ اس بات کا پتہ چلتے ہی ناٹران غائب ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس راستے سے نہ

آئیں جہاں سے انہیں آنا ہے۔ وہ یقیناً اپنا روٹ اور پلان بدل دیں گے''...... دوسری طرف سے آنند نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو جو مجھے اس طرح سے مشورہ دے رہے ہو''...... شاگل نے غصے سے پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔

''نن نن۔ نو چیف۔ میرا کہنے کا یہ مقصد نہیں تھا''...... دوسری طرف سے آنند نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر تم کون ہوتے ہو چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کو مشورہ دینے والے۔ اپنا منہ بند رکھا کرو سمجھے۔ صرف اتنا کیا کرو جتنا کرنے کو کہا جائے۔ نانسنس''...... شاگل نے دھاڑتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور غصے سے کریڈل پر پٹخ دیا۔

''ہونہہ۔ سب مجھے احمق اور نانسنس سمجھتے ہیں اور خود کو عقلمند ظاہر کر کے مشورہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں ان سب کی بوٹیاں اُڑا دوں گا انہیں گولیاں مار دوں گا جو مجھے عقل سے پیدل سمجھتے ہیں''...... شاگل نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''آر سیکشن''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف شاگل بول رہا ہوں''...... شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ چیف آپ۔ حکم"...... شاگل کی آواز سن کر دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمار سے بات کراؤ۔ فوراً"...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

"یس سر۔ ابھی کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف۔ کمار بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نہایت مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"ایک پتہ نوٹ کرو کمار"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے آنند کا بتایا ہوا پتہ بتا دیا۔

"یس چیف۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے"...... کمار نے کہا۔

"اس پتے پر جا کر فل ریڈ کرو۔ یہاں ایک آدمی ہے جس کا نام افضل خان ہے۔ تم نے اسے زندہ گرفتار کرنا ہے۔ یاد رہے وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ اسے کسی بھی حالت میں مرنا نہیں چاہئے"...... شاگل نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کمار نے جواب دیا۔

"اسے پوائنٹ فور پر پہنچا دینا اور جب وہ پہنچ جائے تو مجھے مطلع کر دینا"...... شاگل نے کہا۔

"یس چیف"...... کمار نے کہا تو شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ ویسٹرن پوائنٹ"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف شاگل بول رہا ہوں۔ راہول سے بات کراؤ"۔ شاگل نے کرخت اور انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے اس بار نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"راہول بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی راہول جبکہ میری اطلاع کے مطابق عمران پاکیشیا سے نکل چکا ہے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ راہول اس کا فارن ایجنٹ تھا اس کی ذمہ داری پاکیشیا میں موجود کافرستانی ایجنٹوں کو ڈیل کرنا تھا اور وہ ان سے معلومات لے کر شاگل تک پہنچاتا تھا۔ اس کے سیکشن کا نام ویسٹرن پوائنٹ تھا۔

"یس چیف۔ مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے پاکیشیا سے رپورٹ ملی ہے کہ عمران آج صبح سری لانکا گیا ہے۔ کاغذات کے مطابق وہ سری لانکا محض سیر و تفریح کے لئے گیا ہے اور وہ اپنے اصل روپ میں ہے"...... دوسری طرف سے راہول نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ تمہارے لئے عام بات ہے جو تم نے مجھے اس کے بارے میں فوری طور پر آگاہ نہیں کیا ہے نانسنس۔ کب گیا ہے

وہ سری لانکا اور کون کون ہے اس کے ساتھ۔ جلدی بتاؤ۔ نانسنس“۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”وہ آج صبح روانہ ہوا ہے چیف اور وہ اکیلا ہی گیا ہے اس کے ساتھ اور کوئی نہیں ہے“...... راہول نے سہمی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

”کس فلائٹ سے گیا ہے۔ اس کی تفصیلات بتاؤ“...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے راہول نے اسے اس فلائٹ کی تفصیل بتا دی جس میں عمران سیر و تفریح کی غرض سے سری لانکا گیا تھا۔ شاگل نے رسیور ہاتھ میں رکھتے ہوئے فوراً کریڈل پر ہاتھ مارا اور ٹون کلیئر ہوتے ہی ایک بار پھر نمبر پریس کرنے لگا۔

”لارڈ کلب“...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”سی ایس بات کر رہا ہوں کافرستان سے۔ آر ڈی سے بات کراؤ۔ فوراً“...... شاگل نے کہا۔

”یس سر۔ ہولڈ آن کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل خاموش ہو گیا۔ آر ڈی سری لانکا میں اس کا فارن ایجنٹ تھا اور اس نے وہاں ایک کلب بنا رکھا تھا۔ شاگل گو کہ سپیشل سیٹلائٹ فون کا استعمال کرتا تھا جس کی کال نہ تو کہیں سنی جا سکتی تھی اور نہ ٹریس کی جا سکتی تھی لیکن اس کے باوجود شاگل کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ بیرون ممالک میں کال کرتے ہوئے محتاط رہے۔ اس لئے

اس نے شاگل کا کوڈ سی ایس رکھا ہوا تھا اور آر ڈی اس کے فارن ایجنٹ کا کوڈ تھا۔

”یس آر ڈی بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک کھردری سی آواز سنائی دی۔

”سی ایس بول رہا ہوں“...... شاگل نے کرخت لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ حکم“...... دوسری طرف سے آر ڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرنے والا علی عمران آج صبح کی فلائٹ سے سری لانکا پہنچا ہے۔ میں تمہیں اس فلائٹ کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ تم فوری طور پر اسے ٹریس کرو کہ وہ کہاں گیا ہے اور کس کس سے ملتا ہے۔ تم نے اس کے بارے میں ساری معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس بات کا دھیان رکھنا کہ وہ بے حد خطرناک آدمی ہے۔ اس لئے سوائے اس کی نگرانی کے تم نے اور کچھ نہیں کرنا۔ اس کی نگرانی بھی اس انداز میں ہو کہ اسے پتہ نہ چل سکے۔ سمجھ گئے تم“...... شاگل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ سمجھ گیا“...... آر ڈی نے جواب دیا۔

”تمہیں یہ نگرانی اس وقت تک جاری رکھنی ہے جب تک وہ واپس پاکیشیا نہیں چلا جاتا اور اگر وہ پاکیشیا جانے کی بجائے کسی اور ملک میں یا کافرستان آنے کی کوشش کرے تو تم نے مجھے فوراً ٹی

ون پر اطلاع کرنی ہے۔ اسے تمہاری نظروں سے بچ کر نہیں جانا چاہئے سمجھے تم ورنہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے گی''...... آر ڈی نے جواب دیا تو شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ جیسے ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''چیف شاگل بول رہا ہوں''...... شاگل نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا کر اپنے مخصوص کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''کمار بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے آر سیکشن کے چیف کمار کی آواز سنائی دی۔

''یس کمار۔ کیا رپورٹ ہے۔ افضل خان آیا ہاتھ''...... شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ آپ نے جو پتہ دیا تھا۔ اس رہائش گاہ میں آگ لگی ہوئی ہے۔ آگ اس قدر تیز اور خوفناک ہے جیسے رہائش گاہ میں پورا آئل ٹینکر انڈیل کر آگ لگا دی گئی ہو تاکہ رہائش گاہ کی ایک ایک چیز جل کر خاکستر ہو جائے''...... دوسری طرف سے کمار نے جواب دیا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ افضل خان کو کسی بات کا شک ہو گیا تھا۔ اسی لئے وہ اپنی رہائش گاہ کو آگ لگا کر نکل گیا تاکہ ہم اس کے خلاف کوئی کلیو نہ ڈھونڈ سکیں''...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... کمار نے کہا۔ شاگل نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور رسیور رکھ دیا۔

''مجھے آنند کی بات مان لینی چاہئے تھی۔ واقعی مجھے ابھی اس افضل خان پر ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے تھا۔ وہ فرار ہو گیا ہے اور اب وہ ناٹران کو بھی الرٹ کر دے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ناٹران عمران اور اس کے ساتھیوں کو سری لانکا کے راستے کافرستان داخل ہونے سے روک دے اور وہ اب کسی اور راستے سے کافرستان پہنچیں''۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ میرے لئے یہی کلیو کافی ہے کہ عمران اس وقت سری لانکا میں موجود ہے۔ آر ڈی اسے آسانی سے ڈھونڈ لے گا اور پھر عمران جب کافرستان داخل ہو گا تو میں اس راستے کی پکٹنگ کر لوں گا۔ عمران کا اس بار کافرستان داخل ہونا اتنا آسان نہیں ہو گا۔ میں اس کے ہر راستے پر موت کے جال پھیلا دوں گا جن سے بچ کر نکلنا اس کے بس کی بات نہیں ہو گی''...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ مطمئن ہو کر اپنے دیگر کاموں میں مصروف ہو گیا۔ اسے اب سری لانکا کے فارن ایجنٹ آر ڈی کی کال کا انتظار تھا تاکہ اگر عمران سری لانکا کے راستے کافرستان آنے کی کوشش کرے تو پھر وہ فوری طور پر اس کے خلاف کارروائی کرے اور کافرستان داخل ہوتے ہی فل ریڈ کر کے اسے ہلاک کر دے۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ سری لانکا کی ایک رہائشی کوٹھی میں موجود تھا۔ انہیں یہاں آئے آج تیسرا روز تھا۔ وہ سب ایک ایک کر کے میک اپ اور نئے کاغذات سے یہاں پہنچے تھے۔

عمران نے بھی کا سری لانکا پہنچ کر ایک ہوٹل میں قیام کیا تھا اور پھر اس نے میک اپ کر کے خفیہ راستے سے ہوٹل چھوڑ دیا تھا اور پھر اس نے ایک پراپرٹی ڈیلر سے بات کر کے ایک نئے تعمیر شدہ علاقے میں ایک رہائشی کوٹھی حاصل کر لی تھی۔ اس کے ساتھی ایک ایک کر کے سری لانکا پہنچے تھے اور آتے ہی انہوں نے سپیشل ڈی فون کے ذریعے عمران سے رابطہ کیا تھا اور عمران نے انہیں اس رہائش گاہ میں بلا لیا تھا۔

ڈی فون ایک جدید ساخت کا فون تھا جو بظاہر عام سیل فون کی طرح کام کرتا تھا لیکن اس کا لنک عام سیٹلائٹ کی بجائے ڈبلنگ سیٹلائٹ سسٹم سے تھا جو فون کالز کی بجائے سپیشل ٹرانسمیٹر کالز کی

رسیونگ اور آؤٹ گوئنگ کالز کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اس سیٹلائٹ سے لنک ہونے کی وجہ سے کال نہ تو ٹریس کی جا سکتی تھی اور نہ ہی اسے کہیں سنا جا سکتا تھا۔

عمران اپنے ساتھ جولیا، صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ ساتھ فور سٹارز کو بھی لایا تھا تاکہ وہ کافرستان میں ڈبل گروپ کے تحت دونوں مشنز مکمل کر سکے۔ اس نے پاکیشیا میں ہی پلان بنا لیا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی اسپیس سنٹر کی تباہی پر کام کریں گے جبکہ فور سٹارز کا مشن میزائل اسٹیشن کی تباہی ہو گا جہاں بلیک برڈ میزائل لانچنگ پیڈ پر موجود تھے۔ یہاں آنے کے بعد عمران ظاہر ہے زیادہ باہر ہی رہا تھا۔ آج بھی وہ صبح سویرے چلا گیا تھا اور اب شام ہونے کو آ رہی تھی لیکن اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی جس کے باعث اس کے ساتھیوں کو بے حد کوفت ہو رہی تھی۔ اس وقت وہ شام کی چائے پینے کے لئے لان میں بیٹھے ہوئے تھے۔

”یہ عمران کی عادت بن چکی ہے۔ وہ ہمیں لا کر ایک جگہ قید کر دیتا ہے اور پھر خود گدھے کے سر کے سینگوں کی طرح غائب ہو جاتا ہے اور ہم بس اس کا انتظار ہی کرتے رہ جاتے ہیں“...... تنویر نے منہ بنا کر نہایت غصیلے لہجے میں کہا۔

”ایسا نہیں ہے۔ وہ یہاں آ کر نچلا نہیں بیٹھا ہے۔ ہمیں ابھی کافرستان جانا ہے اور ظاہر ہے وہ ہمارے لئے کافرستان میں داخل ہونے کے انتظامات ہی کر رہا ہو گا۔ اس لئے تمہیں اس پر بلا وجہ

غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے''...... اس کی بات سن کر جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ جانے سے پہلے وہ ہمیں بتا کر بھی تو جا سکتا ہے کہ ہمیں اس کا کب تک اور کتنا انتظار کرنا ہے''......تنویر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''جو بات اس کی عادت میں شامل ہی نہیں ہے وہ اس پر عمل کیسے کر سکتا ہے۔تم جانتے ہو کہ وہ اپنے کام خاموشی اور رازداری سے کرنے کا عادی ہے تاکہ معاملات لیک آؤٹ نہ ہو جائیں''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں اس پر غصہ نہیں کرتی ورنہ جس طرح وہ بتائے بغیر جاتا ہے اور اس کی واپسی کا پتہ ہی نہیں ہوتا تو دل چاہتا ہے کہ اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''کسی دن میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو میں ایسا ہی کروں گا''......تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کرو گے تم''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''اسے گولی مار دوں گا''......تنویر نے منہ بنا کر کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا۔

''اپنی حد میں رہو سمجھے تم۔تم کون ہوتے ہو اسے گولی مارنے والے۔ اگر تم نے اسے گولی مارنے کی بات سوچی بھی تو میں تمہیں

ہی گولی مار دوں گی سمجھے تم''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

''تم تو ہمیشہ اسی کی سائیڈ لیتی ہو''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سائیڈ لینے کی بات نہیں ہے۔تم ہر وقت اس سے جلے کٹے رہتے ہو اس لئے تمہاری باتوں پر غصہ آتا ہے جبکہ ہم سب جانتے ہیں کہ عمران جو کچھ کرتا ہے سوچ سمجھ کر اور باقاعدہ پلاننگ سے کرتا ہے۔ ہم سری لانکا میں ہیں جبکہ ہمیں کافرستان پہنچنا ہے اس لئے ظاہر ہے اسے انتظامات کرنے ہوں گے اب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ انتظامات کرنے کے لئے ہم سب کو ساتھ لے کر گھومتا پھرے۔ جب کام مکمل ہو جائے گا تو وہ ہمیں سیف راستے سے کافرستان لے جائے گا۔تمہارا بلا وجہ کا کڑھنا مجھے پسند نہیں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں تنویر۔ تمہیں واقعی بلا وجہ عمران صاحب پر غصہ نہیں کرنا چاہئے۔ عمران صاحب کو ہم سے زیادہ ہماری فکر ہوتی ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ ہم میں سے کوئی کسی مصیبت کا شکار ہو اس لئے وہ ہمارے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو پہلے دور کرتے ہیں اور پھر ہمیں اپنے ساتھ آگے لے جاتے ہیں تاکہ ہم ہر مشن پر بھرپور انداز میں اور پوری توجہ سے کام کر سکیں''۔

صفدر نے کہا۔

''تو اب تمہارے بھی پر نکل آئے جو مجھے سمجھانے چلے ہو''۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا تو اس کی بات پر غصہ کرنے کی بجائے صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ باقی سب مسکرا دیئے

''میں چیونٹی نہیں ہوں جو میرے پر نکل آئیں گے۔ تم حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرو''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہ سمجھنے کی کوشش کروں تو''...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

''تو میں ڈپٹی چیف ہونے کے ناطے تمہیں سچ مچ گولی مار دوں گی''...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''لگتا ہے اس بار سب ہی عمران کے خیر خواہ بنے ہوئے ہیں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''وہ ہمارے خیر خواہ ہیں تو ہم کیوں نہیں ہو سکتے ان کے خیر خواہ''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے بنے رہو سب اس کے خیر خواہ اور سڑتے رہو یہیں مجھے کیا۔ جب تم سب کو پتہ چلے گا کہ وہ ہمارے لئے راستے کی رکاوٹیں دور کرنے کے لئے نہیں گیا بلکہ خود مشن مکمل کرنے کے لئے گیا ہے اور اس نے مشن مکمل بھی کر لیا ہے تب تمہیں یقین آئے گا کہ میں غلط ہوں یا وہ''...... تنویر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو کہ وہ خود مشن مکمل

کرنے گیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ ہمیں یہاں صرف خانہ پری کرنے کے لئے ساتھ لایا ہے۔ ہمیں یہاں چھوڑ کر وہ اکیلا کافرستان روانہ ہو گیا ہے۔ اب وہ اپنے طور پر کام کرے گا اور مشن مکمل کر کے ہی واپس آئے گا اور ہم بس اس کا انتظار کرتے ہی رہ جائیں گے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ عمران ہمیں یہاں محض خانہ پری کرنے کے لئے لایا ہے اور اکیلے ہی مشن مکمل کرنے چلا گیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''رات کو ہم اپنے کمروں میں سو رہے تھے جبکہ عمران لان میں ہی موجود تھا۔ مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اس لئے میں کمرے سے ٹہلنے کے لئے لان میں آ گیا۔ جب میں لان میں آیا تو میں نے عمران کو دیکھا جو لان میں کسی سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ نہایت آہستہ آواز میں باتیں کر رہا تھا۔ لان میں کوئی نہ تھا۔ اسے آہستہ آواز میں باتیں کرتے دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی تو میں بے آواز قدموں اس کے پیچھے چلا گیا۔ جب میں اس کے قریب گیا تو میں نے سنا وہ ناٹران سے باتیں کر رہا تھا اور اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ کسی کو اپنے ساتھ نہیں لا رہا ہے۔ ان سب کو تو وہ صرف خانہ پری کے لئے لایا ہے تا کہ چیف یہ نہ کہے کہ وہ سیکرٹ سروس کو ساتھ نہیں لے گیا۔ وہ ہمیں اسی رہائش گاہ میں چھوڑ کر کافرستان جانا

چاہتا تھا اور اس نے کہا کہ ناٹران کی مدد سے مشن پر وہ اکیلا ہی کام کرے گا۔ اس نے ناٹران سے کہا تھا کہ وہ اس کے لئے کافرستان داخل ہونے کے انتظامات کرے“......تنویر نے کہا تو ان سب کے چہروں پر واقعی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی عمران ایسا کہہ رہا تھا“۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ جو میں نے سنا تھا وہ بتا رہا ہوں“......تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”یہ کیا بات ہوئی۔ اگر عمران صاحب ہمیں مشن پر ساتھ نہیں لے جانا چاہتے تھے تو صاف بتا دیتے۔ ہم ان کے ساتھ آتے ہی نہ۔ اس طرح ہمیں یہاں لا کر اکیلے مشن پورا کرنے کے لئے چلا جانا اچھی بات تو نہیں ہے“...... چوہان نے منہ بنا کر کہا۔

”ہاں واقعی۔ تنویر نے ان کی بات سنی ہے تو اس کا مطلب تو یہی ہے کہ عمران صاحب ہمیں واقعی یہاں صرف خانہ پری کے لئے ہی لائے ہیں اور وہ ہمارے بغیر ہی مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں“......نعمانی نے کہا۔

”اگر تم نے ایسی بات سنی تھی تو تم نے یہ بات ہمیں رات کو ہی کیوں نہیں بتائی“......صفدر نے کہا۔

”تم سب اس وقت تک سونے کے لئے جا چکے تھے۔ میں نے سوچا صبح اس کے سامنے سب کو بتاؤں گا لیکن وہ ہمارے جاگنے

سے پہلے ہی نکل گیا تھا“......تنویر نے کہا۔

”تم نے اسی وقت عمران سے بات کیوں نہیں کی۔ اس سے پوچھتے تو سہی کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں اکیلا اس سے بات کرتا تو وہ مجھے آسانی سے ٹال سکتا تھا۔ میں نے سب کے سامنے اس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ جب سب اس کا گھیراؤ کرتے ہیں تو پھر اسے سچ بولنا ہی پڑتا ہے لیکن مجھ سے واقعی غلطی ہوگئی کہ میں نے سب کو رات کو ہی کیوں نہ جگا لیا۔ میں سب کو جگا کر اس کے سامنے لاتا تو بہتر ہوتا“......تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”جو بھی ہے۔ اگر تنویر سچ کہہ رہا ہے تو عمران صاحب نے واقعی ہمارے ساتھ اچھا نہیں کیا ہے“......صفدر نے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم کہنا چاہتے ہو کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں“......تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم ایسا گھٹیا جھوٹ نہیں بول سکتے“۔ صفدر نے منہ بنا کر کہا۔ صفدر کے ریمارکس پر تنویر کو غصہ تو آیا لیکن وہ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہوگیا۔

”ہونہہ۔ یہ عمران نے ہمارے ساتھ دھوکہ نہیں کیا بلکہ ہم سب کے اعتماد کو مجروح کیا ہے۔ ہم اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ ایسا کھیل کھیلے گا مجھے اس کا یقین نہ تھا۔ میں اسے

نہیں چھوڑوں گی۔ وہ واپس آ جائے تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ اور عمران صاحب کو گولی ماریں گی''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس نے مجھے نہیں ہم سب کو دھوکہ دیا ہے صالحہ۔ میں اپنی حد تک تو اسے معاف کر سکتی ہوں لیکن تم سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو۔ وہ تم سب کو کیسے دھوکہ دے سکتا ہے۔ بولو۔ جواب دو مجھے''...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں واقعی۔ عمران صاحب کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا''۔ صالحہ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''تم کیا سوچ رہے ہو کیپٹن شکیل''...... صدیقی نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو خاموش بیٹھا تھا۔

''میں سوچ نہیں رہا۔ سب کی باتوں سن رہا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے مسکرا کر کہا۔

''تو اس میں مسکرانے والی کون سی بات ہے۔ کیا تمہارے خیال میں ہم سب ہنسی مذاق کر رہے ہیں''...... خاور نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ تم سب ہنسی مذاق نہیں کر رہے لیکن عمران صاحب کی بات سچ نکلی ہے کہ ان کا مذاق آپ سب کو غصے سے پاگل کر دے گا''۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''مذاق۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''صبح عمران صاحب جانے سے پہلے مجھ سے مل کر گئے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ انہیں آنے میں دیر ہو سکتی ہے اس لئے ہم ان کی فکر نہ کریں۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ وہ رات کو لان میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے تنویر کو کمرے سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔ تنویر کو دیکھ کر انہیں شرارت سوجھی اور انہوں نے فون کان سے لگا کر اس انداز میں باتیں کرنا شروع کر دیں جیسے وہ ناٹران سے باتیں کر رہے ہوں اور انہوں نے جان بوجھ کر وہ سب باتیں کی تھیں جو تنویر نے بتائی ہیں۔ ان کے کہنے کے مطابق انہوں نے شرارتاً ایسا کیا تھا تاکہ صبح جب تنویر آپ کو یہ سب بتائے تو آپ سب آپے سے باہر ہو جائیں گے اور ایسا ہی ہو رہا ہے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب تیز نظروں سے تنویر کو گھورنے لگے۔

''ارے ارے۔ سب مجھے کیوں گھور رہے ہیں۔ میں نے تو جو سنا تھا وہی سب کو بتایا ہے۔ مجھے کیا معلوم کہ وہ یہ سب ڈرامہ کر رہا تھا''...... تنویر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ تنویر کی نہیں ہم سب کی حماقت ہے جو ہم اس طرح عمران صاحب پر شک کر رہے تھے۔ وہ خود سے زیادہ ہمارا مفاد مقدم رکھنے والے انسان ہیں اور ہم ان کے خلاف یہ سب باتیں کر رہے تھے''...... صالحہ نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک جولیا کے ہینڈ بیگ میں موجود اس کے ڈی فون کی گھنٹی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

بج اٹھی۔ جولیا نے چونک کر سامنے میز پر پڑا ہوا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے جدید ساخت کا سیل فون جیسا ڈی فون نکال لیا۔ اسکرین کے ڈسپلے پر ایک کوڈ نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

"عمران کی کال ہے"...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جولیا نے سیل فون کا بٹن پریس کیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"منکہ مسمی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ منکہ۔ مسمی۔ یہ تم کیسے کیسے مشکل الفاظ بولتے رہتے ہو۔ ایسا لگتا ہے جیسے تم مسمی کا جوس پی کر کال کرتے ہو لیکن یہ منکہ کیا ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو دوسری طرف عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ارے۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ تم خود کال رسیو کرو گی ورنہ میں منکہ کی جگہ منکوحہ مسمی کہہ دیتا۔ اور اس کا مطلب واضح ہے کہ نکاح شدہ عوت کو پکارنا"...... دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ارے ارے۔ تم نے لاؤڈر آن کر رکھا ہے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم پرائیویسی میں بات کر رہی ہو۔ میری بات سن کر تو تنویر کا

رنگ بدل گیا ہو گا۔ میرے رات کے ڈرامے نے پہلے ہی اسے سرخ کر رکھا تھا اب تو وہ اور زیادہ سرخ بلکہ چقندر ہو گیا ہو گا"...... عمران نے کہا تو وہ سب پھر ہنسنے لگے۔

"تمہارے اس مذاق نے واقعی ہمارا دماغ خراب کر دیا تھا۔ اگر کیپٹن شکیل ہمیں نہ بتا دیتا کہ تم نے یہ سب تنویر کو سنانے کے لئے جان بوجھ کر کیا تھا تو میرا دل یہ چاہ رہا تھا کہ میں یا تو تمہیں گولی مار دوں یا پھر چیف کو کال کر کے سب کو لے کر واپس پاکیشیا چلی جاؤں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گولیوں سے بچنے کے لئے میں سنگ آرٹ جانتا ہوں لیکن واپسی والی بات میرے لئے واقعی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ یہ اللہ بھلا کرے ان دشمنوں کا جنہوں نے تمہارا گھیراؤ کر رکھا ہے۔ وہ تمہیں آسانی سے یہاں سے نکلنے نہیں دیں گے"...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"دشمنوں کا گھیراؤ۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"رہائش گاہ کے باہر مسلح افراد کی بڑی تعداد موجود ہے جو تمہارے رہائش گاہ سے باہر نکلنے کی منتظر ہے تاکہ جیسے ہی تم باہر آؤ وہ تمہیں نشانہ بنا سکیں"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

"اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہیں دشمن اور انہیں کیسے معلوم

ہوا ہے ہم یہاں موجود ہیں''...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ان تمام علاقوں کی نہایت خفیہ طور پر مشینی اور سائنسی آلات سے چیکنگ کی جا رہی ہے جہاں نئے کرایہ دار آئے ہوں۔ میں نے یہ رہائش گاہ ایک پراپرٹی ڈیلر سے حاصل کی تھی۔ ظاہر ہے اس نے یہ معلومات مقامی پولیس کو پہنچائی ہو گی اور مقامی پولیس سے میرے بارے میں یہ معلومات کافرستانی افراد نے حاصل کیں جہاں سے یہ معلومات مزید آگے ٹرانسفر کی گئی ہوں گی اور پھر اس رہائش گاہ کو چیک کیا گیا ہو گا۔ چیکنگ چونکہ مشینی اور سائنسی آلات سے کی گئی ہو گی اور یہاں ایک کی بجائے آٹھ دس بلکہ اس سے بھی زیادہ تعداد میں افراد کو دیکھ کر وہ چونک پڑے ہوں گے اور پھر جب انہوں نے ہماری باتیں سنی ہوں گی تو پھر ظاہر ہے انہوں نے یہاں آ کر اس رہائش گاہ کا گھیراؤ تو کرنا ہی تھا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم خطرے میں ہیں''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اگر میں بروقت آ کر انہیں نہ چیک کرتا تو واقعی تم سب خطرے میں ہی ہوتے لیکن میرے ہوتے ہوئے تم سب اور میرا رقیب روسفید بھلا کیسے خطرے میں ہو سکتے ہیں۔ کیوں تنویر''۔ عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''فضول باتیں مت کرو''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں جب بھی اپنے دل کی بات کرتا ہوں تو نجانے کیوں تم اسے فضول باتیں کہہ دیتے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران پلیز۔ یہ باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ رہائش گاہ کو کتنے افراد نے گھیر رکھا ہے اور ان کے ارادے کیا ہیں''...... جولیا نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''ان کے ارادے کو خطرناک معلوم ہو رہے ہیں لیکن میرا ارادہ ان سے بھی زیادہ خطرناک ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا ہے تمہارا ارادہ''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''جس طرح پرانے زمانے کی شہزادیوں کو قید کر کے ان کے گرد پہرے بٹھا دیئے جاتے تھے اور پھر شہزادہ ان پہرے داروں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اور انہیں زمین پر لمبا لمبا لٹا کر شہزادی کو قید خانے سے نکال کر لے جاتا تھا میرا بھی یہی ارادہ ہے کہ تمہیں ان سب مسلح دشمنوں کے نرغے سے نکال کر لے جاؤں۔ اس دور میں شہزادے کو صرف ایک شہزادی کو ہی نکال کر لے جانا پڑتا تھا اس دور بلکہ موجودہ حالات میں مجھے شہزادی کے ساتھ ساتھ اس کے بھائیوں بندوں کو بھی نکال کر لے جانا پڑ رہا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو ان سب کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹ آ گئی۔

"آخر تم کرو گے کیا۔ ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے ورنہ ہم باہر آ کر ان مسلح افراد کا مقابلہ کرتے"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میں جو کرنے لگا ہوں اس کے لئے تم سب کو اپنے سانس روکنے ہوں گے اور بس"...... عمران نے کہا۔

"سانس روکنے ہوں گے۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گئی۔ تم شاید گیس گن سے گیس کیپسول فائر کر کے ان سب کو بے ہوش کرنے کا سوچ رہے ہو"...... جولیا نے پہلے حیرت بھرے اور پھر چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوچ نہیں رہا میں انہیں بے ہوش کرنے لگا ہوں۔ میں تین تک گنتا ہوں۔ تین کہتے ہی میں ہر طرف کیپسول فائر کر دوں گا۔ تم فوراً سانس روک لینا ورنہ تم بے ہوش افراد کے بھاری بھرکم وجود کو اٹھا کر لے جانا میرے لئے ممکن نہ ہو گا"...... عمران نے کہا تو وہ سب پھر ہنس پڑے۔ عمران نے تین تک گنتی گنی اور انہوں نے فوراً سانس روک لئے۔

"اب تم سب اپنا بوریا بستر اٹھاؤ۔ میں تمہیں ایک پتہ بتا رہا ہوں سب وہاں پہنچ جاؤ"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک اور رہائش گاہ کا پتہ بتایا جو اس رہائش گاہ سے تین گلیاں چھوڑ کر تھی۔ ان سب نے کچھ دیر سانس روکے رکھے اور پھر جب انہیں یقین ہو گیا کہ گیس کا اثر ختم ہو گیا ہے تو انہوں نے آہستہ آہستہ

سانس بحال کئے اور پھر وہ تیزی سے اپنا اپنا سامان سمیٹنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سامان اٹھا کر اس رہائش گاہ سے نکلے جا رہے تھے۔ باہر سڑک پر درختوں اور دوسری رہائش گاہوں کے ستونوں کے پاس انہیں کئی افراد بے ہوش پڑے ہوئے دکھائی دیئے جو ظاہر ہے عمران کے گیس کیپسول کا شکار بنے تھے۔ وہ سب تیزی سے وہاں سے نکلتے چلے گئے اور پھر بیس منٹ بعد وہ سب دوسری بڑی اور شاندار رہائش گاہ میں داخل ہو رہے تھے جہاں عمران پہلے سے ہی موجود تھا۔

"کہاں تھے تم صبح سے"...... عمران پر نظر پڑتے ہی جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"نکاح خواں اور چھوہارے ہی ڈھونڈتا پھر رہا تھا لیکن نہ نکاح خواں ملا ہے اور نہ ہی چھوہارے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"تمہیں اس کے سوا کچھ سوجھتا ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"ظاہر ہے جب تک رسم نکاح نہ ہو جائے اور چھوہارے نہ بٹ جائیں اس وقت تک اس کا صرف تصور کر کے ٹھنڈی آہیں ہی بھری جا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم صرف کہنا جانتے ہو عمل کرنا نہیں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا جبکہ باقی

سب جولیا کی بات پر ہنس پڑے۔

"آپ نے واپس آنے میں کافی وقت لگا دیا عمران صاحب۔ کافرستان میں داخل ہونے کا کوئی انتظام ہوا ہے یا نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ایک راستہ ملا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کون سا راستہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہمیں چار گھنٹوں بعد یہاں سے نکلنا ہے اور ساندری گھاٹ پر پہنچنا ہے جو یہاں سے ایک گھنٹے کی مسافت پر موجود ہے۔ میری ایک اسمگلر سے بات ہو گئی ہے۔ جس کا کوڈ نام کاکروچ ہے۔ وہ مچھلیوں سے بھری ایک کشتی میں ہمیں خفیہ کیبن میں چھپا کر ساتھ لے جائے گا اور کافرستان کے کسی ایسے گھاٹ پر اتار دے گا جہاں سیکورٹی کا نام ونشان بھی نہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کاکروچ۔ بڑا عجیب سا نام ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسے لوگ ایسے ہی عجیب وغریب نام رکھتے ہیں تاکہ ان کی اصل پہچان چھپی رہے"...... عمران نے کہا۔

"راستے میں کیا اس کی لانچ کی چیکنگ نہیں ہو گی۔ وہ کوسٹ گارڈز اور دوسری ایجنسیاں کیا آسانی سے اس کی لانچ کافرستانی علاقے میں جانے دیں گی"۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"میں نے جس اسمگلر سے بات کی ہے۔ وہ کوسٹ گارڈز کو منتھلی دیتا ہے اس لئے اس کی لانچوں کو سمندر میں آزادی سے ادھر سے ادھر جانے دیا جاتا ہے اور اس کی لانچوں کی چیکنگ بھی نہیں کی جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ پھر تو ہمارے لئے واقعی کافرستان پہنچنا مشکل نہیں ہو گا"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ایسی بھی بات نہیں ہے۔ کوسٹ گارڈز تو اس لانچ کو چیک نہیں کریں گے لیکن کافرستانی ایجنسی سپیشل سروس اور خاص طور پر شاگل عرف پاگل کے ساتھی ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں اور انہوں نے کافرستان کے تمام داخلی راستوں کی پکٹنگ کر رکھی ہے اور ان تمام علاقوں کی سخت چیکنگ کی جا رہی ہے جہاں سے انہیں ہمارے کافرستان داخل ہونے کا معمولی سا بھی شبہ ہے۔ شاگل اور سپیشل سروس کے افراد کو اس بات کی خبر مل چکی ہے کہ ہم سری لانکا پہنچے ہوئے ہیں اور سری لانکا سے ہی کافرستان میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ بات تمہیں کیسے معلوم ہوئی ہے"...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میری ناٹران سے بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے شاگل اور سپیشل سروس کے بارے میں تفصیلات بتائی ہیں۔ وہ ان پر گہری

نظر رکھے ہوئے ہے۔ رہائش گاہ کو جن افراد نے گھیرا ہوا تھا وہ سپیشل سروس کے ہی آدمی تھے جو خفیہ طور پر یہاں ہماری سرکوبی کے لئے پہنچے تھے۔ تمہیں مطلع کرنے اور گیس فائر کرنے سے پہلے میں نے ان کا ایک آدمی اٹھا لیا تھا اور پھر اس رہائش گاہ کے تہہ خانے میں جا کر میں نے اس سے پوچھ گچھ کی تھی۔ اسی نے مجھے بتایا کہ اس کا تعلق سپیشل سروس سے ہے جس کی سربراہ مادام رادھا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ تہہ خانے میں اب اس آدمی کی لاش ہی پڑی ہوگی''...... صفدر نے کہا۔

''کیا کرتا۔ اگر اسے زندہ چھوڑ دیتا تو میری زندگی خطرے میں آ جاتی''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا شاگل اور مادام رادھا کے ساتھی سمندر میں بھی چیکنگ کر رہے ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ کوسٹ گارڈز کے ساتھ ان کی بھی لانچیں سرحدی علاقوں کی نگرانی پر مامور ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تب تو ہمارا سمندری سفر خطرناک ہو سکتا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''خطرناک تو ہے لیکن ہمارے پاس اس کے علاوہ دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے۔ ہم کسی بھی راستے سے جائیں ہمارے لئے ہر راستہ خطرے سے بھرا ہوا ہے۔ اسمگلر جس کا نام راجو ہے اس کے

کہنے کے مطابق اس کی لانچ میں جو خفیہ کیبن ہے اسے تلاش کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کیبن کی دیواروں میں لگی ہوئی لکڑیوں پر ایسا کوٹڈ پینٹ کیا گیا ہے جس سے کوئی شعاع نہیں گزر سکتی۔ اگر اس لانچ کو کسی سائنسی آلے سے بھی چیک کیا گیا تو کسی کو نہ وہ کیبن دکھائی دے گا اور نہ ہم اس لئے امید کی جا سکتی ہے کہ ہم اس لانچ میں زندہ سلامت کافرستان پہنچ جائیں''...... عمران نے کہا۔

''اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے عمران صاحب۔ آپ ہمیشہ دور تک کی سوچتے ہیں اور آپ نے یقیناً سوچ رکھا ہوگا کہ خطرے کی صورت میں کیا کرنا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اتنا بڑا خطرہ یہاں موجود ہے میں اس سے بچنے کی کوشش نہیں کر سکتا تو بھلا دوسرے کسی خطرے کا مقابلہ کرنے کی مجھ میں کیسے ہمت آ سکتی ہے''...... عمران نے سہمی ہوئی نظروں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب عمران کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو وہ سب چونک پڑے۔

''یہاں کون آ گیا''...... عمران کے منہ سے نکلا۔

''تم نے کسی کو بلایا تھا یہاں''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ رہائش گاہ مجھے خالی ملی تھی۔ میں نے سوچا جب تک

ہم گھاٹ پر نہیں جاتے اس خالی عمارت پر قبضہ کر کے اسی میں وقت گزارا جائے''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''تو پھر یہ کال بیل کس نے بجائی ہے''...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کسی دشمن کا ہی کام ہو سکتا ہے''...... عمران نے لاپرواہی سے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''تمہارا مطلب ہے کہ یہ سپیشل سروس کے آدمی ہو سکتے ہیں۔ تو کیا ان میں سے کوئی بے ہوش ہونے سے بچ گیا تھا یا اس سروس نے یہاں مزید کمک بھیجی ہے''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''تمہاری دوسری بات درست ہو سکتی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن پھر وہ اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر کال بیل بج اٹھی۔

''میں چھت پر جا کر دیکھتا ہوں کہ کون ہے''...... تنویر نے کہا۔

''چھت پر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ دروازے پر جا کر دیکھ لو۔ ویسے اگر یہ دشمن ہوتے تو اس طرح بیل نہ بجاتے ڈائریکٹ دروازہ توڑ کر یا دیواریں کود کر اندر آ جاتے یا پھر وہی سب کچھ کرتے جو میں نے کیا تھا کہ یہاں بے ہوشی کی گیس پھیلا کر ہمیں بے ہوش کر دیتے اور پھر ہمیں لاشوں کی طرح اٹھا کر لے جاتے

اور اس کے بعد کیا کرتے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے''۔ عمران نے کہا۔

''آپ جس قدر مطمئن ہیں اس سے تو یہی لگ رہا ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ بیل کس نے بجائی ہے اور دروازے پر کون موجود ہے''...... کیپٹن شکیل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں دیکھتا ہوں جا کر۔ اگر کوئی دشمن ہوا تو وہ آسانی سے اندر نہیں آ سکے گا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مادام رادھا اپنے آفس میں بیٹھی معمول کا کام کر رہی تھی کہ اس کے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام رادھا نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... مادام رادھا نے رسیور کان سے لگا کر انتہائی کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

''سروش ورما بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیوں کال کیا ہے''...... مادام رادھا نے اسی انداز میں کہا۔

''مادام۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ایک رپورٹ ملی ہے''...... دوسری طرف سے سروش ورما نے جواب دیا تو مادام رادھا بے اختیار اچھل پڑی۔

''کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بولو''...... مادام رادھا نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہ سری لانکا کے شہر تارگو کی ایک نئی زیر تعمیر کالونی کی ایک رہائش گاہ میں موجود ہیں''...... سروش ورما نے جواب دیا تو مادام رادھا کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''تمہیں کیسے پتہ چلا ہے کہ وہ لوگ سری لانکا میں موجود ہیں''۔ مادام رادھا نے پوچھا۔

''ہمارا ایک گروپ بارما اور سری لانکا میں بھی موجود ہے مادام۔ اس گروپ کو انڈر ورلڈ گروپ کہا جاتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کہا جا رہا تھا کہ وہ ڈائریکٹ کافرستان آنے کی بجائے بارما یا پھر سری لانکا کی سرحدیں استعمال کریں گے۔

اس لئے میں نے ایک ایک گروپ بارما اور سری لانکا روانہ کر دیا تھا جہاں ہم نے سرحدی علاقوں کے تمام ہوٹلوں، کرائے پر رہائش گاہ دینے والوں اور ان تمام جگہوں پر اپنے آدمی پہنچا دیئے تھے جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے پہنچنے کی امید کی جا سکتی تھی۔ وارٹوم کے ایک علاقے کے کونسلر کو ہم نے اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا جو دوسرے تمام پراپرٹی ڈیلرز کا صدر تھا اور اس علاقے میں جتنی بھی پراپرٹی فروخت یا کرائے پر دی جاتی تھی اس کا ریکارڈ کونسلر کو مہیا کیا جاتا تھا۔ اس کی اجازت کے بغیر نہ تو کوئی اپنی پراپرٹی فروخت کرنے کا مجاز ہے اور نہ کرائے پر دینے کا۔ تارگو قریبی گھاٹ کے پاس ایک نئی کالونی زیر تعمیر ہے جہاں زیادہ تر

رہائش گاہیں کرائے پر ہی دی جاتی ہیں اور یہ رہائش گاہیں زیادہ تر سیاح ہی حاصل کرتے ہیں جو گھاٹ اور ارد گرد کے علاقوں کی سیر و تفریح سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس علاقے کی رپورٹ ہر صورت میں روزانہ کی بنیاد پر مقامی کونسلر کو دی جاتی ہیں۔ آج اس علاقے کی دو رہائش گاہوں کے بارے میں کونسلر کے آفس میں رپورٹس آئی تھیں جن کے مطابق ایک رہائش گاہ ایک نوجوان نے حاصل کی تھی جس نے اپنا تعلق ایکریمیا سے ظاہر کیا تھا۔ وہ سیاح کی حیثیت سے ہی یہاں آیا ہے اور اس نے اپنا نام مائیکل بتایا تھا۔

دوسری رہائش گاہ ایک نوجوان جوڑے نے حاصل کی تھی جس کا تعلق لبنان سے ہے۔ میرے آدمیوں کو جیسے ہی ان دونوں کے بارے میں معلومات ملیں وہ فوراً اس علاقے میں پہنچ گئے اور انہوں نے مشینی اور سائنسی آلات سے ان رہائش گاہوں کو چیک کیا۔ لبنانی جوڑا تو شکوک و شبہات سے بالا تر تھا لیکن مائیکل نامی جس آدمی نے رہائش گاہ کرائے پر حاصل کی تھی جب اس کی چیکنگ کی گئی تو میرے آدمی چونک پڑے کہ وہ اس رہائش گاہ میں اکیلا نہیں تھا۔ اس کے ساتھ دو عورتیں اور سات افراد اور بھی موجود تھے۔ ان کی کل تعداد مائیکل سمیت دس ہے مادام۔ میرے ساتھیوں نے ان کی چیکنگ کے لئے وائی تھری ریز کا استعمال کیا تو ایک اور حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ وہ سب کے سب میک اپ میں تھے۔ گو

کہ ہم ان کے اصل چہرے تو نہ دیکھ سکے تھے لیکن اس رہائش گاہ میں دس افراد کا ہونا اور سب کا میک اپ میں ہونا ہمارے چونکنے کا سبب بنا اور پھر ہم نے ان پر نظر رکھنی شروع کر دی۔ جب ہم نے کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے پرانے ڈیٹا سے ان کے قد کاٹھ اور ان کے چلنے پھرنے اور بات کرنے کے انداز کی چیکنگ کی تو یہ ثابت ہو گیا کہ یہ سب عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں جو سری لانکا کے راستے کافرستان داخل ہونے کے لئے وہاں پہنچے ہوئے ہیں''...... دوسری طرف سے سروش ورما نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے''...... مادام رادھا نے پوچھا۔

میرا گروپ وہاں پہنچ گیا ہے مادام اور انہوں نے اس رہائش گاہ کا گھیراؤ کر لیا ہے۔ اب آپ کے حکم کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ آپ حکم دیں انہیں رہائش گاہ سمیت بموں اور میزائلوں سے اُڑا دیا جائے یا پھر انہیں زندہ گرفتار کر کے آپ کے سامنے لایا جائے''...... سروش ورما نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ انہیں ابھی ہلاک نہ کرو۔ اگر ہم انہیں زندہ گرفتار کر سکتے ہو تو زیادہ بہتر ہو گا۔ میں ان سب کو اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار کر پرائم منسٹر اور خاص طور پر سیکرٹ سروس کے چیف شاگل پر اپنی برتری ثابت کرنا چاہتی ہوں۔ اس لئے جیسے بھی ممکن ہو سکے

انہیں زندہ گرفتار کرو''...... مادام رادھا نے کہا۔

''لیکن مادام زندہ گرفتار کرنے کی صورت میں ہمیں انہیں سری لانکا سے کافرستان لانا ہوگا''...... سروش ورما نے کہا۔

''تو کیا اس میں کوئی پرابلم ہے۔ کیا تم انہیں سری لانکا سے یہاں نہیں لا سکتے''...... مادام رادھا نے چونک کر کہا۔

''نو مادام۔ ہمارے لئے انہیں سری لانکا سے کافرستان لانا مشکل نہیں ہے۔ ہم نے یہاں ہر طرح کے گٹھ جوڑ کر رکھے ہیں۔ ہم آسانی سے انہیں کافرستان اسمگل کر سکتے ہیں لیکن......'' سروش ورما کہتے کہتے رک گیا۔

''لیکن۔ لیکن کیا۔ یہ تم بولتے بولتے رک کیوں گئے ہو نانسنس۔ پوری بات نہیں کر سکتے''...... مادام رادھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری مادام۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا تھا کہ ہم نے انہیں ہر حال میں کافرستان پہنچنے سے روکنا تھا۔ آپ نے حکم دیا تھا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی بھی حال میں کافرستان کی حدود میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ اب اگر ہم انہیں گرفتار کر کے کافرستان لاتے ہیں تو یہ موقع ہم انہیں خود ہی دیں گے کہ وہ کافرستان پہنچ جائیں''...... سروش ورما نے سہمے سہمے سے لہجے میں کہا۔

''وہ خود اپنی مرضی اور اپنی کوششوں سے کافرستان داخل نہیں ہو

رہے نانسنس۔ تم انہیں گرفتار کر کے اور بے ہوشی کی حالت میں کافرستان لاؤ گے۔ انہیں سیدھے ڈبل پوائنٹ پر لے جانا۔ وہاں پہنچ کر مجھے اطلاع کرنا تو میں خود وہاں آ جاؤں گی اور آتے ہی انہیں بے ہوشی کی حالت میں ہلاک کر دوں گی۔ ہمارا مقصد عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت سے ہے۔ میں شاگل کی طرح احمق نہیں ہوں کہ پہلے ان سے پوچھ گچھ میں وقت ضائع کروں اور انہیں بچ نکلنے کا کوئی بھی موقع فراہم کروں۔ سمجھے تم۔ نانسنس''۔ مادام رادھا نے چیختے ہوئے کہا۔

''اگر ہمارا مقصد انہیں ہلاک کرنے کا ہے تو یہ کام یہاں بھی کیا جا سکتا ہے مادام۔ ہم انہیں ہلاک کر دیتے ہیں اور ان کی لاشیں ڈبل پوائنٹ پر لے آتے ہیں''...... سروش ورما نے ایک بار پھر ڈرے ڈرے سے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں ایسا کرنے سے سکون ملتا ہے تو پھر ایسا ہی کر لو۔ انہیں ہلاک کرو اور پھر ان کی لاشیں لے کر ڈبل پوائنٹ پر آ جاؤ۔ جب ان کی لاشیں آ جائیں گی تو میں پرائم منسٹر اور خاص طور پر کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو سپیشل دعوت دوں گی کہ وہ اپنی آنکھوں سے آ کر دیکھ لے کہ ہم نے عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے''...... مادام رادھا نے آخر کار سروش ورما کی بات مانتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو مادام۔ ریئلی تھینک یو۔ آپ نے ان کی ہلاکت کی

اجازت دے کر بے حد عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب میں فوری طور پر ان کی ہلاکت کا حکم دیتا ہوں اور پھر شام تک عمران سمیت اس کے تمام ساتھیوں کی لاشیں ڈبل پوائنٹ پر پہنچ جائیں گی۔ ڈبل پوائنٹ پر لاکر میں ان سب کے چہروں پر موجود میک اپ بھی واش کرا لوں گا۔ تب آپ پرائم منسٹر اور چیف شاگل کو بلا کر ان کے اصل چہرے دکھا دیں اس سے یقیناً آپ کی عزت اور وقار میں اضافہ ہوگا“...... سروش ورما نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے مادام رادھا نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی اجازت دے کر اس کے دل کی خواہش پوری کر دی ہو۔
مادام رادھا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”اب میں چیف شاگل کو بتاؤں گی کہ اس کی سیکرٹ سروس سے کہیں زیادہ سپیشل سروس ذہین اور طاقتور ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا اعزاز بھی اسی کے حصے میں آیا ہے۔ ان کی ہلاکت کے بعد میری اور میری سپیشل سروس کی حیثیت کافرستان سیکرٹ سروس سمیت تمام ایجنسیوں سے بڑھ جائے گی اور پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ بھی میری صلاحیتوں کی تعریف کریں گے“۔ مادام رادھا نے بے حد مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے یقین تھا کہ سروش ورما کا سری لانکا میں موجود گروپ یقینی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے گا اور شام تک عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ڈبل پوائنٹ پر پہنچ جائیں گی جہاں سروش ورما

ان لاشوں کے چہروں پر سے میک اپ صاف کر دے گا اور پھر وہ پرائم منسٹر اور چیف شاگل کو ان کی لاشیں دکھا دے گی۔ یہ سوچ کر اس نے اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکایا اور آنکھیں موند لیں جیسے وہ آنکھیں بند کر کے یہ تصور کرنے کی کوشش کر رہی ہو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر چیف شاگل کی کیا حالت ہو رہی ہو۔ کچھ دیر تک وہ اسی حالت میں بیٹھی رہی اور پھر روٹین کے کاموں میں مصروف ہوگئی۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون سیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“...... مادام رادھا نے رسیور کان سے لگا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

”سروش ورما بول رہا ہوں مادام“...... دوسری طرف سے سروش ورما کی آواز سنائی دی تو مادام رادھا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ اس بار سروش ورما کی آواز میں وہ جوش اور خوشی کا عنصر نہ تھا جو پہلے تھا۔

”اوہ تم۔ تم نے تو کہا تھا کہ شام کو کال کرو گے پھر اتنی جلدی۔ اور یہ تمہارا لہجہ کیوں بدلا ہوا ہے۔ کیا ہوا“...... مادام رادھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بیڈ نیوز ہے مادام“...... دوسری طرف سے سروش ورما نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا تو مادام رادھا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ

لئے۔

"تو وہ تمہارے سری لانکا کے گروپ کو ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... مادام رادھا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ان کا کوئی ساتھی رہائش گاہ سے باہر تھا۔ میرے ساتھی ابھی رہائش گاہ میں ریڈ کرنے کی تیاری کر رہے تھے کہ اچانک ہر طرف تیز اور انتہائی ناگوار بو پھیل گئی جس کے باعث گروپ کے تمام افراد بے ہوش ہو گئے تھے اور جب انہیں ہوش آیا تو ان میں سے ایک آدمی مسنگ تھا لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور فوراً اس رہائش گاہ پر ریڈ کر دیا لیکن عمارت خالی تھی۔ ان کی بے ہوشی کے دوران عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے نکل چکے تھے"...... دوسری طرف سے سروش ورما نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو مادام رادھا کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا۔

"ہونہہ۔ جو کام میں کرانا چاہتی تھی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کر دیا۔ میں انہیں زندہ گرفتار کرانا چاہتی تھی جس کے لئے میں تمہیں یہی ہدایات دینا چاہتی تھی کہ رہائش گاہ میں داخل ہونے سے پہلے تمہارا گروپ عمارت میں بے ہوشی کی گیس پھیلا دے تاکہ وہ سب بے ہوش ہو جائیں اور انہیں وہاں سے نکلنے کا موقع نہ ملے لیکن تم انہیں ہلاک کرنے کے درپے تھے۔ اب دیکھ لیا اپنی من مانی کا انجام۔ نانسنس"...... مادام رادھا نے غصے سے چیختے

ہوئے کہا۔

"سوری مادام۔ رئیلی ویری سوری"...... سروش ورما نے انتہائی شکستہ سے لہجے میں کہا۔

"مجھے سوری اور ایکسکیوز نہیں چاہئے سروش ورما۔ تم جانتے ہو کہ مجھے معذرت کرنے اور خاص طور پر سوری کہنے والے لوگ انتہائی ناپسند ہیں۔ میرا بس نہیں چلتا ورنہ ایسے تمام لوگوں کو گولی سے اُڑا دوں جو اپنی نااہلی اور حماقت سے کام بگاڑ دیتے ہیں اور پھر معذرت کر کے اپنی نااہلی اور حماقت کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں"...... مادام رادھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ لیکن آپ فکر نہ کریں۔ میں نے اپنے آدمیوں کو پورے ساحل پر پھیلا دیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی یقینی طور پر سمندری راستے سے ہی کافرستان میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ ہماری ساحل اور سمندر میں موجود تمام لانچوں اور موٹر بوٹس پر نظر ہے۔

میں اپنا ایک اور گروپ بھیج رہا ہوں جو سمندر کے ذریعے کافرستان آنے والی ان تمام موٹر بوٹس اور لانچوں پر نظر رکھے گا جو قانونی اور غیر قانونی طور پر کافرستان جانے کی کوشش کریں گی۔ اس بار تو وہ ہمارے ہاتھوں سے بچ نکلے ہیں لیکن اگلی بار پہلا اٹیک ہمارا ہی ہو گا اور ہمارا یہ اٹیک ان کی زندگیوں کے لئے آخری اٹیک ثابت ہو گا۔ وہ اس بار ہر صورت مارے جائیں

گے“...... سروش ورما نے ایک بار پھر جوش میں آتے ہوئے کہا۔

”مجھے تم سے بے حد امیدیں ہیں سروش ورما۔ میں نے تمہاری ذہانت اور تمہاری کارکردگی کی بنیاد پر خاص طور پر تمہیں اپنا نمبر ٹو بنایا ہے اور اگر میرا نمبر ٹو ہی مجھے ناکامی کی خبریں سنائے گا تو پھر میں دوسرے گروپس سے کیا امید رکھ سکتی ہوں۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے تمہیں فری ہینڈ دیا ہوا ہے۔ کوشش کرو کہ انہیں زندہ گرفتار کر سکو لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو میرے سامنے ان کی لاشیں لے کر آؤ۔ سمجھے تم“...... مادام رادھا نے تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جلد ہی آپ کے اس حکم پر عمل ہو گا اور میں آپ کے اعتماد پر ہر ممکن طریقے سے پورا اترنے کی کوشش کروں گا۔ آپ بس مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں۔ بہت جلد عمران اور اس کے ساتھی یا تو زندہ یا پھر ان کی لاشیں آپ کے قدموں میں ہوں گی۔ یہ میرا سروش ورما کا آپ سے وعدہ ہے“...... دوسری طرف سے سروش ورما نے کہا۔

”اوکے۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنا وعدہ ضرور پورا کرو گے۔ گڈ لک“...... مادام رادھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”دیکھتی ہو سروش ورما اپنا وعدہ ہر صورت میں پورا کرتا ہے۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ جلد ہی

عمران اور اس کے ساتھی بے ہوشی کی حالت میں یا پھر مردہ حالت میں میرے قدموں میں ہوں گے۔ یہ اعزاز صرف اور صرف سپیشل سروس حاصل کرے گی“...... مادام رادھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر تک وہ سوچتی رہی پھر اس نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گئی جیسے وہ وقتی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ذہن سے جھٹک کر اپنے آپ کو نارمل کرنا چاہتی ہو کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سروش ورما کے ساتھیوں کو ڈاج دے کر نکل جانے کی وجہ سے وہ خاصی اپ سیٹ ہو گئی تھی۔

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا جیسے وہ شدت سے فون کی گھنٹی بجنے کا منتظر ہو۔

''یس''...... شاگل نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''آر ڈی بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے سری لانکا کے فارن ایجنٹ آر ڈی کی آواز سنائی دی۔

''یس آر ڈی۔ میں تمہاری ہی کال کا منتظر تھا۔ بولو کیا معلوم ہوا ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں''...... شاگل نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''سوری باس۔ کام پورا کرنے میں تھوڑا وقت لگ گیا تھا اس لئے آپ کو جلد کال نہ کر سکا''...... دوسری طرف سے آر ڈی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فضول باتیں مت کرو۔ نانسنس۔ مجھے ایسی باتوں سے سخت نفرت ہے۔ کام کی بات کرو اور بتاؤ کیا ہوا ہے عمران اس کے

ساتھیوں کا کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں''...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ پتہ چل گیا ہے۔ سری لانکا میں صرف عمران نہیں بلکہ اس کے سارے ساتھی بھی موجود ہیں''...... دوسری طرف سے آر ڈی نے جواب دیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا عمران اپنے ساتھیوں سمیت سری لانکا میں موجود ہے''...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ وہ سب ایک ایک کر کے اور میک اپ میں یہاں پہنچے ہیں''...... آر ڈی نے کہا۔

''میں نے آپ کا حکم ملتے ہی کہ عمران سری لانکا میں موجود ہے انڈر ورلڈ پر نظر رکھنی شروع کر دی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ اگر عمران سری لانکا کے راستے کافرستان داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو اس کے لئے وہ یقیناً انڈر ورلڈ کے کسی آدمی سے رابطہ کرے گا۔ وہ کسی ایسے اسمگلر سے ملے گا جو اسے لانچ یا موٹر بوٹ کے ذریعے خفیہ طور پر سری لانکا سے کافرستان پہنچا سکے۔ میری محنت رنگ لائی اور مجھے ایک آدمی کے بارے میں پتہ چلا جو سری لانکا سے انسانی اسمگلنگ کرتا ہے اور اس نے کوسٹ گارڈز سمیت بہت سے اعلیٰ حکام کو اپنی مٹھی میں لے رکھا ہے۔ وہ انہیں ہر ماہ باقاعدگی سے معاوضہ دیتا ہے اور ان کی ہر ضرورت بھی پوری کرتا ہے۔ اس آدمی

کا نام کاکروچ ہے۔ سری لانکا میں کاکروچ ہی ایسا آدمی ہے جو
دوست اور دشمن کی تمیز نہیں جانتا۔ اسے صرف دولت سے مطلب
ہوتا ہے اور وہ دولت کے حصول کے لئے عسکریت پسند افراد کو بھی
بھاری اور تباہ کن اسلحے سمیت ایک ملک سے دوسرے ملک میں
منتقل کر دیتا ہے۔ میں نے فوری طور پر کاکروچ کے بارے میں
معلومات حاصل کیں اور پھر اس کا محاصرہ کرنا شروع کر دیا۔ میں
نے ذاتی طور پر ایک بگ ڈیل کے سلسلے میں کاکروچ کے نمبر ٹو
سانگا سے بات کی اور پھر موقع ملتے ہی میں نے اسے ٹھکانے لگایا
اور اس کی جگہ میک اپ کر کے خود کاکروچ کا نمبر ٹو سانگا بن گیا۔
کاکروچ کے سارے کام سانگا کے ہی سپرد تھے۔ کاکروچ صرف
حکم دیتا تھا اور اس کے سارے کام سانگا ہی کرتا تھا۔ اس سانگا کا
میک اپ کرنے کے بعد مجھے آسانی سے کاکروچ تک پہنچنے کا موقع
مل گیا اور پھر میں نے اس کی آج اور آئندہ دنوں میں ہونے والی
ہر ڈیل کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں۔ جن کے مطابق
آج اور آئندہ چند دنوں میں اس کی لانچوں اور موٹر بوٹس میں
زیادہ تر منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ کی جاتی ہے لیکن ایک لانچ
جس کا کوڈ نام بلیک سی ہے اس میں دس غیر ملکیوں کو ساندری
گھاٹ سے اٹھا کر کافرستان پہنچانا ہے۔ میں نے ان دس افراد
کے بارے میں کاکروچ سے معلوم کرنے کی بہت کوشش کی لیکن
اس نے کہا کہ وہ ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ان دس افراد

جن میں دو عورتیں اور آٹھ مرد شامل ہیں کو سری لانکا سے کافرستان
منتقل کرنے کے لئے اسے بھاری معاوضہ ملا ہے اور اس کے لئے
وہ معاوضہ ہی سب کچھ ہے۔ مجھے شک ہوا کہ یہ یقیناً عمران اور
اس کے ساتھی ہی ہوں گے جو اس طرح سری لانکا سے کافرستان
پہنچنا چاہتے ہیں۔ ابھی میں ان افراد کے بارے میں معلومات
حاصل کر ہی رہا تھا کہ مجھے میرے ایک آدمی نے فون پر رپورٹ
دی کہ سپیشل سروس کے ایک گروپ نے ایک رہائشی علاقے وارٹوم
میں ایک رہائش گاہ کو گھیر رکھا ہے۔ میرے آدمی نے بتایا کہ اس
گروپ میں اس کا ایک ساتھی بھی موجود ہے جس کی اطلاع کے
مطابق جس رہائش گاہ کو انہوں نے گھیر رکھا تھا اس میں پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے افراد اور ان کا لیڈر علی عمران موجود ہے۔ میں
اس اطلاع پر چونک پڑا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں اپنا گروپ لے کر
فوری طور پر اس رہائش گاہ تک جاؤں اور سپیشل سروس کے افراد کی
بجائے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خود شکار کروں اور میں نے
ایسا ہی کیا۔ میں اپنا ایک مسلح گروپ لے کر وہاں پہنچ گیا لیکن
وہاں جا کر مجھے پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سپیشل
سروس کے افراد کو بے ہوش کرنے والی گیس سے بے ہوش کیا ہے
اور وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے ارد گرد
کے تمام علاقوں کی سرچنگ شروع کر دی ہے لیکن تاحال ان کا پتہ
نہیں چل سکا ہے کہ وہ کہاں روپوش ہو گئے ہیں لیکن میرے پاس

Downloaded From http://paksociety.com

سب سے بڑی ٹپ موجود ہے کہ عمران اور اس کے سارے ساتھی آج رات ساندری گھاٹ سے بلیک سی نامی لانچ کے ذریعے کافرستان روانہ ہونے والے ہیں اس لئے میں نے اپنی ساری توجہ اس لانچ پر مبذول کر دی ہے۔ میں نے بلیک سی کے کریو میں اپنے آدمیوں کو شامل کر دیا ہے اور ان تمام سمندری راستوں کی پکٹنگ کر دی ہے جہاں سے یہ لانچ کافرستان جانے کے لئے روانہ ہوگی۔ اب عمران اور اس کے ساتھی میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکیں گے۔ وہ جیسے ہی لانچ پر پہنچیں گے میرے آدمی انہیں فوراً اپنی گرفت میں لے لیں گے اور پھر میرے ہاتھوں انہیں مرنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا''...... دوسری طرف سے آر ڈی نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔ اس کی یہ طویل تفصیل سن کر شاگل کو اس پر غصہ تو بہت آ رہا تھا لیکن چونکہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا معاملہ تھا اس لئے وہ خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے ایک بار بھی آر ڈی کو ٹوکنے کی کوشش نہ کی تھی۔

''بس ختم ہوگئی تمہاری تقریر۔ نانسنس''...... شاگل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''س س۔ سوری چیف۔ میں آپ کو مکمل تفصیل بتا رہا تھا اس لئے میری بات تھوڑی لمبی ہوگئی تھی''...... شاگل کی غراہٹ سن کر دوسری طرف سے آر ڈی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تمہاری عادت ہے کہ تم ایک بار بات شروع کرتے ہو تو

مسلسل بولتے ہی چلے جاتے ہو۔ رکنے اور سانس لینے کا نام ہی نہیں لیتے۔ نانسنس''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

''سوری چیف۔ رئیلی سوری''...... آر ڈی نے کہا۔

''بہرحال۔ تم نے جو کام کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ میری معلومات کے مطابق عمران اکیلا سری لانکا پہنچا تھا اور تم بتا رہے ہو کہ وہ پوری ٹیم کے ساتھ وہاں موجود ہے اور وہ سب جلد ہی تمہاری گرفت میں آنے والے ہیں یہ سن کر واقعی مجھے خوشی ہوئی ہے۔ ویل ڈن''...... شاگل نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''شکریہ چیف۔ آپ کی تعریف میرے لئے سند ہے''۔ آر ڈی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ وہ کب بلیک سی میں پہنچیں گے''۔ شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ کاکروچ کے کہنے کے مطابق بلیک سی نے رات دو بجے یہاں سے روانہ ہونا ہے۔ انہیں ایک سے ڈیڑھ بجے تک ساندری گھاٹ پہنچنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ اس لئے وہ یقیناً ایک سے ڈیڑھ بجے تک وہاں پہنچ جائیں گے''...... آر ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم ایک کام کرو''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم''...... آر ڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تمہارے پاس ایس ٹی ون ٹریکر مشین موجود ہے''۔ شاگل

نے پوچھا۔

"ایس ٹی ون ٹریکر مشین۔ وہ مشین جس سے کسی ٹارگٹ کو ٹریک کیا جاتا ہے"...... آر ڈی نے پوچھا۔

"ہاں۔ نانسنس۔ میں اسی ٹریکر کی بات کر رہا ہوں"...... شاگل نے غرا کر کہا۔

"یس۔ یس چیف۔ موجود ہے"...... آر ڈی نے شاگل کی ایک بار پھر غصیلی آواز سن کر جلدی سے کہا۔

"تو اس مشین کو لے جا کر فوراً بلیک سی لانچ میں آن کر کے کہیں چھپا دو۔ اس لانچ میں تمہارا ایک بھی آدمی موجود نہیں ہونا چاہئے۔ سمجھے تم"...... شاگل نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں چیف"...... آر ڈی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اگر تم میں سمجھ ہوتی تو تم میری جگہ چیف نہ ہوتے۔ نانسنس۔ جیسا کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو اور جیسے بھی ممکن ہو ٹریکر ڈیوائس اس لانچ میں پہنچا دو۔ سمجھ گئے تم"...... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ سمجھ گیا"...... دوسری طرف سے آر ڈی نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد الجھا ہوا تھا جیسے وہ سمجھ نہ پا رہا ہو کہ آخر شاگل کرنا کیا چاہتا ہے۔

"جب ڈیوائس لگ جائے تو اس کا ٹریکنگ کوڈ مجھے بتا دینا اور یاد رہے۔ اس لانچ میں تمہارا ایک بھی آدمی نہیں ہونا چاہئے البتہ تم ساندری گھاٹ اور اس لانچ کی مکمل نگرانی کرو گے۔ جب عمران اور اس کے ساتھی لانچ میں سوار ہو جائیں تو اس کے بارے میں مجھے بھی بتاؤ گے"...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

"یس چیف۔ میں آپ کو مطلع کر دوں گا"...... آر ڈی نے کہا تو شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ایک بار عمران اور اس کے ساتھی اس لانچ میں سوار ہو جائیں تو پھر میں ان کے خلاف خود کارروائی کروں گا۔ میں انہیں لانچ سمیت سمندر میں غرق کر دوں گا۔ وہ اس بار کسی بھی حال میں کافرستان کی زمین پر قدم نہ رکھ سکیں گے"...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ دو گھنٹوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"آر ڈی بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے آر ڈی کی آواز سنائی دی۔

"بولو۔ ٹریکنگ ڈیوائس تم نے بلیک سی لانچ میں پہنچائی ہے یا نہیں"...... شاگل نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں نے ڈیوائس لانچ میں پہنچا دی ہے اور اسے آن کر کے انجن روم میں ایک خفیہ جگہ چھپا بھی دیا ہے۔ اسے کوئی آسانی سے تلاش نہیں کر سکے گا"...... دوسری طرف سے آر ڈی

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کا ٹریکنگ کوڈ بتاؤ''...... شاگل نے کہا تو آر ڈی نے اسے ایک کوڈ بتا دیا۔ شاگل نے اسے نوٹ پیڈ پر تحریر کر لیا۔

''اب تم اور تمہارے آدمی صرف اس بات کی نگرانی کریں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی لانچ میں کب سوار ہوتے ہیں''۔ شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... آر ڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایک بات اور۔ تم اپنے پاس ڈی ایس ہنڈرڈ کیمرے بھی تیار رکھو۔ میں چاہتا ہوں جب عمران اور اس کے ساتھی لانچ میں آئیں تو تم خفیہ طور پر ان کی تصویریں اتار لینا۔ ڈی ایس ہنڈرڈ جدید ترین کیمرہ ہے جو میک کے پیچھے چھپے ہوئے اصل چہرے کی تصویر اتار سکتا ہے۔ اس کیمرے کی آنکھ سے دنیا کا جدید سے جدید ترین میک اپ بھی زیرو ہو جاتا ہے چاہے وہ میک اپ سپیشل میک اپ ہو یا خودساختہ''...... شاگل نے کہا۔

''میں نے پہلے ہی اس کیمرے کا بندوبست کر رکھا ہے چیف۔ میں نے بھی یہی سوچا تھا کہ میں اس کیمرے سے ان سب کی تصویریں اتار کر آپ کو بھجواؤں گا تا کہ یہ ڈاؤٹ نہ رہے کہ یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا کوئی اور ہیں''...... آر ڈی نے کہا۔

''ویل ڈن۔ یہ تمہاری ذہانت ہے آر ڈی جو تم میری طرح

سوچ رکھتے ہو۔ تمہاری یہ پازیٹو سوچ ایک دن تمہیں بہت آگے لے جائے گی۔ ویل ڈن''...... شاگل نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ وہ بہت کم کسی کی تعریف کرتا تھا لیکن جو بات اسے اچھی لگتی تھی وہ اس کی تعریف کیے بغیر نہیں رہتا تھا۔

''تھینک یو چیف''...... آر ڈی نے کہا اور شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے نوٹ پیڈ پر لکھا ہوا آر ڈی کا بتایا ہوا کوڈ چیک کیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا اور پھر اس نے رسیور کان سے لگا لیا۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں''۔ شاگل نے انتہائی سرد اور کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ حکم سر''...... شاگل کا نام سن کر دوسری طرف سے آپریٹر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''انٹرنیشنل کوسٹ گارڈز مانیٹرنگ سیل کے کمانڈر انچارج کا نمبر دو''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

''یس۔ یس سر۔ ابھی دیتی ہوں نمبر ہولڈ آن پلیز''...... دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور میں چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی۔

’’نمبر نوٹ کریں سر‘‘...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ شاگل نے نمبر نوٹ کیا اور پھر اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

’’انٹرنیشنل کوسٹ گارڈز مانیٹرنگ سیل‘‘...... رابطہ ملتے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں‘‘۔ شاگل نے اپنے لہجے میں اور زیادہ کرختگی اور سختی لاتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ لیس سر۔ حکم سر‘‘...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’تمہارا کمانڈر انچارج کون ہے‘‘...... شاگل نے پوچھا۔

’’کوسٹ گارڈز کمانڈر میجر جنرل مان سنگھ ہے جناب‘‘۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

’’بات کراؤ اس سے‘‘...... شاگل نے سخت لہجے میں کہا۔

’’لیس سر۔ ہولڈ آن کریں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’لیں۔ میجر جنرل مان سنگھ بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک کھردری سی آواز سنائی دی۔

’’چیف شاگل بول رہا ہوں‘‘...... شاگل نے کہا۔

’’لیس سر۔ حکم سر‘‘...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

’’میں فوری طور پر ایک اہم معاملے کے سلسلے میں بات کرنے کے لئے آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ میرے ہیڈ کوارٹر تشریف لا سکتے ہیں‘‘۔ شاگل نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

’’لیس سر۔ کیوں نہیں۔ آپ حکم کریں میں ابھی پہنچ جاتا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے کمانڈر کوسٹ گارڈز نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ آپ آ جائیں لیکن نہیں رکیں۔ مجھے آپ سے کام ہے اس لئے میں آپ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ رہا ہوں‘‘...... شاگل نے کچھ سوچ کر کہا۔

’’جیسے آپ کی مرضی جناب‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹے تک اپنے پرسنل ہیلی کاپٹر پر آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا‘‘...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

’’کمانڈر کوسٹ گارڈز کی مجھے ضرورت ہے۔ مجھے اس سے مل کر ہی پلاننگ طے کرنی ہو گی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان داخل نہ ہو سکیں‘‘...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور میز کے پیچھے سے نکل کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی ثبت ہو کر رہ گئی تھی جیسے وہ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو حتمی طور پر ہلاک کرنے کا فیصلہ کر چکا ہو اور اس بار وہ بغیر ان سے کچھ پوچھ گچھ کئے انہیں ختم کر دینا چاہتا ہو۔

تنویر دروازے کے پاس جا کر رک گیا۔

"کون ہے"...... تنویر نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"میں ہوں جناب"...... باہر سے ایک بچے کی آواز سنائی دی تو تنویر کے تنے ہوئے اعصاب یکلخت ڈھیلے پڑ گئے۔ اس نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے گیٹ کا دروازہ کھول دیا۔ باہر چودہ پندرہ سال کے دو بچے کھڑے تھے جن میں سے ایک کے ہاتھ میں کرکٹ کا بیٹ تھا اور دوسرا خالی ہاتھ تھا۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم آپ کی عقبی رہائش گاہ میں رہتے ہیں انکل۔ ہم اپنے گھر کے لان میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔ میرے ساتھی نے زور دار اسٹروک مارا تو گیند آپ کی رہائش گاہ میں آ گئی۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اپنی بال لے لیں"...... ایک لڑکے نے منت بھرے لہجے میں کہا۔ تنویر نے غور سے اس کی طرف دیکھا۔ لڑکے

کے چہرے پر معصومیت تھی۔

"ٹھیک ہے۔ لے لو آ کر"...... تنویر نے کہا تو وہ لڑکے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ آئے۔ تنویر نے انہیں راستہ دیا تو وہ اندر آ گئے اور تیزی سے کوٹھی کے عقبی طرف موجود لان کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ تنویر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ اسے خیال آیا تو وہ دوبارہ دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے باہر جھانک کر دیکھا اور دروازے سے باہر آ گیا۔ سڑک خالی تھی۔ وہاں دور نزدیک کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ ابھی تنویر ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ دونوں لڑکے رہائش گاہ سے باہر آ گئے۔

"ہمیں بال مل گئی ہے انکل۔ شکریہ"...... ان لڑکوں نے کہا تو تنویر نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ تنویر انہیں دیکھتا رہا وہ کوٹھی کی عقبی گلی کی طرف دوڑ گئے۔ تنویر کچھ دیر وہیں کھڑا رہا اور پھر وہ واپس مڑا اور اندر آ گیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ رہائشی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کون تھا باہر"...... اسے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر جولیا نے پوچھا۔ باقی سب کی بھی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

"عقبی رہائش گاہ سے دو بچے آئے تھے۔ ان کا بال عقبی لان میں آ گیا تھا۔ وہ لینے آئے تھے"...... تنویر نے جواب دیا تو ان کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایتُ اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیمُ الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ، حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ، سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی،

جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

"کیا تم نے انہیں بال لا کر دیا تھا"...... عمران نے جو غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا، پوچھا۔

"نہیں۔ وہ دونوں خود ہی لان میں گئے تھے اور بال لے کر جلد ہی لوٹ آئے تھے"...... تنویر نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ دونوں لڑکے گیند ہی لینے کے لئے آئے تھے"...... عمران نے کہا تو تنویر کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی چونک پڑے۔

"ہاں۔ جب وہ واپس آئے تھے تو میں نے ان کے ہاتھ میں گیند دیکھا تھا۔ وہ گیند کے لئے ہی یہاں آئے تھے"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"جب وہ آئے تھے تو کیا تم نے ان کی تلاشی لی تھی کہ گیند ان کے پاس نہیں تھا"...... عمران نے کہا تو تنویر کے چہرے پر غصہ لہرانے لگا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کیا میں اتنا احمق ہوں کہ ان بچوں پر شک کرتا اور ان کی تلاشی لیتا کہ وہ واقعی یہاں گیند لینے آئے ہیں یا کوئی اور کارروائی کرنے۔ وہ چھوٹے بچے تھے۔ دشمن نہیں جو یہاں گیند لینے کے بہانے بم لگانے آئے ہوں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ضروری نہیں ہے کہ وہ یہاں بم لگانے آئے ہوں۔ وہ کچھ اور بھی تو کر سکتے تھے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا۔ کیا کر سکتے تھے وہ۔ بولو۔ جواب دو مجھے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"واقعی عمران صاحب۔ آپ بچوں پر کب سے شک کرنا شروع ہو گئے۔ تنویر کہہ رہا ہے کہ وہ چھوٹے بچے تھے اور ان کا بال لان میں آ گیا تھا وہ آئے اور گیند لے کر چلے گئے۔ آپ تو ایسے شک کر رہے ہیں جیسے ان بچوں کے روپ میں دشمن آئے ہوں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دودھ کا جلا چائے بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"چائے نہیں چھاچھ"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"میں چھاچھ سے زیادہ چائے پیتا ہوں اس لئے اس مثال کو میں نے اپنے ڈھب میں بول دیا"...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"آپ کے ذہن میں آخر کیا آیا ہے جو آپ ان بچوں پر شک کر رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ رہائش گاہ خالی پڑی ہوئی تھی۔ بچے پچھلی رہائش گاہ سے آئے تھے۔ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رہائش گاہ میں کوئی موجود ہے جو انہوں نے کال بیل بجائی۔ اس سے پہلے بھی تو ان کے بال یہاں آ کر گرتے ہوں گے جس کے لئے وہ دیوار پھاند کر بھی

یہاں آ سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کوئی اندر آیا ہو تو ان میں سے کسی نے ہمیں دیکھ لیا ہو اس لئے اس بار دیوار پھاند کر اندر آنے کی بجائے وہ سیدھے گیٹ پر آ گئے ہوں''...... صالحہ نے کہا۔

''ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن ہم دیار غیر میں ہیں اور یہ دیار غیر بھی ہمارے لئے کسی مقتل گاہ سے کم نہیں ہے اس لئے ہمیں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ ہماری ذرا سی غلطی اور چھوٹی سی بھول ہم سب کو مرحومین بنا سکتی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''میرے خیال میں عمران صاحب کے ذہن میں ان بچوں کی وجہ سے یہ خیال ہے کہ بچوں نے ہمیں یہاں دیکھ لیا ہے اور وہ کنفرم کرنے آئے تھے کہ ہم سب کہاں موجود ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ رہائشی حصے کی طرف نہیں آئے تھے۔ سیدھے لان کی طرف گئے تھے اور گیند لے کر فوراً ہی واپس آ گئے تھے۔ اگر انہوں نے ہمیں چیک کرنا ہوتا تو وہ رہائشی حصے کی طرف آتے''۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''لان میں جا کر وہ گیند حاصل کرنے کے بہانے دشمنوں کے لئے عقبی طرف موجود دروازہ بھی تو کھول سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''دروازہ۔ کیا مطلب۔ کیسا دروازہ''...... تنویر نے چونک کر کہا اور پھر وہ یکلخت چونک پڑا۔

''اوہ اوہ۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ بچوں نے لان میں جا کر کسی کے کہنے پر عقبی دروازہ کھول دیا ہو جو اس طرف سے بند ہو''۔ تنویر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''اب بات آئی ہے تمہاری عقل شریف میں۔ ویسے تمہاری عقل اگر شریف ہوتی تو تم شکل وصورت سے بھی شریف ہی دکھائی دیتے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ کیا میں شریف نہیں ہوں''...... تنویر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ کسی سے بھی پوچھ لو تم شریف نہیں ہو''...... عمران نے کہا تو تنویر کے چہرے پر غصہ لہرانے لگا۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ اگر میں شریف نہیں ہوں تو کیا ہوں۔ کیا میں غنڈہ ہوں بدمعاش ہوں یا لوفر ہوں''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ میں نے تمہیں ایسے خطابات سے کب نوازا ہے اگر تم خود کو ایسا سمجھتے ہو تو پھر اس میں میرا کیا قصور''...... عمران نے فوراً کہا۔

''تو پھر کیوں کہا کہ میں شریف نہیں ہوں''...... تنویر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”اس بات پر تو میں اب بھی قائم ہوں۔ نہ تم شریف ہو نہ صفدر، نہ کیپٹن شکیل اور نہ کوئی اور یہاں تک کہ یہ بات میں جولیا اور صالحہ کے لئے بھی کہہ سکتا ہوں کہ ان دونوں میں سے بھی کوئی شریف نہیں ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب کے چہرے بگڑ گئے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ تنویر کے ساتھ اب تم ہم سب کو بھی رگید رہے ہو۔ اگر ہم شریف نہیں ہیں تو کون ہیں۔ کیا ساری شرافت تم میں ہی موجود ہے“...... جولیا نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں بھی شریف نہیں ہوں اور دور دور تک میرا کسی شریف نام کے آدمی سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو وہ سب حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگے۔

”میں سمجھ گیا عمران صاحب کیوں کہہ رہے ہیں کہ ہم میں سے کوئی شریف نہیں ہے“...... اچانک کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”کیا مطلب۔ اس کے پیچھے بھی اس کا کوئی مقصد ہے جو تم فوراً سمجھ گئے ہو کہ ہم میں سے کوئی شریف نہیں ہے“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ عمران صاحب کی مسکراہٹ بتا رہی ہے کہ یہ تنویر اور ہم سب کو محض چڑانے کے لئے کہہ رہے ہیں کیونکہ نہ تنویر کا نام

شریف ہے اور نہ ہم میں سے کسی کا“...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو پہلے تو وہ حیرت سے اس کی طرف دیکھتے رہے پھر جیسے ہی انہیں اس کی بات سمجھ میں آئی وہ سب ہنس پڑے۔

”خدا کی پناہ ہے عمران صاحب۔ آپ باتوں کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں“...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”یہ صرف باتیں بنانا ہی جانتا ہے بس“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”شکر کرو باتیں ہی بناتا ہوں اگر کسی دن میں نے تمہیں بنا دیا تو تم کیا بنو گے یہ سب جانتے ہیں“...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ عمران کے کہنے کا مطلب واضح تھا کہ وہ تنویر کو احمق بنانے کی بات کر رہا ہے۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک انہیں کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ سب یکلخت خاموش ہو گئے۔

”یہ کیسی آواز ہے“...... تنویر نے چونک کر کہا۔

”تمہاری حماقت کا نتیجہ“...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے اسی لمحے کمرے کا دروازہ زور دار دھماکے سے کھلا اور چار مشین گن بردار اچھل کر اندر آ گئے۔ ان سب کو دیکھ کر وہ سب بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”خبردار۔ کوئی اپنی جگہ سے ہلا تو بھون دیا جائے گا“...... آگے آنے والے ایک آدمی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور وہ سب

ان مسلح افراد کو دیکھ کر ساکت رہ گئے۔ چار مشین گن برداروں کے پیچھے مزید چھ مشین گن بردار اندر داخل ہوئے اور وہ تیزی سے ان کے گرد پھیلتے چلے گئے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہیں آپ اور اس طرح یہاں کیوں آئے ہیں"...... جولیا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"اپنا منہ بند رکھو لڑکی ورنہ گولی مار دوں گا"...... اسی آدمی نے چیختے ہوئے کہا جس نے انہیں خبردار کیا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ سب خالی ہاتھ تھے۔ دس مسلح افراد ان کے سروں پر کھڑے تھے لیکن عمران کے چہرے پر اطمینان تھا۔ وہ اب بھی اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"تو تم سب رہائش گاہ کے عقبی دروازے سے اندر آئے ہو"۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ان دو لڑکوں کو ہم نے ہی اس طرف بھیجا تھا تاکہ وہ گیند لینے کے بہانے اس طرف سے بند دروازہ کھول دیں اور انہوں نے ایسا ہی کیا"...... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران طنزیہ نظروں سے تنویر کی طرف دیکھنے لگا۔ تنویر کے چہرے پر اب شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ اس نے پیچھے جا کر چیکنگ نہ کی تھی۔ اگر وہ عقبی دروازہ چیک کر لیتا تو ان مسلح افراد کو اس طرح آسانی سے یہاں آنے کا موقع نہ مل سکتا تھا۔

"لیکن تم ہو کون اور یہاں کیوں آئے ہو۔ تم نے تو ہم پر ایسے گنیں تان رکھی ہیں جیسے ہم اس ملک کے شہری نہ ہوں بلکہ دشمن ملک کے ایجنٹ ہوں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہمارے ساتھ چکر چلانے کی کوشش نہ کرو عمران۔ ہم نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو پہچان لیا ہے"...... اس آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ واقعی"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس آدمی کی بات سن کر ذرا بھی حیرت نہ ہوئی ہو۔

"ہاں۔ ان لڑکوں نے یہاں آ کر ایک تو ہمارے لئے عقبی دروازے کھولا تھا اور دوسرا یہاں ایک ڈیوائس چھوڑ گئے تھے جس سے ہم نے تم سب کو چیک بھی کیا تھا اور تمہاری باتیں بھی سنی تھیں۔ جب ہم کنفرم ہو گئے کہ تم سب وہی لوگ ہو جن کی ہمیں تلاش ہے تو ہم فوراً اندر آ گئے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اگر تمہیں اتنا ہی یقین تھا کہ ہم یہاں موجود ہیں تو پھر تم نے ان دو معصوم لڑکوں کو قربانی کا بکرا کیوں بنایا۔ تم گیٹ کے راستے یا پھر دیواریں پھاند کر بھی تو اندر آ سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔ وہ اس آدمی سے اس انداز میں باتیں کر رہا تھا جیسے وہ اس کا دشمن نہ بلکہ دوست ہو۔

"ہم کنفرم کر رہے تھے۔ تم ہمارے ساتھیوں کو گیس سے بے ہوش کر آئے تھے۔ ہوش میں آتے ہی ہم نے اردگرد کا محاصرہ کیا

اور ہر گھر سے پوچھ گچھ کرنے لگے۔ جب ہم عقبی گھر میں پہنچے تو
وہاں کچھ بچے کرکٹ کھیل رہے تھے۔ ان سے جب ہم نے پوچھا
تو ان میں سے ایک بچے نے بتایا کہ وہ تھوڑی دیر پہلے اپنا گیند
لینے اس رہائش گاہ میں آیا تھا۔ چونکہ یہ رہائش گاہ خالی رہتی ہے
اس لئے اس کے پھاٹک کا چھوٹا گیٹ کھلا رہتا ہے۔ بچہ اس وقت
رہائش گاہ کے عقبی حصے میں ہی تھا جب تم باری باری اس رہائش گاہ
میں داخل ہوئے تھے۔ وہ ڈر گیا اور پھر جب تم رہائشی حصے میں
چلے گئے تو وہ باہر نکل گیا۔ ہمارے پوچھنے پر جب اس نے تمہاری
تعداد بتائی تو ہمیں یقین ہو گیا کہ تم وہی ہو۔ ہم نے ان بچوں کو
سمجھایا اور انہیں ایک ڈیوائس دے کر یہاں بھیج دیا۔ ہم تمہیں اس
ڈیوائس سے مانیٹر کرنا چاہتے تھے اور یہ چیک کرنا چاہتے تھے کہ
تمہارے پاس کس قدر خوفناک اسلحہ موجود ہے۔ لیکن یہ دیکھ کر ہمیں
حیرت ہوئی کہ سوائے تمہارے کسی کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے۔
تمہارے پاس ایک مشین پسٹل ہے جو تم نے اپنے کوٹ کی دائیں
جیب میں رکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ہم تمہاری باتیں سن کر کنفرم
کرنا چاہتے تھے کہ تم ہمارے مطلوبہ دشمن ہو یا نہیں اور پھر جب ہم
نے تمہاری باتیں سنیں تو تم سب ایک دوسرے کے اصل نام لے
رہے تھے۔ عمران کا نام بھی لیا گیا تھا اس لئے اب شک کی کوئی
گنجائش نہیں رہی کہ تم وہی ہو۔ اس لئے ہم خاموشی سے عقبی راستے
سے اندر آ گئے۔ اگر ہم دیواریں پھاند کر اندر آتے تو تم ہمارے

کودنے کی دھمک سن کر چونک پڑتے اور تم یہاں سے بھی فرار
ہونے کی کوشش کرتے جبکہ ہم اس بار تمہیں فرار ہونے کا کوئی موقع
نہیں دینا چاہتے تھے۔ سمجھے تم“...... اس آدمی نے پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھی سمجھ گئے کہ یہ وہی لوگ
ہیں جنہوں نے ان کی پہلی رہائش گاہ کو گھیر رکھا تھا اور عمران نے
انہیں باہر ہی گیس کیپسول فائر کر کے بے ہوش کر دیا تھا۔ وہ ہوش
میں آتے ہی ہر طرف پھیل گئے تھے اور انہوں نے وقت ضائع
کئے بغیر ان کی سرچنگ کرنی شروع کر دی تھی جس کے نتیجے میں
انہیں ان کی یہاں موجودگی کا علم ہو گیا تھا اور وہ باقاعدہ پلاننگ
سے یہاں پہنچ گئے تھے۔

”گڈ شو۔ تفصیل بتانے کا شکریہ۔ کیا میں تمہارا نام پوچھ سکتا
ہوں“...... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”کیوں۔ میرا نام پوچھ کر کیا کرو گے تم“...... اس آدمی نے
غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”نام اچھا لگا تو تمہارے نام سے اپنا نام بدل لوں گا“۔ عمران
نے کہا۔

”شٹ اپ۔ اپنی بکواس بند کرو“...... اس آدمی نے کہا۔

”اگر میں شٹ اپ ہو گیا تو تم سے مذاق رات کیسے ہوں
گے“۔ عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں خاموش ہونے والا تھا۔

”مذاق رات نہیں۔ مذاکرات“...... اس آدمی نے منہ بنا کر

کہا۔

”جو بھی ہے۔ بہرحال اب بتاؤ۔ کیا ارادے ہیں مسٹر بے نام“...... عمران نے کہا۔

”ہمیں تم سب کو ہلاک کرنے کے احکامات ملے ہیں اور ہم اس پر عمل کریں گے“...... اس آدمی نے جواب دیا۔

”تو پھر بحث کیوں کر رہے ہو۔ شروع ہو جاؤ“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو اس کے ساتھیوں کے ساتھ ان کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے کیونکہ عمران کے چہرے پر کوئی خوف یا پریشانی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ لوگ انہیں ہلاک کرنے نہیں بلکہ واقعی ان سے مذاکرات کرنے کے لئے آئے ہوں۔

”کیا مطلب۔ کیا تمہیں موت سے ڈر نہیں لگتا“...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”موت کا ایک دن معین ہے۔ آج میرا تو کل تمہارا بھی ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب ہوا اس بات کا“...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مطلب صاف ہے۔ تم آج مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرو گے تو کل یا پرسوں یا پھر اس کے بعد آخر ایک دن تم سب کو بھی مرنا ہی ہے۔ اب یہ ہماری اور تمہاری قسمت ہے کہ کس کے

حصے میں کیسی موت آتی ہے۔ کچھ لوگ عزت کی موت مارے جاتے ہیں اور ان کا نام رہتی دنیا تک زندہ رہتا ہے اور کچھ لوگ بھونکنے والے ایک ناپاک جانور کی موت مرتے ہیں جن کی موت کا ماتم کرنے والا بھی کوئی نہیں ہوتا“...... عمران نے کہا۔

”تم ضرورت سے زیادہ ہی بک بک کرنے کے عادی معلوم ہوتے ہو“...... اس آدمی نے کہا۔

”بک بک سے مجھے یاد آیا وہ تمہاری مادام بک بک کیسی ہے جس کے حکم پر تم ہمیں بے موت مارنا چاہتے ہو“...... عمران نے کہا تو وہ چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کس مادام کی بات کر رہے ہو اور تم ہمارے بارے میں کیا جانتے ہو“...... اس آدمی نے چونکتے ہوئے کہا۔

”میں باقی سب کو تو نہیں جانتا لیکن تم کون ہو کس کے غلام ہو اور کہاں سے آئے ہو یہ سب میں بتا سکتا ہوں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا بتا سکتے ہو۔ بولو۔ کون ہوں میں اور کس کے کہنے پر یہاں آیا ہوں“...... اس آدمی نے چونکتے ہوئے کہا۔

”تمہارا تعلق کافرستانی ایجنسی سپیشل سروس سے ہے جس کی سربراہ مادام رادھا ہے۔ تم سری لانکا میں فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہو اور تم نے یہاں باقاعدہ سپیشل سروس کا سیکشن بنا رکھا ہے جسے تم انڈر ورلڈ گروپ کہتے ہو۔ کافرستان سے تمہیں مادام

رادھا کا نمبر تو سروش ورما کنٹرول کرتا ہے اور تم اس کے احکامات کے پابند ہو۔ اب کہو تو میں تمہارا نام بھی بتا دیتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی اسے غصے اور کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''بتاؤ میرا نام''...... اس نے کہا۔

''راول سوبھاش''...... عمران نے کہا تو وہ آدمی تلملا کر رہ گیا۔

''تمہاری ان باتوں نے میرے تمام شک وشبہات ختم کر دیئے ہیں کہ تم عمران نہیں کوئی اور ہو اور یہ سب تمہارے ساتھی ہیں جن کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''۔ اس آدمی نے کہا جس کا نام راول سوبھاش تھا۔

''تم نے ڈیوائس سے ہماری باتیں سن لی ہیں اور تمہیں ہمارے نام معلوم ہو گئے ہیں تو پھر ہم انکار کیوں کریں کہ ہم وہ نہیں ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا اطمینان اور تمہارا انداز بتا رہا ہے جیسے تم ہماری موجودگی سے خائف نہیں ہو اور تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ہم تمہیں یہاں سے زندہ گرفتار کر کے لے جائیں گے تاکہ تمہیں کسی مرحلے پر موقع مل سکے اور تم فرار ہو جاؤ یا پھر شاید تمہیں یہاں کسی مدد کے پہنچنے کا انتظار ہے۔ اگر ایسا ہے تو بھول جاؤ عمران کہ تم یہاں سے زندہ جا سکتے ہو۔ ہمیں تم سب کو ہلاک کرنے کا آرڈر دیا گیا ہے اور اب بس تم سے جتنی باتیں ہونی تھیں ہو گئیں۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو

جاؤ''...... راول سوبھاش نے غراتے ہوئے کہا۔

''تیار ہونے کے لئے ہمیں تھوڑا وقت دو۔ ہم سب سوٹ بوٹ پہن لیتے ہیں اور یہ خواتین نیا لباس پہن کر میک اپ کر لیتی ہیں''۔ عمران نے اسی طرح سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ۔ جیسے ہی میں فائر کہوں ان پر ایک ساتھ فائرنگ کر کے انہیں گولیوں سے چھلنی کر دینا''...... راول سوبھاش نے پہلے عمران سے اور پھر چیخ کر اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ۔ ہمیں گولیاں مارنے سے پہلے ایک بات بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''کون سی بات''...... راول سوبھاش نے چونک کر کہا۔

''تمہارے گروپ میں کتنے آدمی ہیں جو یہاں تمہارے ساتھ موجود ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''سب کے سب یہاں موجود ہیں اور تمہارے سامنے ہیں۔ کیوں تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو''...... راول سوبھاش نے چونک کر کہا۔

''ایسے ہی۔ ہاں تو ساتھیو! تیار ہو۔ ہم بھی دس ہیں اور ہمارے دشمنوں کی تعداد بھی دس ہی ہے۔ کیا خیال ہے ان کی ڈینٹنگ پینٹنگ کے ساتھ ساتھ ان کی حجامت نہ کر دی جائے''...... عمران نے پہلے راول سوبھاش سے اور پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... راول سوبھاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس بات کا مطلب پوچھ رہے ہو۔ ڈینٹنگ پینٹنگ کا یا پھر حجامت کروانے کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تت۔ تم ضرور کچھ کرنا چاہتے ہو۔ اس سے پہلے کہ تمہیں کوئی موقع ملے۔ میں تب سب کو ختم کر دوں گا"...... راول سوبھاش نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پہلے تم اپنی کوشش کر لو پھر میں اور میرے ساتھی مل کر تم سب کی حجامت کریں گے"...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو راول سوبھاش کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"فائر"...... راول سوبھاش نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے یکلخت ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن جس کا رخ عمران کی طرف تھا ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی ٹریگر دبا دیئے۔

مادام رادھا اپنے آفس میں بیٹھی ایک فائل کا مطالعہ کر رہی تھی کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام رادھا نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر اس نے فائل بند کی اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام رادھا نے رسیور کان سے لگا کر مخصوص سرد اور کرخت لہجے میں کہا۔

"سروش ورما بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے سروش ورما کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بے حد جوش بھرا تھا جیسے اسے قارون کا خزانہ مل گیا ہو اور وہ اس کے بارے میں مادام رادھا کو بتانا چاہتا ہو۔

"کافی خوش لگ رہے ہو کیا ہوا کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چل گیا ہے کہ وہ کہاں ہیں"...... مادام رادھا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ نہ صرف پتہ چل گیا ہے بلکہ راول سوبھاش نے ایک بہت بڑا اور ناقابل یقین کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... دوسری طرف سے سروش ورما نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کارنامہ۔ کیا مطلب۔ کیسا کارنامہ"...... مادام رادھا نے چونک کر کہا۔

"راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کو سری لانکا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا علم ہوا تھا مادام اور انہوں نے اس رہائش گاہ کا محاصرہ کیا تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ یہ بات میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہائش گاہ کو گھیرا تھا اور ریڈ کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے کہ انہیں گیس کیپسول فائر کر کے بے ہوش کر دیا اور اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں سے نکل جانے کا موقع مل گیا۔ راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کو جب ہوش آیا تو انہوں نے وہ رہائش گاہ چیک کی لیکن وہ خالی تھی جس پر راول سوبھاش نے اپنے تمام افراد کو اس علاقے میں پھیلا دیا تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش شروع کر دی تھی"...... سروش ورما نے کہا۔

"ہاں پھر"...... مادام رادھا نے کہا۔

"وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرتے ہوئے علاقے کے دوسرے حصے میں پہنچ گئے۔ راول سوبھاش کو ایک رہائش گاہ میں چند بچے کرکٹ کھیلتے ہوئے ملے۔ ان سے پوچھنے پر راول

سوبھاش کو پتہ چلا کہ اس رہائش گاہ کے عقب میں ایک خالی رہائش گاہ ہے جس میں ایک بچے نے دس افراد کو جن میں دو عورتیں اور آٹھ مرد تھے داخل ہوتے دیکھا تھا۔ وہ بچہ ڈر کر وہاں سے نکل گیا تھا۔ راول سوبھاش ان افراد کی تعداد کا سن کر چونک پڑا۔ اس نے فوراً دو لڑکوں کو ایک چھوٹا سا آلہ دیا کہ وہ اس رہائش گاہ میں گیند لینے کا بہانہ بنا کر جائیں اور اس آلے کو رہائشی حصے کے قریب کہیں بھی چھپا دیں۔ لڑکے پہلے ہچکچائے لیکن پھر وہ راول سوبھاش کا کام کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ انہوں نے آلہ اس رہائش گاہ میں چھپا دیا۔ آلے کی مدد سے راول سوبھاش ان افراد کو مانیٹر کرنا چاہتا تھا اور ان کی باتیں سننے کے ساتھ ساتھ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ ان افراد کے پاس اسلحہ موجود ہے یا نہیں۔ اسے آلے کے ذریعے ایک آدمی کے پاس مشین پسٹل ہونے کا علم ہوا جبکہ باقی سب غیر مسلح تھے۔ راول سوبھاش نے لڑکوں سے کہہ کر اس عمارت کا عقبی دروازہ بھی کھلوا لیا تھا اور پھر جب راول سوبھاش نے ان کی باتیں سنیں تو وہ پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے تھے اور ایک دوسرے کا نام لے رہے تھے جن میں عمران کا نام بھی شامل تھا۔ راول سوبھاش اپنے مسلح آدمیوں کے ساتھ رہائش گاہ کے عقبی راستے سے اندر داخل ہوا اور فوراً اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں وہ دس افراد موجود تھے۔ راول سوبھاش کو چونکہ یقین ہو گیا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں اس لئے اس نے ان میں سے کسی کو سنبھلنے کا موقع نہ دیا

اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیا“۔ سروش ورما نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو اس کے آخری الفاظ سن کر مادام رادھا یکلخت اچھل پڑی۔

”چھلنی کر دیا۔ تمہارا مطلب ہے راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے“...... مادام رادھا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں نے یہی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے“...... سروش ورما نے جواب دیا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر آسانی سے راول سوبھاش کے ہاتھوں کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے“...... مادام رادھا نے اسی طرح نہایت حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ راول سوبھاش نے خود مجھے کال کیا تھا اور اس نے ساری سچوئیشن بتائی تھی۔ راول سوبھاش کے پاس میک اپ واشر لوشن تھا۔ اس نے ان لاشوں پر میک اپ واشر لوشن لگا کر جب ان کے چہرے صاف کئے تو ان سب کے چہروں پر سے میک اپ واش ہو گیا اور ان کے اصل چہرے سامنے آ گئے اور وہ سب راول سوبھاش کے ہاتھوں اس لئے آسانی سے ہٹ ہو گئے ہیں کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ

دیا تھا اور کمرے میں داخل ہوتے ہی ان پر بے تحاشہ فائر کھول دیا تھا۔ ان میں سے عمران کے پاس مشین پسٹل تھا جسے راول سوبھاش نے اسے نکالنے کا موقع ہی نہ دیا تھا۔ اگر وہ مسلح ہوتے اور انہیں راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کے رہائش گاہ میں داخل ہونے کا علم ہو جاتا تو واقعی ان کی ہلاکت مشکل تھی لیکن راول سوبھاش، عمران کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ موت کو بھی جل دے جانے والا انسان ہے اس لئے اس نے ان کے سنبھلنے سے پہلے ہی انہیں ہلاک کر دیا تھا“۔ سروش ورما نے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کے باوجود مجھے اس بات کا یقین نہیں آ رہا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر آسانی سے ہلاک ہو گئے ہیں بہرحال راول سوبھاش کے بارے میں مجھے معلوم ہے۔ وہ ہمارا وفادار ساتھی ہے اور وہ جھوٹ نہیں بولتا“...... مادام رادھا نے کہا۔

”یس مادام۔ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ اسی لئے میں نے اس کی رپورٹ پر یقین کر کے آپ کو کال کیا ہے“...... سروش ورما نے جواب دیا۔

”اب کہاں ہے راول سوبھاش“...... مادام رادھا نے پوچھا۔

”وہ ان لاشوں کے ساتھ اسی رہائش گاہ میں موجود ہے مادام“...... سروش ورما نے کہا۔

”ایسا کرو تم خود سری لانکا جاؤ اور جا کر راول سوبھاش سے ملو۔ تم اپنے ساتھ ماسٹر میک اپ واشر بھی لے جانا اور اس سے ایک

بار پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے میک اپ واش کرنا۔ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کسی اور کے چہروں پر ڈبل میک اپ کیا ہو تا کہ ہم یہی سمجھیں کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ وہ ہمیں ڈاج دے کر وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اوہ لیس مادام۔ ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے کوئی بعید نہیں وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ میں ابھی تیز رفتار ہیلی کاپٹر سے سری لانکا روانہ ہو جاتا ہوں۔ جب تک میں خود عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہ دیکھ لوں گا اس وقت تک مجھے بھی اس بات پر یقین نہیں آئے گا کہ وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کا ڈبل میک اپ بھی چیک کیا جانا بے حد ضروری ہے''...... سروش ورما نے کہا۔

''تو جاؤ۔ فوراً جاؤ اور جا کر انہیں چیک کرو اور پھر مجھے وہیں سے سپیشل نمبر پر کال کر لینا''...... مادام رادھا نے کہا۔

''لیس مادام۔ میں چیکنگ کرنے کے بعد آپ کو تین سے چار گھنٹوں بعد ہی کال کر سکوں گا''...... سروش ورما نے کہا۔

''کوئی پرواہ نہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خبر تصدیق شدہ اور حتمی ہو تو اس کے لئے میں دس گھنٹے بھی انتظار کر سکتی ہوں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''او کے مادام''...... سروش ورما نے کہا تو مادام رادھا نے رسیور

کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ درست ہے کہ راول سوبھاش جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں ہے۔ اگر اس نے اطلاع دی ہے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر اچانک ریڈ کیا تھا اور انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا تو اس کی بات غلط نہیں ہو سکتی لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس آسانی سے ہلاک ہو جائیں یہ بات مجھے کچھ ہضم نہیں ہو رہی ہے''...... مادام رادھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ کچھ سوچتی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔

''کرشن بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ایم آر بول رہی ہوں۔ سپر کال کر سکتے ہو مجھے''...... مادام رادھا نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ لیس مادام۔ میں کرتا ہوں کال''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو مادام رادھا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ میز پر پڑے نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام رادھا نے ہاتھ بڑھا کر فوراً رسیور اٹھا لیا۔

''مادام رادھا بول رہی ہوں''...... مادام رادھا نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”کرشن بول رہا ہوں مادام“...... دوسری طرف سے کرشن کی آواز سنائی دی۔

”کرشن تم چیف شاگل کے ریڈیو کنٹرول روم کے انچارج ہو۔ پریذیڈنٹ آف کافرستان کے حکم سے تمام ایجنسیوں کے ہیڈ کوارٹرز میں سپیشل ریڈیو کنٹرول سسٹم قائم کیا گیا ہے تاکہ ہیڈ کوارٹر سے کی جانے والی کالز کو نہ صرف ریکارڈ کیا جائے بلکہ اسے محفوظ بھی رکھا جائے۔ چاہے ہیڈ کوارٹر سے کال کرنے والا کوئی عام آدمی ہو یا چیف شاگل“...... مادام رادھا نے کہا۔

”یس مادام۔ میرے پاس تمام افراد کا کال ریکارڈ موجود ہے اور ان کی ریکارڈنگ بھی چاہے وہ کسی بھی فون، سیل فون یا پھر ٹرانسمیٹر سے کی جائے“...... کرشن نے جواب دیا۔

”تم میرے خاص آدمی ہو۔ میں نے ہی تمہیں انتہائی رازداری سے یہاں ایڈجسٹ کرایا ہے“...... مادام رادھا نے کہا۔

”یس مادام۔ میں آپ کا وفادار ہوں“...... کرشن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”لیکن ابھی تک تم نے مجھے اپنی وفاداری کا کوئی ثبوت نہیں دیا جبکہ میں نے تمہیں خصوصی طور پر ہدایات دی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے کافرستان میں داخل ہونے یا اس سے متعلق کوئی بھی خبر چیف شاگل کو ملے تو تم مجھے فوراً اس سے مطلع کرو گے“...... مادام رادھا نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ میرے پاس آپ کے لئے ایک اہم خبر ہے لیکن میں چونکہ اس پوزیشن میں نہیں تھا کہ آپ کو کال کر کے مطلع کر سکتا اس لئے میں فری ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ میں اپنی رہائش گاہ میں جا کر آپ کو کال کرنے کا سوچ رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ آپ مجھے تھوڑا سا وقت دیں۔ میں ابھی راستے میں ہوں۔ گھر جا کر میں آپ کو کال کرتا ہوں“...... کرشن نے کہا۔

”کتنی دیر میں کرو گے کال“...... مادام رادھا نے کہا۔

”زیادہ سے زیادہ دس منٹ مادام“...... کرشن نے کہا۔

”اوکے۔ میں تمہاری کال کی منتظر ہوں“...... مادام رادھا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”کرشن کے پاس اہم رپورٹ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف شاگل کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی خبر مل چکی ہے کہ وہ سری لانکا میں موجود ہیں“...... مادام رادھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ دس منٹ بعد نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام رادھا نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... مادام رادھا نے سخت لہجے میں کہا۔

”کرشن بول رہا ہوں مادام“...... دوسری طرف سے کرشن کی آواز سنائی دی۔

”یس کرشن۔ بولو۔ کیا ہے تمہارے پاس اہم رپورٹ“۔ مادام رادھا نے کہا تو دوسری طرف سے کرشن نے شاگل کو آر ڈی کی

طرف سے ملنے والی کال کی ساری تفصیل بتا دی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ آر ڈی سے بات کرنے کے بعد شاگل خاص طور پر کوسٹ گارڈز کے کمانڈر سے بات کرنے کے لئے ہیڈ کوارٹر گیا تھا اور ابھی تک لوٹ کر نہ آیا تھا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شاگل، کمانڈر کی مدد سے سمندر میں آنے والی بلیک سی لانچ کو خود نشانہ بنانا چاہتا ہے''۔ کرشن کی ساری باتیں سن کر مادام رادھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ یہاں سے جانے سے پہلے چیف شاگل نے اپنے ہیلی کاپٹر کو ہر قسم کے اسلحے سے لوڈ کرایا تھا۔ میزائل لانچروں میں ریڈ میزائل فکسڈ کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے ہیلی کاپٹر کے نیچے ڈبل بیرل ہیوی مشین گنیں بھی ایڈجسٹ کرائی تھیں جیسے وہ کسی کے خلاف فل ریڈ کرنے جا رہا ہو''...... کرشن نے جواب دیا۔

''او کے۔ شکریہ''...... مادام رادھا نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔

''براس کلب''...... رابطہ ملتے ہی ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''مادام رادھا بول رہی ہوں''...... مادام رادھا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ مادام آپ۔ حکم''...... مادام رادھا کی آواز سن کر دوسری

طرف سے مؤدبانہ اور قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''سی برڈ سے بات کراؤ''...... مادام رادھا نے اسی لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سی برڈ بول رہا ہوں مادام''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ شاید فون سننے والے نے سی برڈ کو مادام رادھا کے بارے میں بتا دیا تھا۔

''میری بات دھیان سے سنو سی برڈ۔ کافرستان، پاکیشیا کے خلاف ایک بڑی اور خوفناک کارروائی کرنے جا رہا ہے۔ پاکیشیا کے ایک میزائل پلانٹ کو نشانہ بنانے کے لئے کافرستان نے ایک میزائل اسٹیشن قائم کیا ہے جہاں سے بہت جلد چار میزائل فائر کئے جائیں گے تاکہ پاکیشیا کے میزائل پلانٹ کو تباہ کیا جا سکے۔ اس کام میں چونکہ تاخیر ہو رہی ہے اس لئے خدشہ ظاہر کیا جا رہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ان کے لئے کام کرنے والے فری لانسر علی عمران کو اگر اس بات کی بھنک مل گئی کہ کافرستان نے پاکیشیا کے نئے میزائل پلانٹ کو تباہ کرنے کے لئے ایک طاقتور اور خوفناک میزائل اسٹیشن تیار کیا ہے تو وہ فوراً حرکت میں آ جائیں گے اور ہر ممکن طریقے سے کافرستان پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اس سلسلے میں پرائم منسٹر کی ہدایات پر سپیشل سروس، ریڈ گارڈز کے ساتھ ساتھ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف کو بھی ٹاسک دیا گیا ہے کہ یہ

تینوں ہر ممکن طریقے سے کافرستانی میزائل اسٹیشن کی حفاظت یقینی بنائیں اور عمران اور اس کے ساتھی اگر کسی بھی راستے سے کافرستان میں داخل ہونے کی کوشش کریں تو ان کی کوشش ناکام بنائی جائے اور ان کا ہر صورت میں خاتمہ کر دیا جائے۔ پرائم منسٹر کی ہدایات پر میزائل اسٹیشن کی حفاظت کی ذمہ داری ریڈ گارڈ کو سونپ دی گئی جبکہ سپیشل سروس کو کافرستان میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے کی ذمہ داری دی گئی اور چیف شاگل کو سرحدی علاقوں پر نظر رکھنے کا کہا گیا تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی بھی علاقے سے کافرستان داخل ہونے کا موقع نہ دے۔ میں نے بھی سپیشل سروس کے آدمیوں کو ہر طرف پھیلا دیا ہے اور انہیں ہر ان مقامات پر نظر رکھنے کا حکم دیا ہے جہاں سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان میں داخل ہو سکتے ہوں۔ میرے نمبر ٹو سروش ورما نے ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے چند گروپس سری لانکا اور بارما کے ساتھ ساتھ کافرستان کے دیگر ہمسایہ ممالک میں بھیج دیئے جن کی سرحدیں کافرستان سے ملتی تھیں تاکہ عمران اور اس کے ساتھی ان ممالک سے کافرستان آنے کی کوشش کریں تو انہیں روکا جا سکے۔ سری لانکا میں ایک بڑے گروپ جس کا سربراہ راول سوبھاش ہے نے سری لانکا میں اپنے آدمیوں کا جال پھیلا دیا'' ...... مادام رادھا نے کہا اور پھر اس نے راول سوبھاش کی طرف سے سروش ورما کو ملنے والی معلومات کے بارے میں سی برڈ کو پوری تفصیل بتا

دی۔

''اوہ۔ تو کیا یہ سچ ہے کہ راول سوبھاش نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے'' ...... سی برڈ نے ساری تفصیل سننے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''راول سوبھاش جھوٹ نہیں بولتا لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس طرح آسانی سے ہلاک ہو جائیں یہ بات میرے حلق سے نیچے نہیں اتر رہی ہے'' ...... مادام رادھا نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی یہ بات ہضم نہیں ہو رہی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرح آسانی سے راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارے جا سکتے ہیں۔ اگر ان کا شکار اتنا ہی آسان ہوتا تو وہ اب تک سینکڑوں بار ہلاک ہو چکے ہوتے'' ...... سی برڈ نے کہا۔

''میرا ایک آدمی چیف شاگل کے ریڈیو کنٹرول روم میں بھی کام کرتا ہے۔ اس نے چیف شاگل کی کالز سنی ہیں۔ میں تمہیں ان کے بارے میں بھی تفصیل بتا دیتی ہوں'' ...... مادام رادھا نے کہا اور پھر اس نے کرشن کی چیف شاگل کی بتائی ہوئی ساری باتیں بھی سی برڈ کو بتا دیں۔

''اگر راول سوبھاش سچ کہہ رہا ہے اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے تو پھر چیف شاگل بلیک سی کے خلاف کیا ایکشن لے گا مادام۔ اسے وہاں عمران اور اس کے ساتھی

ملنے سے رہے''...... سی برڈ نے کہا۔

''میری بات دھیان سے سنو۔ عین ممکن ہے کہ راول سوبھاش سچ بول رہا ہو۔ اس نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کے سنبھلنے سے پہلے ان پر بھرپور حملہ کر دیا ہو اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے بچاؤ کا موقع نہ ملا ہو اور وہ واقعی ہلاک ہو گئے ہوں اور اگر ایسا نہیں ہوا ہے تو پھر عمران اور اس کے ساتھی یقیناً بلیک سی لانچ کے ذریعے ہی کافرستان کے لئے روانہ ہوں گے۔ تمہیں کال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سری لانکا اور کافرستانی سمندری حدود میں تمہارا مکمل ہولڈ ہے۔ تمہاری نظروں میں آئے بغیر آبی حیات تو کیا کوئی پرندہ بھی ادھر سے ادھر منتقل نہیں ہو سکتا اس لئے تم فوراً حرکت میں آؤ اور پتہ لگاؤ کہ آیا عمران اور اس کے ساتھی واقعی بلیک سی لانچ کے ذریعے کافرستان پہنچ رہے ہیں یا نہیں اور اگر ایسا ہے تو میں چاہتی ہوں کہ اس سے پہلے کہ چیف شاگل اس بلیک سی لانچ کے خلاف کوئی کارروائی کرے تم بلیک سی لانچ پر قبضہ کر لو اور اس لانچ میں موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ گرفتار کرو اور پھر انہیں بے ہوشی کی حالت میں لے کر میرے پاس پہنچ جاؤ تاکہ میں ان سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر سکوں''...... مادام رادھا نے اصل پوائنٹ پر آتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھ گیا مادام۔ آپ چاہتی ہیں کہ میں اس لانچ کو اپنے کنٹرول میں لے لوں اور اسے کسی اور راستے سے کافرستان

پہنچاؤں تاکہ چیف شاگل اسے سمندر میں ڈھونڈتا رہ جائے اور لانچ میں آنے والے مجرم آپ کی تحویل میں آ جائیں''...... دوسری طرف سے سی برڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں یہی چاہتی ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا اعزاز صرف اور صرف سپیشل سروس کو ملنا چاہئے اور اس کے لئے تم ہی میری مدد کر سکتے ہو''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اس کام کا مجھے کیا انعام ملے گا مادام''...... سی برڈ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ اس بار میں تم سے جو کام لینے جا رہی ہوں اس کا معاوضہ تمہاری سوچ سے بھی زیادہ ہو گا''...... مادام رادھا نے جواب دیا۔

''اگر میں دس لاکھ ڈالرز کی ڈیمانڈ کروں تو''...... دوسری طرف سے سی برڈ نے لالچ بھرے لہجے میں کہا۔

''تو میں تمہیں پچاس لاکھ ڈالرز دینے کا وعدہ کرتی ہوں''۔ مادام رادھا نے کہا۔

''پچاس لاکھ ڈالرز۔ اوہ اوہ۔ کیا آپ سچ کہہ رہی ہیں مادام۔ کیا آپ مجھے اس کام کے واقعی پچاس لاکھ ڈالرز دیں گی''...... سی برڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین ہی نہ آیا ہو کہ اس نے پچاس لاکھ ڈالرز کا سنا ہے۔

''ہاں۔ لیکن سارا معاوضہ کام ہو جانے کے بعد ملے گا اور وہ

بھی اس صورت میں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ حالت میں تم میرے سپرد کرو گے اگر تم ان کی لاشیں لائے تو پھر یہ معاوضہ دس لاکھ ڈالرز ہو گا''...... مادام رادھا نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ آپ فکر نہ کریں مادام۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر صورت میں زندہ حالت میں ہی لا کر آپ کے حوالے کروں گا اس کے لئے چاہے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے لیکن ایسا صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ سب راول سوبھاش کے ہاتھوں ہلاک نہ ہو گئے ہوں''...... سی برڈ نے کہا۔

''اسی لئے میں تمہیں پیشگی نہیں دے رہی کہ ہو سکتا ہے کہ یہ کام واقعی راول سوبھاش نے ہی کر دیا ہو ایسی صورت میں تم کسی بھی معاوضے کے حقدار نہیں بن سکتے''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام۔ اسی لئے میں نے بھی آپ سے ایڈوانس نہیں مانگا ہے ورنہ آپ جانتی ہیں کہ میں آدھا معاوضہ ایڈوانس لیتا ہوں پھر کام کرتا ہوں لیکن آپ نے جو صورتحال بتائی ہے اس میں اس بات کے چانس بہت کم ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی راول سوبھاش کے ہاتھوں نہ مارے گئے ہوں۔ راول سوبھاش بھی سری لانکا کے انتہائی طاقتور گروپ کا سربراہ ہے اور وہ سفاکی اور درندگی میں بھی اپنی مثال آپ ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی واقعی اس کے ہتھے چڑھ گئے ہیں تو پھر یا تو وہ خود عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ختم ہو گئے ہوں گے یا پھر اس نے واقعی عمران اور اس

کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہو گا۔ بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ ہونے کا ففٹی ففٹی چانس ہے اور اگر وہ زندہ ہیں تو پھر انہیں میں ہی پکڑوں گا اور زندہ حالت میں لا کر آپ کے حوالے کر دوں گا اور آپ سے پچاس لاکھ ڈالرز کا معاوضہ وصول کروں گا''...... سی برڈ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کام شروع کر دو اور اپنی ساری فورس عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں لگا دو۔ وہ بلیک سی لانچ میں ہوں یا کہیں اور۔ اگر وہ زندہ ہیں تو انہیں ڈھونڈنا اور زندہ حالت میں گرفتار کر کے میرے پاس لانا اب تمہاری ذمہ داری ہے۔ سمجھ گئے تم''۔ مادام رادھا نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں یہ سارا کام آسانی سے کر لوں گا''...... سی برڈ نے کہا تو مادام رادھا نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''میں نے ہر طرف جال پھیلا دیئے ہیں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو واقعی راول سوبھاش نے ہلاک کر دیا ہے تو سروش ورما ان لاشوں کو چیک کر کے یہاں لے آئے گا اور اگر عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں اور راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نکل گئے ہیں تو پھر سی برڈ اب انہیں تلاش کرے گا اور سی برڈ کی آنکھوں سے بچنا ان کے لئے ناممکن ہو گا۔ چیف شاگل کو اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ یا

مردہ پکڑنے کا اعزاز کسی بھی صورت میں نہیں ملے گا۔ یہ اعزاز صرف اور صرف سپیشل سروس کے لئے ہے اور اسے سپیشل سروس ہی حاصل کرے گی''...... رسیور رکھنے کے بعد مادام رادھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے۔اگر راول سوبھاش نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا تو جیت سپیشل سروس کی ہی ہوئی تھی اور اگر عمران اور اس کے ساتھی ابھی زندہ تھے تو سی برڈ کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندہ گرفتاری کی صورت میں بھی جیت اس کا مقدر بننے والی تھی۔ اس لئے وہ بے حد مطمئن اور مسرور دکھائی دے رہی تھی۔

راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں نے جیسے ہی مشین گنوں کے ٹریگر دبائے ان کی مشین گنیں ٹرچ ٹرچ کر کے رہ گئیں۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ مشین گنیں تو لوڈڈ ہیں پھر یہ فائرنگ کیوں نہیں کر رہی ہیں''...... راول سوبھاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ایک بار پھر مشین گن کا ٹریگر دبایا لیکن اس بار بھی مشین گن سے ٹرچ ٹرچ کی ہی آواز نکلی جیسے وہ ان لوڈ ہو۔ راول سوبھاش کے ساتھ اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں بھی موجود مشین گنوں کا یہی حال تھا۔ وہ ٹریگر دبانے سے صرف ٹرچ ٹرچ کر رہی تھیں۔

''میں نے انہیں فائرنگ کرنے سے روک دیا ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں سمیت جولیا اور اس کے ساتھی بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑے۔

''تم نے روکا ہے۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے''۔ راول سوبھاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جیسے جادوگروں کے پاس جادو کی چھڑی ہوتی ہے اور وہ اسے گھما کر جادو کرتے ہیں اسی طرح میرے پاس جادو کی ایک مشین ہے جو ہر قسم کے اسلحے کو جام کر دیتی ہے۔ اس مشین کو جیمر کہتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی مشین نکال لی۔ اس مشین کو دیکھ کر راول سوبھاش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جیسے وہ اس مشین کو پہچانتا ہو۔

''یہ تو واقعی جیمر ہے۔ تمہیں کہاں سے مل گئی یہ مشین''۔ راول سوبھاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے سڑک سے پڑی ہوئی تو ملی نہیں ہے۔ باقاعدہ رقم دے کر خرید کر لایا ہوں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے تم ہمارا اسلحہ جام کر کے ہمارے ہاتھوں سے بچ نکلو گے۔ ایسی کسی بھول میں نہ رہنا عمران''...... راول سوبھاش نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں میں کسی بھول میں نہیں ہوں''...... عمران نے مسکرا کر جواب دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ہلاک کر دو ان سب کو''...... راول سوبھاش نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن پوری قوت سے

عمران پر کھینچ ماری۔ مشین گن پھینکتے ہی اس نے تیزی سے عمران کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کا خیال تھا کہ عمران پھینکی ہوئی مشین گن سے بچنے کی کوشش کرے گا اور دائیں بائیں ہو گا۔ اس نے اسی حساب سے چھلانگ لگائی تھی لیکن عمران اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا تھا۔ اس نے ہوا میں ہی راول سوبھاش کی پھینکی ہوئی مشین گن دبوچ لی اور پھر جیسے ہی راول سوبھاش چھلانگ لگا کر اس کے قریب آیا عمران نہایت تیزی سے گھوما۔ گھومتے ہی اس نے ایک ہاتھ سے راول سوبھاش کی کمر پر تھپکی دی اور دوسرے ہاتھ میں موجود راول سوبھاش کے دبوچی ہوئی مشین کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔ راول سوبھاش کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ دھم سے اس کے پیروں کے پاس گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کے سر پر ٹانگ مار دی۔ راول سوبھاش تڑپ اٹھا۔ وہ تیزی سے کروٹ بدل کر پیچھے ہٹ گیا۔ عمران نے اس کے سر پر مشین گن اور ٹانگ کی ضربیں لگائی تھیں لیکن راول سوبھاش ضرورت سے زیادہ ہی سخت جان معلوم ہو رہا تھا۔ ان دونوں ضربات سے اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ وہ کروٹیں بدلتا ہوا پیچھے ہٹا اور پھر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ادھر عمران کے باقی ساتھی بھی راول سوبھاش کے ساتھیوں کے مدمقابل آ گئے اور پھر ان کے درمیان گھمسان کا رن پڑ گیا۔ راول سوبھاش کے ساتھی چونکہ اسلحہ استعمال نہیں کر سکتے تھے اس لئے وہ دست بدست ان سے بھڑے

ہوئے تھے اور ظاہر ہے سب کے سب تربیت یافتہ تھے اس لئے ان کے درمیان ہونے والی فائٹ انتہائی تیز، خطرناک اور مارشل آرٹس سے بھرپور تھی۔ اس لڑائی میں راول سوبھاش کے ساتھیوں کے مقابلے میں عمران کے ساتھیوں کا پلڑا بھاری نظر آ رہا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھی راول سوبھاش کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑے تھے اور انہیں جوابی حملے کا کوئی موقع نہ دے رہے تھے۔

”تت۔ تت۔ تم نے راول سوبھاش پر ہاتھ اٹھایا۔ راول سوبھاش دی گریٹ پر۔ اب دیکھنا راول سوبھاش تمہارا کیا حشر کرتا ہے“...... راول سوبھاش نے چیختے ہوئے کہا اور بدمست سانڈھ کی طرح جھومتا ہوا عمران کی طرف بڑھا۔ عمران نے مشین گن ایک طرف اچھالی اور راول سوبھاش کے سامنے جم کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے چہرے پر بھی سنجیدگی دکھائی دینے لگی تھی جیسے اس نے راول سوبھاش کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا ہو۔

”آؤ۔ دیکھتا ہوں تم میں کتنی طاقت ہے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو راول سوبھاش نے آگے بڑھتے ہوئے ایک بار پھر عمران کی طرف چھلانگ لگائی۔ اس نے آگے آتے ہی عمران کے منہ پر مکا مارنے کی کوشش کی لیکن عمران فوراً سائیڈ پر ہو گیا۔ راول سوبھاش نے پلٹ کر عمران پر حملہ کرنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا عمران نے پوری قوت سے راول سوبھاش کی ٹانگوں پر اس انداز میں ٹانگ ماری کہ راول سوبھاش کی دونوں ٹانگیں مڑیں اور

وہ یکلخت گھٹنوں پر جھک گیا۔ اس کے منہ سے زور دار چیخ نکلی۔ اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا عمران نے پوری قوت سے اس کے پہلو میں ٹانگ رسید کر دی۔ راول سوبھاش کے منہ سے ایک بار پھر زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل زمین پر گر گیا۔ وہ بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا، عمران اچھل کر اس کے نزدیک آیا اور اس نے ایک بار پھر راول سوبھاش کے سر پر ٹھوکر رسید کر دی۔ راول سوبھاش کے منہ سے پھر چیخ نکلی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر عمران کی ٹانگ پکڑنے کی کوشش کی لیکن عمران نے دوبارہ اس کے سر کے پچھلے حصے پر ضرب لگائی تو راول سوبھاش سر پکڑ کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ عمران نے جیب سے فوراً مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ راول سوبھاش کی جانب کر دیا۔ راول سوبھاش چند لمحے تڑپتا رہا پھر اس نے خود کو سنبھالا اور پلٹ کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

”بس۔ اب چپ چاپ کھڑے ہو جاؤ۔ میں تم جیسے تھرڈ کلاس انسان سے لڑ کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اٹھو۔ فوراً اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ......“ عمران نے غرا کر کہا تو راول سوبھاش اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتا ہوا آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس وقت تک جولیا اور اس کے ساتھی باقی نو افراد کو بھی زمین چاٹنے پر مجبور کر چکے تھے۔ وہ سب زخموں سے چور زمین پر پڑے دکھائی دے رہے تھے۔

"ان کا اسلحہ قبضے میں لے لو"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو اس کے ساتھیوں نے فوراً زمین پر گرا ہوا راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کا اسلحہ اٹھا لیا۔ عمران نے جیب سے مشین نکالی اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"میں نے جیمر آف کر دیا ہے۔ اب یہ مشین پسٹل اور ساری مشین گنیں گولیاں اگلیں گی"...... عمران نے راول سوبھاش کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

"تم کچھ بھی کر لو عمران۔ اس بار تمہارا کافرستان میں داخل ہونا مشکل نہیں ناممکن ہے۔ تم نہیں جانتے اس بار تمہارے لئے کافرستان میں داخل ہونے کے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ تم نے جس راستے سے بھی کافرستان جانے کی کوشش کی وہاں تمہیں صرف اور صرف موت کا سامنا کرنا پڑے گا"...... راول سوبھاش نے منہ سے خون اگلتے ہوئے کہا۔

"ہماری فکر چھوڑو اپنی خیر مناؤ"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

اس سے پہلے کہ راول سوبھاش اسے کوئی جواب دیتا اچانک کمرے میں سیل فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا کیونکہ یہ گھنٹی راول سوبھاش کے لباس کی جیب سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

"اپنا سیل فون دو مجھے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نہیں دوں گا"...... راول سوبھاش نے سخت لہجے میں کہا۔

"دیکھو راول سوبھاش میں بلا وجہ خون بہانے کا عادی نہیں ہوں۔ میری بات مان جاؤ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے اپنی بات منوانے کے لئے تمہیں تمہارے ہی خون میں نہلانا پڑ جائے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہمیں شکست دے دی ہے عمران لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب ہم تمہاری ہر بات ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔ تم نہیں جانتے میں سپیشل سروس کا وفادار ہوں۔ میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گا جس سے کافرستان یا سپیشل سروس کا وقار مجروح ہوتا ہو۔ تم نے اگر گولی چلانی ہے تو چلا دو لیکن میں تمہیں سیل فون نہیں دوں گا"۔ راول سوبھاش نے کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر وفادار۔ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو میں تمہاری خواہش ضرور پوری کروں گا"...... عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ راول سوبھاش کچھ سمجھتا عمران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ راول سوبھاش کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹتا ہوا یکلخت الٹ کر گرا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔ وہ جیسے ہی ہلاک ہوا عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے راول سوبھاش کی اس جیب میں ہاتھ ڈال کر اس کا سیل فون نکال لیا جس پر ابھی تک کال کی جا رہی تھی۔ اس نے سیل فون کی اسکرین پر باس سروش ورما کا نام ڈسپلے ہوتے دیکھا۔

Downloaded From http://paksociety.com

"ان سب کا منہ بند کر دو"...... عمران نے راول سوبھاش کے تڑپتے ہوئے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں نے یکلخت ان سب پر گولیاں برسانی شروع کر دی۔ وہ سب چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔

"صفدر، تنویر۔ تم دونوں باہر جا کر ایک راؤنڈ لگا کر آؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ان کے اور ساتھی بھی یہاں موجود ہوں۔ جو بھی دکھائی دے اسے آف کر دینا"...... عمران نے صفدر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلایا اور مشین گنیں لئے تیزی سے باہر نکلتے چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی عمران نے سیل فون کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کا لاؤڈر آن کر دیا۔

"راول سوبھاش بول رہا ہوں"...... عمران نے راول سوبھاش کے لہجے میں کہا۔

"سروش ورما بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے تم نے اتنی دیر بعد کال کیوں اٹنڈ کی ہے راول سوبھاش"...... دوسری طرف سے سروش ورما کی تیز اور انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

"کال لیٹ اٹنڈ کرنے کے لئے میں معذرت چاہتا ہوں باس لیکن میرے پاس آپ کے لئے ایک بڑی خوشخبری ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسی خوشخبری"...... دوسری طرف سے سروش ورما نے چونک کر کہا۔

"میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے باس"...... عمران نے راول سوبھاش کی آواز میں بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو راول سوبھاش۔ تم نے جو کہا ہے مجھے دوبارہ بتاؤ"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سروش ورما کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"عمران اور اس کے نو ساتھی جن میں دو عورتیں اور باقی مرد ہیں سب کے سب ہلاک ہو چکے ہیں باس اور انہیں میں نے اور میرے ساتھیوں نے گولیوں سے چھلنی کیا ہے۔ اب ان کی گولیوں سے چھلنی لاشیں ہمارے سامنے پڑی ہیں"...... عمران نے ایک بار پھر ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم نے تو بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس رہائش گاہ میں موجود تھے وہاں سے وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بے ہوشی کی گیس سے بے ہوش کر کے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہوا۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ"۔ دوسری طرف سے سروش ورما نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو اسے راول سوبھاش نے بتایا

تھا۔

''تعجب انگیز۔ انتہائی تعجب انگیز۔ عمران اور اس کے ساتھی تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے ہاتھوں اس آسانی سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ مجھے ابھی تک اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا ہے''۔ سروش ورما نے اسی طرح حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں باس''...... عمران نے کہا۔

''میں جانتا ہوں راول سوبھاش۔ تم میرے اور سپیشل سروس کے وفادار ہو اور تم کبھی جھوٹ نہیں بولتے مگر......'' سروش ورما نے کہا اور پھر بولتے بولتے خاموش ہو گیا۔

''اگر مگر کی اب کوئی بات نہیں ہے باس۔ میں نے واقعی ان سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے تو آپ یہاں آ جائیں اور اپنی آنکھوں سے ان سب کی لاشیں دیکھ لیں یا پھر مجھے بتائیں میں ان سب کی لاشیں لے کر آپ کے پاس پہنچ جاتا ہوں''...... عمران نے راول سوبھاش کے انداز میں قدرے غصیلے اور ناگوار لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ مجھے تم پر اعتبار ہے راول سوبھاش لیکن عمران اور اس کے ساتھی انتہائی منجھے ہوئے اور دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں جو مرنے کے بعد بھی زندہ ہو جانے کا فن جانتے ہیں۔ وہ سب کے سب تمہارے ہاتھوں اس طرح اچانک ہلاک ہو جائیں گے اس بات نے مجھے الجھا دیا تھا لیکن اگر یہ سچ ہے اور تم نے

عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے تو یہ تمہاری وجہ سے سپیشل سروس کی بہت بڑی جیت ہے۔ میں مادام کو جب یہ خوش خبری سناؤں گا تو وہ بھی خوش ہو جائیں گی اور تمہارے اس کارنامے پر یقیناً تم سے خود بھی بات کریں گی اور تمہیں سپیشل سروس کی طرف سے اس کامیابی پر بڑے بڑے انعامات سے بھی نوازیں گی''...... سروش ورما نے کہا۔

''معذرت کے ساتھ باس لیکن مادام بہت زیادہ شکی مزاج ہیں وہ آسانی سے یہ بات نہیں مانیں گی کہ ہم نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے ہی ابھی تک اس بات پر یقین نہیں آ رہا ہے تو مادام کا ماننا واقعی مشکل ہو گا۔ خیر تم فکر نہ کرو۔ مادام جانتی ہیں کہ تم سب کچھ کر سکتے ہو لیکن سپیشل سروس کو دھوکہ نہیں دے سکتے اور نہ ہی تم میں جھوٹ بولنے کی عادت ہے اس لئے انہیں اس بات کو ماننا ہی پڑے گا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ تمہارے ہاتھوں ہوا ہے اور یہ کریڈٹ تمہارے لئے ہی نہیں بلکہ سپیشل سروس کے لئے بھی عظیم الشان اعزاز ہو گا''...... سروش ورما نے کہا۔

''تو اب میں کیا کروں باس''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب کیا کروں۔ تم ان لاشوں کو اپنے پاس محفوظ کر لو بلکہ ان سب کے سروں میں بھی گولیاں مار دو لیکن اس انداز میں کہ ان کی شناخت ختم نہ ہو۔ ان کے سروں میں گولیاں اتریں گی تو یہ

حیرت انگیز طور پر دوبارہ زندہ ہونے کے قابل نہ رہیں گے۔ میں مادام سے بات کرتا ہوں۔ پھر وہ جو کہیں گی وہ میں تمہیں بتا دوں گا کہ ان لاشوں کا کیا کرنا ہے“...... سروش ورما نے کہا۔

”اوکے باس“...... عمران نے کہا تو سروش ورما نے رابطہ منقطع کر دیا۔ اسی لمحے صفدر اور تنویر واپس آ گئے۔

”باہر کوئی نہیں ہے۔ یہ سچ بول رہا تھا اس کے سب ساتھی یہیں موجود تھے“...... صفدر نے کہا۔

”تم نے اس بار سب کو ہی اپنی عادت کے برخلاف ہلاک کر دیا ہے حالانکہ تمہاری یہی کوشش ہوتی ہے کہ بلا وجہ خون خرابہ نہ کیا جائے اور دشمنوں کو ڈرا دھمکا کر ہی چھوڑ دیا جائے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ لوگ ان لوگوں جیسے نہیں تھے جو زندہ رہنے کے بعد بھی نچلے بیٹھے رہتے۔ جب تک یہ زندہ رہتے اپنی کارروائیوں میں مصروف رہتے اور ہر ممکن طریقے سے ہم تک پہنچنے کی کوشش کرتے اور اس وقت تک چین نہ لیتے جب تک ہمیں ختم نہ کر دیتے یا خود ختم نہ ہو جاتے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”بہرحال تم نے پہلی بار ہی سہی لیکن ان دشمنوں کو ہلاک کر کے اچھا کیا ہے۔ میں تمہارے اس فیصلے سے مطمئن ہوں“۔ تنویر نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

”لیکن عمران صاحب آپ نے راول سوبھاش کے باس سے

بات کر کے اسے یہ کیوں کہا ہے کہ راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں نے ہم سب کو ہلاک کر دیا ہے“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں ایک چکر چلانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اگر یہ چکر کامیاب ہو گیا تو ہمیں کافرستان پہنچنے میں زیادہ جدوجہد نہیں کرنی پڑے گی“...... عمران نے کہا۔

”چکر۔ کیسا چکر“...... جولیا نے پوچھا۔

”پہلے چلنے تو دو پھر بتاؤں گا کہ چکر کیا ہے“۔ عمران نے کہا۔

”کیوں۔ اب بتانے میں کیا حرج ہے“...... جولیا نے کہا۔

”حرج کوئی نہیں ہے لیکن یہ وقت چکر کے بارے میں بتانے کا نہیں ہے بلکہ کام کرنے کا ہے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”کون سا کام“...... سب نے چونک کر کہا۔

”سب سے پہلے ان سب کی لاشیں ایک جگہ اکٹھی کرو اور پھر ان پر اپنے میک اپ کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر سروش ورما یہاں آئے تو اسے یہاں واقعی ہماری لاشیں پڑی ہوئی دکھائی دیں“...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارے خیال میں سروش ورما ہماری لاشیں دیکھنے کے لئے یہاں آئے گا“۔ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ سروش ورما اور سپیشل سروس کی چیف مادام رادھا ایسے لوگ نہیں ہیں جو سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیں۔ ہماری موت کی

اطلاع دینے والا راول سوبھاش ہے جو وفادار ہونے کے ساتھ ساتھ سچ بولنے والا انسان ہے لیکن تم نے سن ہی لیا تھا کہ سروش ورما تذبذب میں مبتلا تھا۔ اسے اب بھی اس بات کا یقین نہیں ہے کہ راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں نے ہمیں ہلاک کر دیا ہے۔ یہ بات جب وہ مادام رادھا کو بتائے گا تو وہ بھی اس بات پر یقین نہیں کرے گی اس لئے یا تو وہ ہماری لاشیں سروش ورما کے ذریعے وہ کافرستان اپنے ہیڈ کوارٹر پر منگوائے گی یا پھر سروش ورما کو یہاں بھیج کر ہماری لاشوں کی شناخت کرائے گی''...... عمران نے کہا۔

''اور تم چاہتے ہو کہ ایسا ہو''۔تنویر نے اسے گھورتے ہوئے کہا

''ہاں ۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اب مجھے تمہارا چکر کچھ کچھ سمجھ میں آنے لگ گیا ہے''۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں تو مکمل طور پر سمجھ گیا ہوں کہ عمران صاحب یہ چکر نہیں چلا رہے بلکہ یہ ان کی پلاننگ ہے جس پر عمل کر کے یہ ہمیں کافرستان لے جانے کا سوچ رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اسی لمحے راول سوبھاش کے سیل فون کی ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی۔

''سروش ورما کی کال ہے''...... عمران نے کہا اور اس نے فوراً بٹن پریس کیا اور لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

''ہیلو''...... دوسری طرف سے سروش ورما کی آواز سنائی دی۔

''یس باس''......عمران نے راول سوبھاش کے لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا ان لاشوں کا۔تم نے ان کے سروں میں گولیاں ماری ہیں یا نہیں''...... دوسری جانب سے سروش ورما نے پوچھا۔

''یس باس۔ سب کے سروں میں گولیاں اتار دی گئی ہیں اب ان کے حیرت انگیز طور پر زندہ ہونے کا کوئی چانس نہیں ہے''۔ عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ میری بات دھیان سے سنو۔ میں نے مادام سے بات کی ہے۔ مادام نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ تم جھوٹ بولنے والے انسان نہیں ہو لیکن اس کے باوجود مادام کو کسی طرح یہ بات ہضم نہیں ہو رہی ہے کہ عمران جیسا انسان اس قدر آسانی سے ہلاک ہو سکتا ہے۔ ان کے خیال کے مطابق جو افراد تمہارے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں وہ ڈبل میک اپ میں بھی ہو سکتے ہیں اس لئے مادام ان لاشوں کو میرے ذریعے چیک کرانا چاہتی ہیں۔تم ان لاشوں کے ساتھ وہیں رہو۔ میں کوبرا ہیلی کاپٹر پر جلد سے جلد وہاں پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ میرے پاس ایک سپیشل میک اپ واشر مشین ہے۔ میں اس مشین سے ان سب کی لاشوں کے میک اپ چیک کروں گا تا کہ ان کے اصل چہرے سامنے آ سکیں۔ مادام نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ اگر وہ سب عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہوئیں تو تمہیں اور تمہارے تمام

ساتھیوں کو بے پناہ انعامات دیئے جائیں گے لیکن چونکہ یہ ایک بڑا اور حساس معاملہ ہے اس لئے اس معاملے کی تہہ تک پہنچنا ہمارے لئے ازحد ضروری ہے''...... دوسری طرف سے سروش ورما نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ تو آپ کب تک ان کی لاشیں چیک کرنے پہنچ جائیں گے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر زیرِ لب مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں کسی بھی وقت آ سکتا ہوں۔ اس کے لئے مجھے سری لانکا سے اپنے ہیلی کاپٹر کو سرحد کراس کرنے کی اجازت لینی پڑے گی۔ اس میں تھوڑا وقت تو لگے گا لیکن بہرحال میں جلد سے جلد تم تک پہنچنے کی کوشش کروں گا''...... سروش ورما نے کہا۔

''تب تک لاشیں خراب ہونے کا خدشہ ہے باس''...... عمران نے کہا۔

''تو تم انہیں کسی طرح سے کل تک محفوظ کرنے کا بندوبست کرو تا کہ میرے آنے تک لاشیں خراب نہ ہو سکیں''...... سروش ورما نے کہا۔

''کل تک۔ کیا مطلب باس۔ کیا آپ آج نہیں آئیں گے''۔ عمران نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ جلد سے جلد تم تک پہنچ جاؤں لیکن انٹرنیشنل سرحد کراس کرنے کے کچھ

رولز ہوتے ہیں۔ اگر مجھے آج اجازت ملی تو میں آج ہی یہاں پہنچ جاؤں گا ورنہ کل صبح کسی بھی وقت آ سکتا ہوں''...... سروش ورما نے کہا۔

''او کے باس۔ جیسا آپ کا حکم''...... عمران نے راول سوبھاش کے لہجے میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تم بس ان لاشوں کو محفوظ کرنے کا کام کرو۔ ایک بار میں ان لاشوں کو چیک کرلوں اس کے بعد یہ سمجھ لینا کہ تمہارے بہت اچھے دن شروع ہونے والے ہیں''...... سروش ورما نے کہا۔

''یس باس''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سروش ورما نے رابطہ منقطع کر دیا۔

''یہ کیا ہوا۔ اگر وہ کل بھی یہاں نہ آیا تو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''مجھے بھی آپ کا چکر چلتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا ہے عمران صاحب۔ آپ نے یہی چکر چلایا تھا نا کہ سروش ورما ہیلی کاپٹر لے کر یہاں آئے گا تو آپ اس کا بھی خاتمہ کر دیں گے اور پھر ہم اس کے ہیلی کاپٹر میں یہاں سے کافرستان کے لئے روانہ ہو جائیں گے''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن سروش ورما آج کا کام کل پر ڈال دے گا اس کا مجھے اندازہ نہ تھا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

"ہمارے پاس برباد کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ کافرستان کا میزائل اسٹیشن پاکیشیا پر میزائل فائر کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہمیں یہ مشن انتہائی تیز رفتاری سے مکمل کرنا ہے اگر ہم یہاں اسی طرح باتیں کرتے اور پلاننگ بناتے رہ گئے تو کافرستانی کسی بھی وقت میزائل فائر کر سکتے ہیں جس کا نقصان ظاہر ہے پاکیشیا کو ہی ہوگا اس لئے میں تو یہی کہوں گا کہ اپنی پلاننگ اور چکر بازی چھوڑو اور جلد سے جلد کافرستان پہنچنے کی کوشش کرو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ چکر تو واقعی کامیاب نہیں ہو سکا ہے لیکن شاید دوسرا چکر چل جائے"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

"دوسرا چکر۔ کیا مطلب۔ اب یہ دوسرا چکر کون سا ہے"۔ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"چکر کم گھن چکر زیادہ ہے۔ بہرحال چکر یہ ہے کہ تم اگر یہاں سے چلے جاؤ تو تمہارے پیچھے میں صفدر کو نکاح خواں بنا کر اور باقی سب کو باراتی بنا کر جولیا سے چکر چلا سکتا ہوں۔ اگر یہ چکر چل گیا تو بعد میں جب تم ہمارے چکر کا سنو گے تو یقیناً تم چکر کھا کر گر جاؤ گے"...... عمران نے چکر کی گردان کرتے ہوئے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے جبکہ تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"اور تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے چکر میں آ کر تمہیں ایسا چکر چلانے دوں گا"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تب پھر میرا چکر چلانے کا کیا فائدہ"...... عمران نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئے۔

"اب بتاؤ آگے کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کوئی چکر چل ہی نہیں رہا تو پھر اور آگے کیا کر سکتا ہوں۔ تم ہی میرے رقیب رو سفید کو سمجھاؤ کہ یہ ہمارے کسی چکر میں آ جائے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"عمران صاحب پلیز۔ معاملہ بہت نازک ہے اور ہم ابھی تک کافرستان ہی نہیں پہنچے ہیں۔ سوچیں اگر انہوں نے ڈی میزائل پلانٹ کو ٹارگٹ بنا لیا تو انہیں میزائل فائر کرنے میں دیر نہیں لگے گی اور ہمیں انہیں میزائل فائر کرنے سے ہر حال میں روکنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیسے روکیں ان میزائلوں کو"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں جلد سے جلد وہ میزائل اسٹیشن تباہ کرنا ہوگا جہاں پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو ٹارگٹ کیا گیا ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"اس میزائل اسٹیشن کی تباہی تو تم چاروں کی ذمہ داری ہے۔ یہ فیصلہ تو ہم پاکیشیا سے نکلنے سے پہلے ہی کر چکے تھے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے کہا تھا کہ ہم سب ایک ساتھ کافرستان جائیں گے اور کافرستان داخل ہونے کے بعد ہمارے اور آپ کے راستے الگ

Downloaded From http://paksociety.com

ہوں گے۔ ابھی تک تو ہم آپ کے ساتھ سری لانکا میں ہی موجود ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''تو کیا تمہارے پاس ایسا کوئی راستہ ہے کہ تم کافرستان پہنچ سکو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ کوئی راستہ ہے تو نہیں لیکن بنایا ضرور جا سکتا ہے''۔ صدیقی نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیسے راستہ بنا سکتے ہو تم کافرستان پہنچنے کے لئے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اگر آپ ہمیں الگ کر دیں تو ہم کوئی نہ کوئی تو راستہ بنا ہی لیں گے''...... خاور نے کہا۔

''نہیں۔ تم لوگوں کو الگ کرنے سے ابھی کوئی فائدہ نہیں۔ تم الگ ہو کر کافرستان جانے کی کوشش کرو گے تو اس میں خاصا وقت لگ جائے گا۔ یہ بات اب بھی طے ہے کہ ہم ایک ساتھ کافرستان داخل ہوں گے۔ کافرستان پہنچتے ہی تم اپنے راستے پر ہو لینا اور ہم اپنے راستے پر چلے جائیں گے''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اب ہمیں اس سروش ورما کے یہاں آنے کا انتظار کرنا پڑے گا''...... صالحہ نے کہا۔

''مجھے اب اس بات کا یقین نہیں ہے کہ سروش ورما یہاں آئے گا۔ اس کے لہجے میں مجھے شک کی پرچھائیاں محسوس ہو رہی تھیں۔

شاید راول سوبھاش کے انداز میں بات کرتے ہوئے مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے جسے اس نے نوٹ کر لیا ہے اس لئے وہ یہاں آنے میں ٹال مٹول کر رہا ہے۔ جبکہ میرا ارادہ تھا کہ ہم اس کے ہیلی کاپٹر میں کافرستان جائیں گے لیکن اب ایسا ہوتا دکھائی نہیں دے رہا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تمہارے خیال میں اگر سروش ورما کو شک ہو گیا ہے تو وہ یہاں کسی اور مسلح گروپ کو بھی بھیج سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ وہ ایسا ہی کرے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر ہمارا یہاں رکنا واقعی خطرناک ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے اب ہمیں ان سب کو اسی حالت میں چھوڑ کر یہاں سے نکلنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اب ہم یہاں سے جائیں گے کہاں''...... صالحہ نے پوچھا۔

''ہمیں رات ہونے کا انتظار کرنا ہے۔ رات ہوتے ہی ہم ساندری گھاٹ پہنچ جائیں گے۔ اس وقت تک ہمیں یہاں کسی اور خالی کوٹھی کو تلاش کرنا پڑے گا اور یہاں خالی رہائش گاہوں کی کمی نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب عمران کے کہنے پر اٹھ کھڑے ہوئے اور تھوڑی ہی دیر میں وہ اس رہائش گاہ سے نکلے جا رہے تھے۔

سیاہ رنگ کا ہیلی کاپٹر جس پر کافرستان سیکرٹ سروس کا مخصوص
مونو گرام ۰ ہوا تھا سمندر سے پانچ سو فٹ کی بلندی پر نہایت تیزی
سے رات کے اندھیرے میں سری لانکا کے انٹرنیشنل بارڈر کی جانب
اُڑا جا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ اور شاگل کے سوا کوئی موجود نہ
تھا۔ شاگل، ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

سامنے ڈیش بورڈ پر ایک کمپیوٹرائزڈ اسکرین نصب تھی جس پر
سمندر کا نقشہ بنا ہوا تھا اور اس نقشے میں سرخ رنگ کا ایک نقطہ سا
ایک لکیر پر رینگتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نقطے کے اوپر بلیک سی
لکھا ہوا تھا۔ اسکرین پر اس ریڈ سپاٹ کے سوا اور کچھ دکھائی نہ
دے رہا تھا۔ شاگل کی نظریں اسی ریڈ سپاٹ پر جمی ہوئی تھیں اور وہ
بے حد پرجوش اور خوش دکھائی دے رہا تھا۔

شاگل نے کوسٹ گارڈز کے کمانڈر سے تفصیلی ملاقات کی تھی۔
اس نے کمانڈر سے کھل کر بات کی تھی اور اسے کافرستان کے وسیع

تر مفاد کا کہہ کر اس بات کے لئے آمادہ کر لیا تھا کہ وہ سمندر میں
انٹرنیشنل بارڈر کے پاس ایک لانچ کو بذات خود نشانہ بنانا چاہتا
ہے۔ اس نے کمانڈر کو بتایا تھا کہ وہ لانچ نہ صرف اسمگلروں کی
لانچ ہے جس میں اسلحہ اور منشیات کی بڑی مقدار موجود ہے بلکہ اس
لانچ میں اسمگلروں کے ساتھ پاکیشیائی جاسوس بھی چھپے ہوئے ہیں
جنہیں ہلاک کرنا اس کا اولین فرض ہے۔ چونکہ شاگل کے پاس
کافرستانی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کا خصوصی اجازت نامہ تھا کہ وہ
کافرستان کے کسی بھی شعبے اور کسی بھی ادارے کے خلاف بغیر
وارنٹ کے کارروائی کر سکتا ہے اور تمام سول اور ملٹری اداروں سے
مکمل مدد حاصل کر سکتا ہے اور اس اجازت نامے کی رو سے تمام
اُدارے اس کی مدد کرنے کے پابند تھے اس لئے بھلا کمانڈر اسے
اس کارروائی سے کیسے روک سکتا تھا۔

شاگل یہ کارروائی کمانڈر کو بغیر اطلاع دیئے بھی کر سکتا تھا لیکن
چونکہ انٹرنیشنل بارڈر کا معاملہ تھا اس لئے اس نے کوسٹ گارڈز کے
کمانڈر کو اس بات سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا تھا۔ وہ اس لانچ کو
ہیلی کاپٹر سے نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ لانچ کو نشانہ بنانے کے بعد اسے
لانچ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نکالنے کے لئے
لامحالہ کوسٹ گارڈز کی بھی ضرورت پڑنی تھی اس لئے اس نے
کوسٹ گارڈز کے کمانڈر سے بات کر کے سارے انتظامات مکمل کرا
لئے تھے اور پھر وہ ہیلی کاپٹر لے کر رات کے اندھیرے میں سمندر

کی طرف پرواز کرنا شروع ہو گیا۔ شاگل کے کہنے پر ہیلی کاپٹر کی
لائٹس آف کر دی گئی تھیں۔ ہیلی کاپٹر میں صرف وہی اسکرین روشن
تھی جو بلیک سی لانچ کو ٹریک کر رہی تھی۔ چونکہ پائلٹ سمندر کی سطح
سے پانچ سو فٹ بلند تھا اس لئے وہ اطمینان سے ہیلی کاپٹر اُڑا رہا
تھا۔

”کتنی دور ہے یہ لانچ ابھی“...... شاگل نے پائلٹ سے مخاطب
ہو کر پوچھا۔

”اس لانچ سے ابھی ہم پانچ سو ناٹیکل دور ہیں جناب“۔
پائلٹ نے جواب دیا۔

”اور ہم اس تک کتنی دیر میں پہنچ جائیں گے“...... شاگل نے
پوچھا۔

”دو گھنٹے سے زائد وقت لگے گا جناب لیکن اگر آپ اجازت
دیں تو میں سپیڈ ڈبل کر کے ایک گھنٹے میں پہنچ سکتا ہوں“......
پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تو پوچھ کیوں رہے ہو نانسنس۔ رفتار بڑھاؤ اور ایک گھنٹے سے
بھی پہلے اس لانچ تک پہنچ سکتے ہو تو پہنچو۔ میں جلد سے جلد اس
لانچ کو تباہ کرنا چاہتا ہوں“...... شاگل نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

”اگر ہمیں سپیڈ ڈبل کرنی ہے تو اس لئے ہمیں ہیلی کاپٹر مزید
بلندی پر لے جانا ہو گا جناب“...... پائلٹ نے شاگل کا سخت اور
سرد لہجہ سن کر سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

”تو کیا مسئلہ ہے۔ لے جاؤ بلندی پر“...... شاگل نے کہا۔

”اگر ہم زیادہ بلندی پر گئے تو سری لانکا کا راڈار ہمیں آسانی
سے چیک کر سکتا ہے جناب۔ اسی لئے میں کم بلندی پر پرواز کر رہا
ہوں تاکہ سری لانکا اور بارما کا راڈار ہمیں چیک نہ کر سکیں“۔
پائلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چیک کرتا ہے تو کرتا رہے کوئی بھی راڈار۔ ہمیں اس سے کیا
فرق پڑتا ہے۔ کافرستانی حکومت کی طرف سے سری لانکا اور بارما
کے راڈارز سیکشن کو ہمارے ہیلی کاپٹر کی اطلاع دی جا چکی ہے اور
انہیں بتایا جا چکا ہے کہ ہم ایک انٹرنیشنل اسمگلر کے خلاف کارروائی
کرنے جا رہے ہیں۔ وہ ہمارے ہیلی کاپٹر کو نشانہ نہیں بنائیں گے
سمجھے تم۔ نانسنس“...... شاگل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ پھر ٹھیک ہے جناب۔ میں تو اسی خطرے کے پیش نظر
زیادہ بلندی پر نہیں جا رہا تھا کہ کہیں بارما اور سری لانکا ہم پر حملہ نہ
کر دے“...... پائلٹ نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

”تو کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو نانسنس کہ میں یہ سب انتظامات
کئے بغیر یہاں آ جاؤں گا۔ نانسنس“...... شاگل نے غصیلے لہجے میں
کہا۔

”سس۔ سس سوری چیف“...... پائلٹ نے سہم کر کہا۔

”لے جاؤ بلندی پر ہیلی کاپٹر اور اس کی رفتار بڑھاؤ۔ فوراً“۔
شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو مزید بلندی

پر لے جانا شروع کر دیا۔ ایک ہزار فٹ سے زیادہ بلندی پر آتے ہی اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار دوگنی کر دی اور ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگا۔ شاگل کو آر ڈی پر غصہ آ رہا تھا جس نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لانچ میں پہنچنے کی اب تک اطلاع نہ دی تھی۔ اس نے آر ڈی کو حکم دیا تھا کہ وہ ساندری گھاٹ پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کرے گا اور جب وہ لانچ میں سوار ہو جائیں گے تو وہ فوراً اسے اطلاع دے گا لیکن آر ڈی نے اسے ابھی تک کوئی کال نہ کی تھی۔ چیف شاگل نے خود اس سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آر ڈی کا سیل فون آف جا رہا تھا جس کی وجہ سے چیف شاگل کا غصہ اور زیادہ بڑھ گیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے بلندی پر جاتے اور اس کی رفتار تیز ہوتے دیکھ کر چیف شاگل نے جیب سے سیل فون نکالا اور ایک بار پھر آر ڈی سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے نمبر پریس کئے اور کالنگ بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔ دوسری طرف بیل بجنے کی بجائے کمپیوٹرائزڈ آواز سنائی دی کہ مطلوبہ صارف کا نمبر آف ہے۔

”یہ نانسنس آر ڈی کو کیا ہو گیا ہے۔ اس نے اپنا سیل فون کیوں آف کر رکھا ہے“...... شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ایک دو بار آر ڈی سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے رابطہ نہ ہو سکا۔ شاگل نے غصے سے سیل فون بند کیا اور

اسے جیب میں ڈال لیا۔

”میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹھکانے لگا کر جب واپس جاؤں گا تب اس نانسنس سے بات کروں گا کہ جب مجھے اس کی اشد ضرورت تھی تو اس نے سیل فون کیوں آف کر رکھا تھا۔ میں اس نانسنس کو گولی مار دوں گا“...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے اُڑا جا رہا تھا اور اب فاصلہ تیزی سے سمٹتا جا رہا تھا۔

”ہم اس لانچ کے قریب پہنچنے والے ہیں سر“...... پائلٹ نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا تو شاگل چونک کر اسکرین پر اس سرخ نشان کو دیکھنے لگا جو اب تیزی سے سپارک کرنا شروع ہو گیا تھا۔

”اب ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرو“...... شاگل نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر ہیلی کاپٹر کو نیچے لانا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ہیلی کاپٹر سطح سمندر سے تین سو فٹ کی بلندی پر آ گیا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار میں بھی نمایاں کمی کر دی تھی۔ شاگل کی نظریں دور تک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر پر جمی ہوئی تھیں۔ جو چاند کی روشنی میں چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”ہیلی کاپٹر کی رفتار اور کم کر دو۔ بلیک سی لانچ دکھائی دے تو ہیلی کاپٹر کو اس سے اس قدر فاصلے پر رکھنا کہ لانچ میں موجود افراد کے پاس اگر اسلحہ ہو تو وہ اس سے ہیلی کاپٹر کو نشانہ نہ بنا سکیں“...... شاگل نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ہیلی

کاپٹر کی رفتار اور کم کر دی۔ تھوڑی دیر بعد شاگل کو سمندر میں سیاہ رنگ کا ایک دھبہ سا دکھائی دیا جو تیزی سے سمندر کے پانی کو چیرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔

"یہ ہے وہ لانچ سر جس کا نام بلیک سی ہے"...... پائلٹ نے انگلی سے سمندر میں دوڑتے ہوئے سیاہ دھبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے نظر آ رہا ہے۔ میں اندھا نہیں ہوں"...... شاگل نے غرا کر کہا تو پائلٹ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"ہیلی کاپٹر اس لانچ سے کتنے فاصلے پر ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"آٹھ سو میٹر کا فاصلہ ہے جناب"...... پائلٹ نے جواب دیا۔

"کیا یہ لانچ فائرنگ رینج میں ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"لیں چیف۔ ہم ایک ہزار میٹر سے بھی لانچ پر فائرنگ کر سکتے ہیں"...... پائلٹ نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ اب تم لانچ کو اپنے نشانے پر لو اور اس کے چاروں طرف گھومتے ہوئے فائرنگ کرو"...... شاگل نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی گنوں کے دہانے حرکت میں آئے اور گنیں گھومتی ہوئیں لانچ کی طرف جھکنا شروع ہو گئیں۔ شاگل کے کہنے پر پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کی فلڈ لائٹ آن

کر دی تھی جس سے سمندر کا خاصا بڑا حصہ روشن ہو گیا تھا۔ پائلٹ نے فلڈ لائٹ کا وسیع دائرہ سمندر میں دوڑتی ہوئی لانچ پر ڈالنا شروع کر دیا تھا اور اب یہ دائرہ لانچ کے ساتھ دوڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ شاگل نے سامنے پڑی ہوئی نائٹ ٹیلی اسکوپ اٹھائی اور آنکھوں پر لگا کر اسے لانچ کی طرف ایڈجسٹ کرنے لگا۔ لانچ پر موجود افراد نے شاید گن شپ ہیلی کاپٹر دیکھ لیا تھا اس لئے وہ عرشے سے غائب ہو گئے تھے اور لانچ پر کوئی ایک فرد بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اب لانچ کی رفتار اور زیادہ تیز ہو گئی تھی۔

"ہونہہ۔ تو سب چھپ گئے ہیں"...... شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ ہیلی کاپٹر چونکہ لانچ کے گرد گھوم رہا تھا اس لئے شاگل اب اس کے ایک ایک حصے کو ٹیلی نائٹ اسکوپ، سے دیکھ سکتا تھا۔

"لانچ نشانے پر ہے جناب"...... پائلٹ نے ٹارگٹ میٹر کی طرف دیکھتے ہوئے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا تو شاگل نے فوراً ایک لیور کو پکڑ لیا جس پر سرخ رنگ کا ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ بٹن شیشے کے کور میں تھا۔ شاگل نے انگوٹھے سے کور اٹھایا اور سرخ بٹن پر انگوٹھا رکھ دیا۔ ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہوا لانچ کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ خالی لانچ دیکھ کر شاگل نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔

"تم لانچ میں کہیں بھی چھپ جاؤ عمران لیکن اب تم مجھ سے نہیں بچ سکو گے"...... شاگل نے کہا اور یہ کہتے ہی اس نے لیور پر

لگا ہوا سرخ بٹن انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی ہیوی مشین گنوں کے دہانے کھل گئے اور شعلوں کی لمبی لکیریں سی نکل کر لانچ کی طرف بڑھیں اور لانچ پر تواتر کے ساتھ گولیاں برسنا شروع ہو گئیں۔ ہیلی کاپٹر کا پائلٹ نہایت مشاق معلوم ہو رہا تھا وہ سمندر میں دوڑتی ہوئی تیز رفتار لانچ کے گرد ہیلی کاپٹر کو اس قدر تیزی سے گھما رہا تھا کہ مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں ٹھیک لانچ پر پڑ رہی تھیں اور لانچ کے مختلف حصوں کے پرخچے اُڑتے دکھائی دے رہے تھے۔

شاگل کافی دیر تک لانچ پر فائرنگ کرتا رہا پھر اس نے لیور کے ساتھ لگا ہوا ایک اور بٹن پریس کیا تو ہیلی کاپٹر سے یکے بعد دیگرے دو سرخ رنگ کے میزائل نکلے اور آگ اگلتے ہوئے لانچ سے ٹکرائے۔ دو زور دار دھماکے ہوئے اور لانچ کے پرخچے اُڑتے دکھائی دیئے۔ آگ کا ایک طوفان سا اٹھا تھا جس نے فوراً ہی سیاہ دھویں کی شکل اختیار کر لی اور دھواں تیزی سے بلند ہوتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد سمندر میں لانچ کے جلتے ہوئے ٹکڑے دکھائی دیئے۔

شاگل کے کہنے پر پائلٹ ہیلی کاپٹر اور نیچے لے گیا اور شاگل جلتے ہوئے لانچ کے ٹکڑوں پر مسلسل فائرنگ کرنا شروع ہو گیا۔ وہ پانی میں گولیاں برسا رہا تھا تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی یا پھر لانچ کا عملہ لانچ پر ہونے والے حملے سے پہلے پانی میں کود گیا ہو تو وہ بھی اس فائرنگ کی زد میں آ جائے۔ شاگل کا ہاتھ اس وقت تک

بٹن پر رہا جب تک مشین گنوں کی ساری گولیاں نہ ختم ہو گئیں۔ جب مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ نکلنا بند ہو گئی تو اس نے بٹن سے ہاتھ ہٹا لیا۔

''ہیلی کاپٹر کو مزید نیچے لے جاؤ۔ دیکھو کوئی لاش سطح پر آئی ہے یا نہیں''...... شاگل نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور ہیلی کاپٹر مزید نیچے لے آیا۔ فلڈ لائٹ کی روشنی میں سمندر کے پانی پر تیرتے ہوئے لانچ کے ٹکڑے اور بہت سا سامان واضح دکھائی دے رہا تھا لیکن وہاں کوئی انسانی لاش دکھائی نہ دے رہی تھی البتہ سمندر کا پانی کئی جگہوں سے سرخ ہو رہا تھا اور جگہ جگہ انسانی اعضاء دکھائی دے رہے تھے۔ خون کی سرخی اور انسانی اعضاؤں کو دیکھ کر شاگل کی آنکھوں میں کامیابی کی چمک ابھر آئی تھی۔

''لگتا ہے سب کے سب لانچ کے ساتھ ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئے ہیں جناب''...... پائلٹ نے کہا۔

''ہاں''...... شاگل نے کہا۔ پھر وہ کافی دیر تک سمندر کی سرچنگ کرتا رہا لیکن جب اسے وہاں سوائے لاشوں کے ٹکڑوں کے اور کچھ دکھائی نہ دیا تو اس نے پائلٹ کو ہیلی کاپٹر واپس لے جانے کا حکم دیا۔ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر بلند کیا اور پھر اس کا رخ اسی سمت موڑ لیا جس طرف سے وہ آیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ہیلی کاپٹر نہایت بلندی پر آ کر تیزی سے اسی جانب اُڑتا چلا گیا جس طرف سے آیا تھا۔ شاگل کے چہرے پر کامیابی اور کامرانی کی چمک دکھائی دے

رہی تھی۔ اس کا دل چیخ چیخ کر اسے یقین دلا رہا تھا کہ اس بار آخر کار اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس نے جس طرح لانچ پر فائرنگ کی تھی اور پھر میزائل مار کر لانچ تباہ کی تھی ان سے لانچ میں موجود کسی بھی فرد کا زندہ بچ جانا ناممکن تھا۔ شاگل کو یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لانچ میں کسی بھی خفیہ جگہ چھپے ہوئے ہوں وہ یقینی طور پر تباہی کی زد میں آ کر ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ سمندر میں پیدا ہونے والی خون کی سرخی اور انسانی لاشوں کے اعضاء اس بات کے ثبوت تھے کہ لانچ میں موجود کوئی بھی فرد زندہ نہ بچا ہو گا اور آخر کار شاگل کی دیرینہ خواہش پوری ہو گئی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر سکے اس لئے وہ بے حد خوش تھا۔

عمران اور اس کے ساتھوں نے ایک اور خالی رہائش گاہ تلاش کر لی تھی۔ یہ رہائش گاہ ان دونوں رہائش گاہوں سے کافی دور اور نئے علاقے میں تھی جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خیال کے مطابق انہیں کوئی آسانی سے تلاش نہ کر سکتا تھا۔ ویسے بھی اس بار وہ نہایت احتیاط کے ساتھ یہاں آئے تھے۔ وہ اس رہائش گاہ کو دیکھنے کے بعد آگے نکل گئے تھے اور پھر وہ رہائش گاہ کے عقب سے دیواریں پھاند کر اندر داخل ہوئے تھے۔ عقب میں کوئی موجود نہ تھا اس لئے وہ مطمئن تھے کہ اس بار انہیں کسی نے اس رہائش گاہ میں داخل ہوتے نہ دیکھا ہو گا۔

''جس طرح سے مادام رادھا کے ساتھیوں نے ہمیں ٹریس کر لیا تھا کیا یہ ممکن نہیں کہ اسی طرح شاگل کو بھی اس بات کا علم ہو گیا ہو کہ ہم کہاں موجود ہیں اور کس راستے سے کافرستان داخل ہونے کا پروگرام بنا رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر

کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ شاگل جیسے پاگل سے یہ بات واقعی چھپی نہیں رہ سکتی کہ ہم سری لانکا میں موجود ہیں۔ اس نے سیکرٹ سروس کے کئی نئے سیکشن بنائے ہیں جن میں سے اس کے کئی سیکشن بارما اور سری لانکا میں بھی موجود ہیں۔ مادام رادھا اگر ہمارے بارے میں اس حد تک پتہ چلا سکتی ہے کہ ہم کہاں پر موجود ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ شاگل کو ہماری یہاں موجودگی کا علم نہ ہوا ہو۔ وہ مادام رادھا سے اور مادام رادھا اس سے بے حد خار کھاتے ہیں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اس معاملے میں اب بھی ان دونوں کے درمیان ٹھن گئی ہو گی کہ ان میں سے ہمیں کون ہلاک کر کے اعزاز حاصل کرے گا۔

مادام رادھا، شاگل پر نظر رکھ رہی ہو گی اور شاگل کی نظریں مادام رادھا کی ہر موومنٹ پر ہوں گی اور وہ اس کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر رہا ہو گا۔ دونوں کی یہی کوشش ہو گی کہ اس معرکے میں اسے ہی کامیابی ملے اور وہ ہماری ہلاکت کا اعزاز حاصل کر سکے۔ شاگل کے بارے میں مجھے معلوم ہے۔ اگر اسے اس بات کی اطلاع مل گئی کہ ہم سری لانکا میں موجود ہیں تو اسے اس بات کا بھی یقین ہو گا کہ ہم سری لانکا سے سمندری راستے سے کافرستان پہنچنے کی کوشش کریں گے اس لئے وہ یقینی طور پر سری لانکا

میں موجود اپنے سیکشن گروپ کو حرکت میں لائے گا اور یہ معلوم کرا لے گا کہ سری لانکا سے کون سا اسمگلر کن انسانوں کی کافرستان اسمگلنگ کر رہا ہے۔ اگر اسے کاکروچ کی ٹپ مل گئی تو وہ اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرے گا کہ کاکروچ کا تعلق سری لانکا سے ہے۔ وہ کاکروچ کو دبوچ لے گا اور پھر اس کے لئے یا اس کے آدمیوں کے لئے کاکروچ سے یہ اگلوانا مشکل ثابت نہ ہو گا کہ ہم کس لانچ سے کافرستان پہنچنا چاہتے ہیں۔

ایک بار شاگل کو اس لانچ کی معلومات مل گئیں تو وہ اس لانچ کو خود تباہ کرنے کے لئے پہنچ جائے گا''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کیا کاکروچ تمہارے اصل نام سے واقف ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ لیکن میں نے حوالے کے طور پر اسے اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتایا تھا اور شاگل جانتا ہے کہ پرنس آف ڈھمپ کون ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تب تو واقعی مشکل ہو جائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''اس صورت میں ہمارے لئے بلیک سی لانچ سے سفر کرنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ صرف عمران کی سوچ ہے کہ شاگل کو کاکروچ کا علم ہو جائے گا اور وہ اس کا منہ کھلوانے کی کوشش کرے گا۔ کیا کاکروچ

اتنا ہی گیا گزرا ہے کہ وہ اپنے بزنس سیکرٹس کے بارے میں شاگل یا اس کے آدمیوں کو آسانی سے بتا دے گا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''شاگل کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ کس قدر شکی مزاج انسان ہے۔ اس کے سامنے پرنس آف ڈھمپ کا نام آنے کی دیر ہے اس کے بعد وہ کاکروچ سے اصلیت اگلوانے کے لئے اسے ادھیڑ کر رکھ دے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کیا کریں۔ کیا ہم اسی طرح یہاں سری لانکا میں ہی بیٹھے رہیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ہم مشن کیسے پورا کریں گے''۔ صدیقی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کافرستانی میزائل فکسڈ ہیں کافرستان کسی بھی وقت پاکیشیا کے ڈی میزائل پلانٹ کو نشانہ بنانے کے لئے میزائل فائر کر سکتا ہے اور ہم ابھی تک کافرستان میں داخل ہونے کی پلاننگ ہی بنا رہے ہیں''...... چوہان نے بھی متفکر لہجے میں کہا۔

''جب تک کافرستان کو اسپیس سنٹر سے ڈی میزائل پلانٹ کا ٹارگٹ نہیں مل جاتا اس وقت تک وہ پاکیشیا پر میزائل فائر نہیں کریں گے اور اس کے لئے شوگرانی سیٹلائٹ سنٹر دن رات کام کر رہے ہیں تاکہ وہ کافرستان کو اس وقت تک ڈاج دیتے رہیں جب تک ہم ان کے میزائل اسٹیشن اور خاص طور پر اسپیس سنٹر کو تباہ نہیں کر دیتے''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن وہ کافرستان کو کب تک ڈاج دیتے رہیں گے۔ تم نے ہی بتایا تھا کہ کافرستانی سائنس دان چند ہی دنوں میں اس بات کا پتہ چلا لیں گے انہیں کس طرح ڈاج دیا جا رہا ہے۔ اس ڈاجنگ سسٹم کے بارے میں پتہ چلتے ہی وہ اسے ختم کر دیں گے اور پھر ان کے لئے اصل ٹارگٹ کا پتہ چلانا مشکل ثابت نہ ہوگا''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ ہونا تو ایسا ہی ہے لیکن شوگرانی ڈاجنگ سسٹم کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے کافرستانی سائنس دانوں کو بہت محنت کرنی پڑے گی اور ان کی یہ محنت دو سے تین ہفتوں تک محیط ہوگی تب جا کر وہ اس ڈاجنگ سسٹم کا پتہ چلا سکیں گے اور پھر اس ڈاجنگ سسٹم کا توڑ کرنے میں بھی انہیں اتنا ہی وقت درکار ہوگا۔ اس لحاظ سے ہمارے پاس چار ہفتوں کا وقت ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہم اس سے پہلے ہی مشن مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''جب ہم یہاں سے نکل کر کافرستان پہنچیں گے تب ہی ہم مشن مکمل کر سکیں گے۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے ہم یہاں بس کافرستان پہنچنے کے لئے سوچتے ہی رہ جائیں گے اور کسی کافرستانی ایجنسی کا شکار بن جائیں گے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم اتنا تر نوالہ نہیں ہیں جو کافرستان کی کوئی بھی ایجنسی ہمیں نگل سکے۔ تم عمران پر بھروسہ رکھو۔ یہ جو بھی کرے گا ہمارے بھلے

کے لئے ہی کرے گا“...... جولیا نے تنویر کے ریمارکس پر اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

”اسے دوسروں کا نہیں صرف اپنا ہی مفاد عزیز ہوتا ہے“۔ تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

”اپنا مفاد۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ عمران صاحب کو ہمارا نہیں صرف اپنا مفاد عزیز ہے“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اور نہیں تو کیا۔ یہ صرف وہی کرتا ہے جو اس کے ذہن میں ہوتا ہے اور ہمیں بھی اپنے پیچھے دوڑائے پھرتا ہے اور ہم بس اس کے دم چھلے ہی بنے رہ جاتے ہیں“...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

”ایسی بات نہیں ہے۔ عمران صاحب کو ہماری زندگیوں کی بھی فکر رہتی ہے اور یہ اس کوشش میں بھی رہتے ہیں کہ ہم سب مل کر مشن مکمل کریں اور پاکیشیا کے خلاف جو بھی دشمن سر اٹھانے کی کوشش کرے ہم سب مل کر اس دشمن کا سر کچل سکیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”یہ تم سب کی سوچ ہو گی۔ میری نہیں“...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

”تو تمہاری سوچ کیا ہے“...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”ہم اس کے ساتھ جتنی بھی محنت کریں اور جتنی بھی بھاگ دوڑ

کریں۔ جس قدر مرضی کامیابیاں حاصل کریں ہر مشن کا آخر میں کریڈٹ یہی لے جاتا ہے اور سب یہی سمجھتے ہیں کہ عمران اگر ہمارے ساتھ نہ ہو تو ہم کوئی بھی مشن مکمل نہ کر سکیں گے۔ ہماری حاصل کی ہوئی کامیابی بھی اس کی کامیابی کہلاتی ہے“۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”ہمارا مقصد دشمن اور اس کے عزائم کے خلاف کامیابی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ وہ کامیابی ہم حاصل کریں یا عمران اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جن کا مقصد ملک و قوم کا دفاع اور ان کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔

اگر ہم ایک دوسرے سے کریڈٹ حاصل کرنے کے چکروں میں پڑ جائیں تو پھر ہمارے لئے کامیابی حاصل کرنا تو دور کی بات ہے ہم ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اس لئے ایسے فضول اور احمقانہ خیالات اپنے ذہن سے نکال دو کہ عمران جو کچھ کرتا ہے اپنے مفاد کے لئے کرتا ہے اور اس بات کا تمہیں ایک بار نہیں ہزار بار تجربہ ہو چکا ہے کہ عمران خود سے زیادہ ہماری جانوں کی فکر کرتا ہے اور ہمیں ذرا سی بھی چوٹ لگے تو یہ سب کچھ بھول کر ہماری زندگی اور خیر و عافیت کے لئے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ یہ بھی مت بھولو کہ عمران کی وجہ سے ہی ہم سینکڑوں بار یقینی موت سے بھی بچ چکے ہیں“...... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”بحث کیوں کر رہی ہو۔ تنویر میرے جس مفاد کا ذکر کر رہا ہے

اس کے بارے میں تم میں سے کسی کو سمجھ ہی نہیں آ رہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا جو اتنی دیر سے خاموش تھا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔ باقی سب بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"جس طرح میں تنویر کو رقیب روسفید کہتا ہوں اسی طرح یہ بھی مجھے اپنا رقیب ہی سمجھتا ہے اب یہ اس کے سمجھنے کی بات ہے کہ یہ مجھے رقیب روسفید سمجھتا ہے یا رقیب روسیاہ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ میرے راستے سے ہٹ جائے اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہے کہ میں اس کے راستے کا کانٹا نہ بنوں کیوں تنویر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فضول سوچ ہے تمہاری"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہاری کوئی بھی بات میری سمجھ میں نہیں آئی"...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"تمہاری سمجھ میں یہ ساری باتیں تب آئیں گی جب صفدر یار جنگ بہادر خطبہ نکاح یاد کر لے گا اور پھر یہ اس کی صوابدید پر ہو گا کہ یہ تم سے کس کا نکاح پڑھواتا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"کیا بکواس کر رہے ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بکواس نہیں۔ حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ نہیں یقین تو پوچھ لو تنویر سے"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے تنویر"...... جولیا نے تنویر کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

"اس کی باتوں پر تم یقین کر سکتی ہو میں نہیں۔ میں تو صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہم بلا وجہ یہاں اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔ جبکہ ہمیں جلد سے جلد کافرسان پہنچ جانا چاہئے"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارے پاس ایسا کوئی طریقہ ہے کہ ہم یہاں سے کسی کی نظروں میں آئے بغیر کافرستان منتقل ہو سکیں"...... عمران نے اس بار اس کی طرف سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے ایک راستہ"...... تنویر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کون سا راستہ ہے۔ بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"سری لانکا کی بجائے اگر ہم بارما چلے جائیں تو وہاں سے کسی بھی مچھیرے کی لانچ یا موٹر بوٹ میں ہم بھی مچھیرے بن کر کافرستان جا سکتے ہیں۔ بارما اور کافرستان کے مچھیرے اسمگلنگ کرنے کے لئے راستے میں ایک سے دوسری لانچ میں آسانی سے منتقل ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں منہ مانگا معاوضہ دیا جائے تو وہ غیر ملکیوں کو بھی کافرستان سے بارما اور بارما سے کافرستان منتقل کر سکتے ہیں۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے لیکن وہ بارمائیوں کو خاص طور پر انتہائی راز داری سے کافرستان

منتقل کرتا رہتا ہے۔ اس کا نام کامبا ہے اور میں نے پاکیشیا میں اس کی ایک بار مدد کی تھی۔ اس لئے وہ میرا احسان مند ہے اس نے مجھ سے کہا تھا کہ بارما میں مجھے اس سے کبھی بھی اور کسی بھی مدد کی ضرورت پڑے تو میں اس سے ایک بار رابطہ کرلوں۔ وہ ہر ممکن طریقے سے میری مدد کرے گا۔ میں نے اسے اپنا نام نہیں بتایا تھا لیکن چونکہ میں نے اس کی بھرپور مدد کی تھی اس لئے وہ مجھے گڈ مین کے طور پر جانتا ہے''...... تنویر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ مین۔ وہ تو تم ہو بس میرے معاملے میں ہی تم ہمیشہ بیڈ مین بن جاتے ہو۔ کیا تمہارے پاس اس کامبا کا کوئی پتہ یا فون نمبر ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میرے پاس اس کا فون نمبر ہے''...... تنویر نے کہا۔

''تو کرو اس سے رابطہ۔ اگر وہ ہمارا کام کرسکتا ہے تو ہم اسے منہ مانگا معاوضہ دے سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے جیب سے اپنا ڈی فون نکالا اور اس پر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''کامبا کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ چونکہ تنویر نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے یہ آواز ان سب نے بھی سن لی تھی۔

''پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ کامبا سے بات کراؤ''...... تنویر نے کرخت لہجے میں کہا۔

''تمہارا نام''...... دوسری طرف سے اسی لہجے میں پوچھا گیا۔

''گڈ مین''...... تنویر نے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''گڈ مین۔ یہ کیسا نام ہے۔ اپنا اصل نام بتاؤ''...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''تم کامبا کو بتاؤ کہ پاکیشیا سے اس کے دوست گڈ مین کی کال ہے جس نے اس کی جان بچائی تھی۔ اسے خود ہی پتہ چل جائے گا کہ میں کون ہوں۔ سنو اگر تم نے میری کامبا سے بات نہ کرائی اور کامبا کو پتہ چلا کہ میں نے اسے کال کیا تھا اور تم نے اسے نہیں بتایا تھا تو وہ تمہاری دوسری کوئی بات نہیں سنے گا اور تمہیں گولی مار دے گا۔ سمجھے تم''...... تنویر نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ہولڈ کرو''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔ یہ شاید تنویر کے سرد اور سخت لہجے کا اثر تھا۔

''گڈ مین۔ کیا تم واقعی گڈ مین بول رہے ہو''...... دوسری طرف سے چند لمحوں بعد ایک تیز اور انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔ عمران اور اس کے ساتھی یہ سن کر چونک پڑے کہ بولنے والے نے افریقی زبان میں بات کی تھی۔

''ہاں۔ میں گڈ مین ہی بول رہا ہوں''...... تنویر نے بھی افریقی زبان میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ میرے ہمدرد، میرے محسن، میرے دوست کہاں ہو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

تم۔ اتنے عرصے بعد تمہیں میری یاد کیسے آ گئی۔ میں تو سمجھا کہ تم مجھے بھول چکے ہو گے۔ تم نے مجھے نہ اپنا نام بتایا تھا اور نہ اپنا کوئی پتہ اور فون نمبر دیا تھا۔ میرا دوبارہ پاکیشیا آنا نہیں ہوا ورنہ میں تم کو تلاش کر کے اور تم سے ضرور ملاقات کرتا''...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت اور جوش بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''تو سمجھ لو کہ تم مجھے دل سے یاد کرتے تھے اس لئے تمہارے دل کی آواز میرے دل تک پہنچ گئی اور میں یہاں خود تم سے ملنے آ گیا ہوں''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم بارما میں ہو۔ بولو۔ جلدی بولو۔ کب آئے ہو تم بارما اور کہاں ہو۔ مجھے بتاؤ۔ فوراً بتاؤ۔ میں ابھی اور اسی وقت تم سے ملنے آ رہا ہوں۔ جلدی بتاؤ کہاں ہو تم''۔ دوسری طرف سے کامبا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں بارما میں نہیں سری لانکا میں ہوں''...... تنویر نے جواب دیا۔

''سری لانکا۔ کیا مطلب۔ تم سری لانکا میں کیا کر رہے ہو''۔ کامبا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ جس نمبر پر میں تم سے بات کر رہا ہوں یہ محفوظ ہے یا نہیں''۔ تنویر نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں۔ تم فکر نہ کرو۔ میں نے تمہیں سپیشل فون نمبر دیا تھا۔ تم

مجھ سے اس نمبر پر کھل کر اور اطمینان سے بات کر سکتے ہو۔ ویسے میرے پاس اس وقت کوئی موجود ہے جس کی موجودگی میں مجھے تم سے افریقی زبان میں بات کرنی پڑ رہی ہے لیکن تم فکر نہ کرو وہ افریقی نہیں جانتی ہے''...... کامبا نے جواب دیا۔

''تو سنو۔ میں سری لانکا میں اپنے چند خاص دوستوں کے ساتھ موجود ہوں۔ میں ان سب کے ساتھ فوری طور پر یہاں سے کافرستان منتقل ہونا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں تم ہماری کیا مدد کر سکتے ہو''...... تنویر نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... کامبا نے کہا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ۔ تم اس سلسلے میں میری کیا مدد کر سکتے ہو''۔ تنویر نے کہا۔

''تم میرے محسن ہو گڈ مین۔ تم نے میری جان بچائی تھی۔ تمہارے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ تم بس مجھے اپنا پتہ بتاؤ کہ تم سری لانکا میں اس وقت کہاں موجود ہو۔ میرا وہاں بھی سیٹ اپ موجود ہے۔ میں ابھی اپنے آدمیوں کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں وہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے اور جلد ہی تمہیں بارما منتقل کر دیں گے۔ ایک بار تم بارما آ جاؤ تو میرے لئے تمہیں اور تمہارے دوستوں کو کافرستان پہنچانا مشکل نہ ہو گا۔ میں ایک دو روز میں ہی تمہیں تمہارے سارے ساتھیوں سمیت کافرستان پہنچا دوں گا''...... دوسری طرف سے کامبا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پتہ نوٹ کر لو"...... تنویر نے کہا اور پھر اس نے اسی رہائش گاہ کا کامبا کو پتہ بتانا شروع کر دیا جہاں وہ اس وقت موجود تھے چونکہ عمران نے اسے اس علاقے کے بارے میں پہلے ہی تفصیل بتا دی تھی اس لئے اسے پتہ بتانے میں کوئی مسئلہ نہ ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہیں رکو۔ میں اپنے آدمیوں سے رابطہ کرتا ہوں وہ دو تین گھنٹوں میں تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ وہ تمہیں بگ ڈان کامبا کے حوالے سے ملیں گے تم جواب میں انہیں گڈ مین کا حوالہ دینا۔ وہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے اور پھر یہ ان کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ تمہیں سری لانکا سے نکال کر میرے پاس بارما لے آئیں"...... کامبا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارے ساتھیوں کا انتظار کروں گا"...... تنویر نے کہا تو دوسری طرف سے کامبا نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"ویل ڈن تنویر۔ تم نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے ورنہ اس بار میں بھی یہ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ کافرستانی ایجنسیوں سے بچ کر ہم کیسے کافرستان پہنچنے میں کامیاب ہوں گے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کے منہ سے اپنی تعریف سن کر تنویر کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"تم ہی تنویر کو صرف سر پھرا، غصیلا اور چڑچڑے مزاج کا

انسان سمجھتے ہو جبکہ یہ ذہانت و فطانت میں کسی سے کم نہیں ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ اور زیادہ سرخ ہو گیا۔

"تنویر کا چہرہ یوں سرخ ہو رہا ہے جیسے ہم اس کی نہیں بلکہ کسی نوخیز دوشیزہ کے حسن کی تعریف کر رہے ہوں"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر جھینپ کر رہ گیا۔

لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان سی برڈ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اپنی دونوں ٹانگیں میز پر رکھی ہوئی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی لمبے منہ والی بوتل تھی اور وہ سانس لئے بغیر شراب پینے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے شراب کی بوتل منہ سے ہٹائی اور پھر اس نے میز سے ٹانگیں نیچے کیں اور سیدھا ہو گیا۔ اس نے شراب کی بوتل میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی ناگواری کے تاثرات تھے جیسے اسے فون کی گھنٹی سن کر سخت کوفت ہوئی ہو۔

''سی برڈ بول رہا ہوں''...... اس نے رسیور کان سے لگا کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''ساندری سے ارجن بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیوں فون کیا ہے نانسنس''...... سی برڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہم نے آپ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بلیک سی لانچ پر قبضہ کر لیا ہے باس۔ ساندری گھاٹ پر کافرستان سیکرٹ سروس کا آر ڈی گروپ بھی موجود تھا جو شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کے وہاں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ ہم نے گھاٹ کے اطراف میں ہر طرف بے ہوشی کی گیس پھیلا کر ان سب کو بے ہوش کر دیا اور پھر ہم بلیک سی لانچ کو گھاٹ پر لائے اور ان تمام بے ہوش افراد کو اٹھا کر اس لانچ کے ایک خفیہ کیبن میں ڈال دیا۔ ہم نے ان سب کو رسیوں سے باندھ دیا تھا تاکہ ہوش میں آنے کے باوجود وہ اس کیبن سے باہر نہ آ سکیں۔ اس کے بعد ہم نے لانچ کو مخصوص مقام پر پہنچایا اور اسے آٹو کنٹرول کر کے سمندر میں چھوڑ دیا۔ اب لانچ نہایت تیز رفتاری سے سمندر میں دوڑی جا رہی ہے۔ اس لانچ کا ریموٹ کنٹرول ہمارے پاس ہے ہم اسے پچاس ناٹیکل کے فاصلے سے بھی کنٹرول کر سکتے ہیں۔ لانچ کی رفتار بڑھانا اور کم کرنا ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ہماری ایک لانچ مسلسل بلیک سی لانچ کے پیچھے جا رہی ہے تاکہ بلیک سی کی رفتار کو مسلسل کنٹرول کیا جا سکے''۔ دوسری طرف سے ارجن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ لانچ روانہ کرنے سے پہلے تم نے لانچ کی چیکنگ کی تھی''...... سی برڈ نے پوچھا۔

''لیس باس۔ ہم سائنسی مشینی آلات ساتھ لے گئے تھے۔ لانچ

کی چیکنگ کے دوران ہمیں انجن روم سے ایک ٹریکنگ ڈیوائس ملی تھی جسے شاید شاگل کے آدمیوں نے اس لانچ میں لگایا تھا تاکہ اس لانچ کی ٹریکنگ کی جا سکے۔ ہم نے اس ڈیوائس کو وہاں سے نہیں ہٹایا''...... ارجن نے کہا۔

''ہاں۔ میرے علم میں آیا ہے کہ یہ ڈیوائس خصوصی طور پر چیف شاگل کے آدمیوں نے لانچ میں لگائی تھی تاکہ وہ اس پر مسلسل نظر رکھ سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ چیف شاگل اس لانچ کو تباہ کرنے کے لئے خود آئے گا اور چونکہ ٹریکنگ ڈیوائس اس لانچ میں لگی ہوئی ہے اس لئے وہ صرف اسی لانچ کو نشانہ بنائے گا اور پھر اس لانچ کو تباہ کر کے مطمئن ہو جائے گا کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے''...... سی برڈ نے کہا۔

''یس باس''...... ارجن نے کہا۔

''دوسرے کام کا کیا کیا ہے تم نے''...... سی برڈ نے پوچھا۔

''میں نے ایک اور لانچ کا بندوبست کر لیا ہے باس جو بالکل بلیک سی لانچ جیسی ہے۔ ہم نے ساندری گھاٹ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں لانچ اس گھاٹ کے پاس پہنچ جائے گی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئیں گے تو وہ اس لانچ کو ہی بلیک سی لانچ سمجھ کر اس میں سوار ہو جائیں گے۔ ہم نے اس لانچ میں جگہ جگہ وائٹر کلوس بم لگا د[illegible] ہیں۔ وہ [illegible] جیسے ہی لانچ میں آئیں گے ہم ریموٹ کنٹرول سے ان [illegible] بموں کو بلاسٹ کر

دیں گے جس سے لانچ مکمل طور پر دھویں سے بھر جائے گی اور اس دھویں کی زد میں آتے ہی عمران اور اس کے ساتھی فوراً بے ہوش ہو جائیں گے۔ یہ دھواں انتہائی زہریلا ہے۔ اگر وہ ماسک پہن لیں یا سانس بھی روک لیں تب بھی وہ اس دھویں کے اثر سے نہیں بچ سکیں گے۔ یہ دھواں ان کی آنکھوں اور ان کے جسموں کے مساموں کے راستے ان پر اثر انداز ہو گا اور وہ فوراً بے ہوش ہو جائیں گے اس کے بعد ہم انہیں اپنے قابو میں کر لیں گے اور پھر اسی لانچ کے ذریعے ہم انہیں کافرستان کے نیل گھاٹ تک لے جائیں گے''...... ارجن نے جواب دیا۔

''ہاں۔ نیل گھاٹ پر ہمارے دوسرے ساتھی موجود ہیں۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کی حالت میں ہی ان کے سپرد کر دینا۔ وہ انہیں کافرستانی ٹھکانے پر لے جائیں گے اور پھر میں خود وہاں جا کر اس بات کا فیصلہ کروں گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کب اور کیسے مادام رادھا کے حوالے کرنا ہے''...... سی برڈ نے کہا۔

''یس باس''...... ارجن نے کہا۔

''اس کام میں کوئی رکاوٹ نہیں آنی چاہئے۔ یہ کام ایسے انداز سے کرنا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو معمولی سا بھی شبہ نہ ہو کہ ان کے خلاف کیا ٹریپ بچھایا گیا ہے۔ انہیں ہر حال میں ہم نے زندہ پکڑنا ہے۔ سمجھ گئے تم''...... سی برڈ نے کہا۔

”یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اب بس عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی دیر ہے اس کے بعد وہ ایسے ٹریپ میں پھنس جائیں گے جس سے بچ نکلنا ان کے لئے ناممکن ہو گا“...... ارجن نے کہا۔

”اوکے۔ جیسے ہی تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کرو مجھے فوراً اس کی اطلاع کر دینا“...... سی برڈ نے کہا۔

”اوکے باس“...... ارجن نے کہا تو سی برڈ نے رسیور کان سے ہٹا کر کریڈل پر رکھ دیا۔ جیسے ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... سی برڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

”مادام رادھا بول رہی ہوں“...... دوسری طرف سے مادام رادھا کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ یس مادام۔ حکم“...... مادام رادھا کی آواز سن کر سی برڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کر رہی ہوں سی برڈ“...... دوسری طرف سے مادام رادھا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”رپورٹ مکمل کرنے کے لئے کام کرنا پڑتا ہے مادام اور میں ابھی کام کر رہا ہوں۔ جب کام مکمل ہو جائے گا تو میں آپ کو خود کال کر کے ساری رپورٹ دے دوں گا“...... سی برڈ نے قدرے ناگوار لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ یہ تم مجھ سے کس انداز میں بات کر رہے ہو“۔ سی برڈ کا ناگوار لہجہ سن کر دوسری طرف سے مادام رادھا نے غراتے ہوئے کہا۔

”سوری مادام۔ میں آپ سے مؤدبانہ گزارش کر رہا ہوں کہ ابھی کام پورا ہونے میں تھوڑا وقت لگے گا۔ جیسے ہی کام پورا ہو جائے گا میں آپ کو خود سب کچھ بتا دوں گا۔ آپ نے مجھے جو مشن دیا ہے میں اسی پر کام کر رہا ہوں اور اس وقت میں نے اپنے سارے کام دھندے چھوڑ کر خود کو آپ کے کام کے لئے فوکس کر رکھا ہے۔ میرے آدمی اپنا کام کر رہے ہیں۔ اب بس عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا انتظار ہے۔ وہ جیسے ہی آئیں گے ہمارے ٹریپ میں پھنس جائیں گے اور پھر جلد ہی وہ آپ تک پہنچ بھی جائیں گے“...... سی برڈ نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس میں کتنا وقت لگے گا“...... مادام رادھا نے پوچھا۔

”ابھی تو کام کا آغاز ہوا ہے۔ میں کل صبح تک ہی آپ کو مفصل رپورٹ دے سکتا ہوں اس سے پہلے نہیں“...... سی برڈ نے صاف لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ اگر بلیک سی عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر روانہ ہو گئی اور اسے چیف شاگل نے ہٹ کر دیا تو“...... مادام رادھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایسا نہیں ہوگا مادام۔ میں نے چیف شاگل کو بھی ڈاج دینے کا مکمل انتظام کر دیا ہے۔ چیف شاگل اپنا کام ضرور کرے گا وہ بلیک سی لانچ کو نشانہ بھی ضرور بنائے گا لیکن وہ جس بلیک سی لانچ کو نشانہ بنائے گا اس میں عمران اور اس کے ساتھی نہیں بلکہ اس کے اپنے ہی آدمی ہوں گے''...... سی برڈ نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں''...... مادام رادھا نے چونک کر کہا۔

''آپ کو مجھے ساری تفصیل بتانی ہی پڑے گی۔ بہرحال آپ نے جس بلیک سی کے بارے میں مجھے تفصیلات دی تھیں میں نے فوری طور پر کارروائی کرتے ہوئے اپنے آدمیوں کے ذریعے اس بلیک سی لانچ کو تلاش کرایا تھا اور میرے حکم پر میرے آدمیوں نے بلیک سی لانچ پر قبضہ کر لیا تھا۔ میرے آدمیوں نے اس لانچ کو اپنے کنٹرول میں لے کر سائنسی آلات سے چیکنگ کی تھی۔ چیکنگ کے دوران میرے ساتھیوں کو لانچ میں ایک جدید ڈیوائس لگی ہوئی ملی تھی جو ٹریکنگ اور ٹارگٹ ڈیوائس ہے۔ اس ڈیوائس سے نہ صرف لانچ کو مسلسل مانیٹر کیا جا سکتا ہے بلکہ اس مشین میں لگے ہوئے ٹارگٹ سسٹم سے اسے میزائل سے ہٹ بھی کیا جا سکتا ہے اور یہ ڈیوائس چیف شاگل کے آدمیوں نے چیف شاگل کے کہنے پر لگائی تھی تاکہ چیف شاگل کو سمندر میں دوڑتی ہوئی سینکڑوں موٹر بوٹس اور لانچوں میں سے بلیک سی لانچ کو تلاش کرنے میں کسی مشکل کا

سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس ڈیوائس کی وجہ سے وہ آسانی سے سمندر میں دوڑنے والی بلیک سی لانچ کو ٹریس کر سکتا ہے اور پھر اسے اس لانچ کو ہٹ کرنے میں بھی مشکل نہ ہوگی۔ ساندری گھاٹ پر عمران اور اس کے ساتھیوں پر نظر رکھنے کے لئے چیف شاگل کے آر ڈی گروپ کے افراد بھی موجود تھے۔ میرے آدمیوں نے انہیں گیس کیپسول فائر کر کے بے ہوش کر دیا اور پھر وہ بلیک سی لانچ ساندری گھاٹ پر لے گئے۔ انہوں نے چیف شاگل کے آدمیوں کو بے ہوشی کی حالت میں رسیوں سے باندھ کر اس لانچ کے ایک خفیہ کیبن میں چھپا دیا۔ اس لانچ کو میرے آدمی نے ریموٹ کنٹرول سے منسلک کر دیا اور پھر اس لانچ کو سمندر میں چھوڑ دیا۔ اب وہ لانچ تیزی سے کافرستانی سرحد کی طرف دوڑی جا رہی ہے۔ لانچ میں لگی ہوئی ڈیوائس کی وجہ سے چیف شاگل اس لانچ کو آسانی سے مارک کر لے گا اور پھر وہ لامحالہ اسے تباہ کر دے گا۔ وہ اس لانچ کو تباہ کر کے مطمئن ہو جائے گا کہ اس نے لانچ میں موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے جبکہ ہلاک ہونے والے اس کے اپنے ساتھی ہی ہوں گے۔ اس کے علاوہ میں نے اپنے آدمیوں کو ساندری گھاٹ پر چھپا دیا ہے۔ وہاں اب نئی لانچ لائی جائے گی اس لانچ کو بھی بلیک سی لانچ جیسا بنایا گیا ہے۔ لانچ میں میرے آدمیوں نے ریموٹ کنٹرولڈ بم فلکسڈ کر دیئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی لانچ میں آئیں گے میرے ساتھی ان

بموں کو بلاسٹ کر دیں گے جن سے نکلنے والی گیس کے اثر سے عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر ہم آسانی سے ان پر قابو پا لیں گے اور پھر انہیں بے ہوشی کی حالت میں فولادی زنجیروں سے جکڑ دیا جائے گا اور پھر انہیں اسی لانچ پر نیل گھاٹ تک لے جایا جائے گا جہاں میرا کافرستانی گروپ موجود ہے۔ میرے ساتھی، عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کی حالت میں دوسرے گروپ کے حوالے کر دیں گے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستانی خفیہ ٹھکانے پر لے جائیں گے اور پھر آپ جب چاہیں اور جیسے چاہیں انہیں ہم سے وصول کر سکتی ہیں۔ اب ہمیں صرف اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا انتظار ہے''...... سی برڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویل ڈن۔ تمہاری پلاننگ تو شاندار ہے سی برڈ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو اگر معلوم ہو گیا کہ تم ان کے خلاف کام کر رہے ہو اور انہیں بلیک سی لانچ میں ٹریپ کرنا چاہتے ہو تو''۔ مادام رادھا نے کہا۔

''ایسا نہیں ہو گا مادام۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آخری لمحات تک شک نہیں ہونے دیا جائے گا کہ بلیک سی لانچ ان کے لئے ٹریپ ہے۔ میں سارا کام اپنی نگرانی میں کرا رہا ہوں تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہم پر ذرہ بھر شک نہ ہو سکے''۔ سی برڈ نے مادام رادھا کی بات سن کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس کے باوجود اگر وہ سانڈری گھاٹ پر نہ آئے تو تم کیا کرو گے''...... مادام رادھا نے اسی انداز میں کہا۔

''اگر وہ نہ آئے تو بھی میں نے سمندری راستوں پر ان کے لئے متعدد جال پھیلا رکھے ہیں۔ وہ جس سمندری راستے سے بھی کافرستان جانے کے لئے روانہ ہوں گے میرے ساتھیوں کی نظروں سے نہ بچ سکیں گے اور ہم انہیں ہر صورت میں پکڑ لیں گے''۔ سی برڈ نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ میں بھی یہی چاہتی تھی کہ تم کسی ایک پوائنٹ پر اپنی توجہ مرکوز نہ رکھو بلکہ ان تمام راستوں پر اپنے آدمی پھیلا دو جہاں سے عمران اور اس کے ساتھی کافرستان جانے کے لئے سفر سکتے ہیں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''میں کوئی کام ادھورا نہیں کرتا مادام۔ میں سی برڈ ہوں اور سی برڈ کی نظر پورے سمندر پر رہتی ہے جہاں سے ایک پرندہ بھی میری اجازت کے بغیر ادھر سے ادھر نہیں جا سکتا ہے''...... سی برڈ نے کہا۔

''او کے۔ تم اپنا کام مکمل کرو اور پھر مجھے خود کال کر کے ساری تفصیل سے آگاہ کرو۔ اب میں تمہیں خود کال نہیں کروں گی''۔ مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام''...... سی برڈ نے کہا۔

''کچھ اور کہنا یا پوچھنا ہے''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام۔ کیا آپ نے اپنے نمبر ٹو سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی تصدیق نہیں کرائی''...... سی برڈ نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے سروش ورما کو سری لانکا بھیجنے کا فیصلہ مؤخر کر دیا ہے''...... مادام رادھا نے کہا تو سی برڈ چونک پڑا۔

''وہ کیوں مادام''...... سی برڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''سروش ورما پہلے جب بھی راول سوبھاش سے بات کرتا ہے تو راول سوبھاش اس سے ہمیشہ بات ختم کرتے ہوئے گڈ بائی ضرور کہتا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے بعد سروش ورما نے دو بار راول سوبھاش سے بات کی لیکن دونوں بار راول سوبھاش نے مخصوص ورڈ نہیں ادا کیا۔ سروش ورما اپنی اور راول سوبھاش ل ریکارڈ کرنے کا عادی ہے اس شک کی بنیاد پر اس نے وائس چیکنگ مشین میں جب راول سوبھاش کی وائس چیک کی تو اسے پتہ چل گیا کہ اس سے بات کرنے والا راول سوبھاش نہیں کوئی اور ہے اور تم جانتے ہو کہ دنیا میں عمران ہی ایک ایسا انسان ہے جو دوسروں کی آوازوں کی نقل کرنے میں ماہر ہے اس لئے اب یہ بات یقینی ہو گئی ہے کہ راول سوبھاش اور اس کے ساتھی عمران کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں اور راول سوبھاش کی آواز میں سروش ورما سے بات کرنے والا عمران ہی تھا جو اس کے اور اس کے ساتھیوں کے زندہ ہونے کا ثبوت ہے''...... مادام رادھا نے تفصیلاً بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ راول سوبھاش اور اس کے ساتھی بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں''...... سی برڈ نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں نے تم سے رپورٹ لینے کے لئے کال کیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں اور وہ اب ہر صورت میں بلیک سی لانچ سے ہی کافرستان پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ یہ بات بتا کر میں تمہیں الرٹ بھی کرنا چاہتی تھی اور یہ بھی کہنا چاہتی تھی کہ تم اپنے کام کی رفتار بڑھا دو''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ فکر نہ کریں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو راول سوبھاش اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں کر سکے تو کیا ہوا وہ ہمارے ہاتھوں سے نہیں بچ سکیں گے''...... سی برڈ نے کہا۔

''تم نے انہیں ہلاک نہیں کرنا ہے نانسنس۔ میں نے تم سے بار بار کہا ہے کہ مجھے وہ سب زندہ چاہئیں۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں''... مادام رادھا نے اس بار چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''یس مادام۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ حالت میں آپ کے حوالے کروں گا۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے''۔ سی برڈ نے فوراً کہا۔

''گڈ''...... دوسری طرف سے مادام رادھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ سی برڈ نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مادام رادھا کے

لئے غصے کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ مادام بھی حد سے زیادہ شکی مزاج ہے۔ ایک کام کرنے کو دیتی ہے اور پھر چاہتی ہے کہ وہ کام فوراً ہی پورا ہو جائے۔ ہر کام میں وقت لگتا ہے لیکن مادام سمجھتی ہے کہ ہمارا تعلق جنات سے ادھر وہ حکم دے گی اور ادھر ہم اس کا کام کر دیں گے۔ نانسنس"...... سی برڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا اور رسیور کان سے لگا لیا۔

"یس سر"...... رابطہ ملتے ہی اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"شاردا کو کال کرو اور اس سے کہو کہ وہ جہاں بھی ہو سب کچھ چھوڑ کر جلد سے جلد میرے آفس میں آ جائے"...... سی برڈ نے کہا۔

"یس سر"...... اس کی پرسنل سیکرٹری نے کہا تو سی برڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگا لیا اور بوتل میں موجود شراب یوں پینا شروع ہو گیا جیسے وہ شراب نہ ہو بلکہ منرل واٹر ہو۔ جب تک بوتل خالی نہ ہو گئی اس نے بوتل منہ سے نہ ہٹائی اور جب بوتل خالی ہو گئی تو اس نے بوتل سائیڈ ٹیبل کے پاس پڑی ہوئی باسکٹ میں پھینک دی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم ان"...... سی برڈ نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور نہایت حسین لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس لڑکی نے جینز اور پنک شرٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے سر کے بال اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے شانوں تک ترشے ہوئے تھے۔ لڑکی کی آنکھیں بڑی تھیں جن میں ذہانت کی چمک دکھائی دے رہی تھی۔

"اوہ۔ شاردا تم۔ آؤ۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... لڑکی کو دیکھ کر سی برڈ نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا تو لڑکی مسکراتی ہوئی آگے بڑھ آئی۔

"بیٹھو"...... سی برڈ نے کہا تو لڑکی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"خیریت سمندری پرندے۔ تم نے مجھے ایمرجنسی کال کرائی تھی"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سی برڈ کو ہمیشہ سمندری پرندہ ہی کہتی تھی۔ اس کے سمندری پرندہ کہنے پر سی برڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"سمندری پرندے اور سی برڈ میں کیا فرق ہے جو تم مجھے سی برڈ کہنے کی بجائے ہمیشہ سمندری پرندہ کہتی ہو"...... سی برڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بہت فرق ہے"...... شاردا نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

"کیا فرق ہے۔ آج بتا ہی دو"...... سی برڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Downloaded From http://paksociety.com

''سی برڈ انگریزی کے ورڈز ہیں جبکہ سمندری پرندہ مقامی زبان میں کہا جاتا ہے''...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سی برڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''بس یہی فرق ہے''...... سی برڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کوئی اور فرق ہے تو بتا دو''...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سی برڈ اور زیادہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''نہیں نہیں اور کوئی فرق نہیں ہے''...... سی برڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا بتاؤ۔ مجھے کس لئے بلایا ہے''...... شاردا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو سی برڈ نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حوالے سے ہر بات اسے تفصیل سے بتا دی۔

''ہونہہ۔ یہ بات تو طے ہے کہ راول سوبھاش میں ایسی صلاحیت نہیں تھی کہ وہ عمران جیسے انسان کا مقابلہ کر سکتا''...... شاردا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا

''ہاں۔ یہ بات مجھے بھی معلوم تھی اسی لئے تو میں نے اس کام کی حامی بھر لی تھی کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس بھی کروں گا اور انہیں زندہ پکڑ کر مادام رادھا کے حوالے بھی کروں گا۔ مادام رادھا نے مجھے اس کام کے لئے میری توقع سے بڑھ کر معاوضہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس نے مجھے کام سے پہلے آدھا معاوضہ دینے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ میں نے اس پر بھی کوئی

اعتراض نہیں کیا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ راول سوبھاش کے ہاتھوں عمران جیسا انسان اس قدر آسانی سے ہلاک نہیں ہو سکتا ہے''۔ سی برڈ نے کہا۔

''بہرحال۔ اب بتاؤ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو''...... شاردا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''عمران اگر راول سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتا ہے اور راول سوبھاش کی آواز میں سروش ورما کو ڈاج دے سکتا ہے تو کیا اسے اس بات کی خبر نہیں ہو گی کہ وہ جس بلیک سی پر کافرستان جانے کا سوچ رہا ہے اس کے بارے میں چیف شاگل کو علم ہو چکا ہو گا اور وہ اسے سمندر میں ہی تباہ کر سکتا ہے۔ اگر اسے یہ سب معلوم ہے تو کیا وہ بلیک سی میں سفر کرنے کے لئے ساندری گھاٹ پر آئے گا۔ تم کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے ساتھ بھی کام کر چکی ہو۔ مجھ سے زیادہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جانتی ہو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے بتاؤ کہ عمران اگر بلیک سی لانچ کے ذریعے کافرستان کے لئے روانہ نہ ہوا تو وہ کافرستان داخل ہونے کے لئے کون سا راستہ اختیار کر سکتا ہے اور وہ اس وقت اپنے ساتھیوں سمیت کہاں چھپا ہوا ہو گا''...... سی برڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو شاردا بے اختیار مسکرا دی۔

''تو تم میرے ذریعے یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ عمران اور اس

Downloaded From http://paksociety.com

کے ساتھی اس وقت کہاں ہیں اور اگر وہ بلیک سی لانچ میں نہیں آئیں گے تو پھر کافرستان کیسے جائیں گے''...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... سی برڈ نے کہا۔

''اگر میں تمہیں بتا دوں کہ عمران اور اس کے ساتھی اس وقت کہاں ہے تو''...... شاردا نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو سی برڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم جانتی ہو کہ وہ اس وقت کہاں پر موجود ہیں''...... سی برڈ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں جانتی ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ کافرستان داخل ہونے کے لئے کس راستے کا انتخاب کرنے والے ہیں''...... شاردا نے کہا تو سی برڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ شاردا کی جانب ایسی نظروں سے دیکھنا شروع ہو گیا تھا جیسے یا تو شاردا کے سر پر سینگ اگ آئے ہوں یا پھر وہ کوئی ایسی بات کر رہی ہو جو کسی انہونی سے کم نہ ہو۔

''آخر کیسے۔ تم یہ سب کیسے بتا سکتی ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں پر موجود ہیں اور وہ کافرستان داخل ہونے کے لئے کون سا راستہ اختیار کرنے والے ہیں''...... سی برڈ نے کہا۔

''میرا نام شاردا ہے ڈیئر اور تم جانتے ہو کہ میں کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے ساتھ کام کر چکی ہو۔ میرا چیف

شاگل سے اس کی سرد مہری اور خشک مزاجی کی وجہ سے اختلاف ہو گیا تھا اس لئے میں نے نہ صرف کافرستانی سیکرٹ سروس کو چھوڑ دیا تھا بلکہ کافرستان سے مستقل طور پر میں سری لانکا میں بھی شفٹ ہو گئی تھی۔ میں نے یہاں مخبری کا ایک نیٹ ورک بنایا جسے وسعت دیتے ہوئے میں نے پورے سری لانکا، بارما اور کافرستان میں پھیلا دیا۔

میں زیادہ تر ان تینوں ممالک کی انڈر ورلڈ پر نظر رکھتی ہوں تاکہ میں ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر سکوں اور پھر میں ان معلومات کو ان کے دشمنوں کو فروخت کر سکوں۔ میں یہ کام نہایت خاموشی اور راز داری سے کرتی ہوں اور میرا یہ دھندہ زوروں پر چل رہا ہے۔ ہر ماہ میں سب کو ایک دوسرے کے خلاف معلومات دے کر خاصی دولت کما رہی ہوں۔ یہاں آنے سے ایک گھنٹہ قبل میں انڈر ورلڈ کے بگ ڈان کاما کے پاس تھی۔ اس کا تعلق بارما سے ہے لیکن ان دنوں وہ سری لانکا میں آیا ہوا ہے۔ وہ مجھے پسند کرتا ہے اور میں اس سے بھی آئے دن کچھ نہ کچھ اینٹھتی رہتی ہوں۔

میں اس کے آفس میں بیٹھی تھی تو اس کے سیل فون پر ایک کال موصول ہوئی۔ اس نے کال رسیو کی اور پھر دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تو اس نے چونک کر گڈ مین کہا تھا۔ گڈ مین کا نام سن کر میں چونک پڑی کیونکہ میں جانتی تھی کہ کاما گڈ مین کسے کہتا ہے۔

اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ایک بار کسی نجی کام کے سلسلے میں پاکیشیا گیا تھا۔ وہ اپنا کام پورا کر کے بارما جانے کے لئے ایئر پورٹ کی طرف جا رہا تھا تو اس پر دو بدمعاشوں نے حملہ کر دیا تھا جس کے نتیجے میں وہ بری طرح سے زخمی ہو گیا تھا۔ بدمعاش اسے زخمی حالت میں یہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے لیکن اس میں ابھی زندگی کی رمق باقی تھی۔

اتفاق سے ایک کار وہاں سے گزری تو اس میں سوار آدمی نے کامبا کو زخمی حالت میں سڑک پر پڑے دیکھا۔ اس آدمی نے کار روک لی اور پھر اس نے اپنی کار سے نہ صرف میڈیکل ایڈ باکس نکال کر اس کے زخم صاف کئے اور اس کی ابتدائی مرہم پٹی کی بلکہ اسے طاقت کے انجکشن بھی لگائے اور پھر وہ اسے اٹھا کر اپنی کار میں ڈال کر ہسپتال میں لے گیا جہاں اس نے اپنے خرچ پر اور اپنی نگرانی میں کامبا کا علاج کرایا۔ کامبا اس وقت سے اسے اپنا دوست مانتا ہے اس نے اپنے ہمدرد سے اس کا نام پوچھنے کی بہت کوشش کی لیکن اس آدمی نے اسے اپنا نام نہیں بتایا تھا جسے کامبا اپنے طور پر گڈ مین کہنا شروع ہو گیا۔ جب کامبا مکمل طور پر ٹھیک ہو گیا تو اس کے ہمدرد گڈ مین نے اسے اپنی نگرانی میں ایئر پورٹ پہنچایا تھا۔

کامبا اپنے اس ہمدرد کا اس حد تک ممنون اور احسان مند ہے کہ وہ اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے اور وقت پڑنے پر اس کے

لئے جان بھی دے سکتا ہے۔ کامبا نے اپنے ہمدرد گڈ مین کی خاموشی سے اپنے سیل فون میں ایک تصویر لے لی تھی۔ اس نے وہ تصویر مجھے دکھائی تھی تو میں اس گڈ مین کی تصویر دیکھ کر چونک پڑی تھی کیونکہ جب میں کافرستان سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی تھی تو میں نے اس آدمی کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ دیکھا تھا جس کا تعلق یقینی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہے۔ میں نے بعد میں اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے اس کے نام کا بھی علم ہو گیا۔ اس کا نام تنویر ہے اور وہ باقاعدہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر ہے اور تم جانتے ہو کہ میرے کان بے حد حساس ہیں۔ بگ ڈان میری موجودگی میں افریقی زبان میں بات کر رہا تھا۔ وہ شاید یہ سمجھ رہا تھا کہ میں افریقی زبان نہیں جانتی یا پھر وہ جس طرح آہستہ آواز میں بات کر رہا ہے میں اس کی باتیں نہیں سن سکتی لیکن میں نے اس کی ساری باتیں سن لی تھیں“...... شاردا نے کہا۔

”تو کیا وہ اس آدمی تنویر سے بات کر رہا تھا“...... سی برڈ نے کہا۔

”ہاں“...... شاردا نے کہا۔

”کیا باتیں کر رہا تھا وہ۔ بتاؤ مجھے“...... سی برڈ نے اس کی جانب دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو مادام رادھا کے حوالے کر

کے پچاس لاکھ ڈالرز حاصل کرو گے۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تمہیں میں تفصیل بتاؤں گی تو ظاہر ہے اس میں میرا بھی تو کوئی حصہ ہونا چاہئے۔ کیوں ٹھیک ہے نا''...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سی برڈ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ان معلومات کے لئے دس ہزار ڈالرز دینے کے لئے تیار ہوں۔ اب خوش''...... سی برڈ نے کہا۔

''صرف دس ہزار ڈالرز۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو کہ میں دس ہزار ڈالرز کے لئے تمہیں اتنا بڑا راز بتاؤں گی''...... شاردا نے سی برڈ کی بات سن کر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

کیوں۔ دس ہزار ڈالرز کم ہیں کیا۔ چلو۔ تم چونکہ میری گرل فرینڈ ہو اس لئے میں تمہیں پچاس ہزار ڈالرز دے دوں گا۔ اب تو خوش ہو جاؤ اور بتاؤ کہ عمران اور بگ ڈان میں کیا بات ہوئی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں''...... سی برڈ نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بہت کم ہیں''...... شاردا نے کہا۔

''تو تم کتنے چاہتی ہو''...... سی برڈ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ففٹی ففٹی''...... شاردا نے کہا تو سی برڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا کہا ففٹی ففٹی۔ تمہارا مطلب ہے پچیس لاکھ ڈالرز۔ کیا تم پاگل ہو گئی ہو''...... سی برڈ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''دولت حاصل کرنے کے لئے میں پاگل ہی ہو جاتی ہوں

ڈیئر۔ اسی لئے تو میں انڈر ورلڈ کے بدمعاشوں اور غنڈوں کی معلومات ایک دوسرے کو فروخت کرتی رہتی ہوں''...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کسی دن ان غنڈوں اور بدمعاشوں کو تمہاری اصلیت کا پتہ چل گیا تو وہ تمہارا ایسا بھیانک حشر کریں گے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی''...... سی برڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''میں ہر کام نہایت راز داری اور پلاننگ سے کرتی ہوں۔ جن کے خلاف میں معلومات حاصل کرتی ہوں اور جنہیں فروخت کرتی ہوں انہیں میں نے اپنا دوست بھی بنایا ہوا ہے اور وہ سب مجھے اپنا ہمدرد سمجھتے ہیں''...... شاردا نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہرحال۔ پچیس لاکھ ڈالرز بہت زیادہ ہیں۔ اس پر نظرثانی کرو۔ میں تمہیں زیادہ سے زیادہ دس لاکھ ڈالرز دے سکتا ہوں اس سے زیادہ نہیں۔ اگر منظور ہے تو بتاؤ ورنہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں تک پہنچنے کے لئے کسی اور سے رابطہ کر لوں گا''...... سی برڈ نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''تم زیادہ سے زیادہ یہ کرو گے کہ میں نے تمہیں جس بگ ڈان کے بارے میں بتایا ہے اسے اٹھانے اور اس کا منہ کھلوانے کی کوشش کرو گے لیکن تم شاید یہ بھول رہے ہو کہ میں نے تمہیں بگ ڈان ایک کوڈ نام بتایا ہے۔ تم یہ نہیں جانتے کہ بگ ڈان کون ہے اور کہاں پر موجود ہے۔ سوچ لو سی برڈ۔ میرے علاوہ اس وقت

تمہیں کوئی نہیں بتا سکتا کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں موجود ہیں اور وہ کافرستان جانے کے لئے کون سا راستہ اور ذریعہ استعمال کر رہے ہیں''...... شاردا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''جو بھی ہے۔ میں دس لاکھ ڈالرز سے تمہیں ایک ڈالر بھی زیادہ نہیں دوں گا۔ تمہیں نہیں منظور تو نہ سہی''...... سی برڈ نے منہ بنا کر انتہائی ناگوار اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''چلو میں تمہاری بات مان لیتی ہوں لیکن ایک شرط پر''۔ شاردا نے کچھ سوچ کر کہا۔

''کون سی شرط''...... سی برڈ نے چونک کر کہا۔

''میں دس لاکھ ڈالرز ابھی اور اسی وقت لوں گی۔ اس بات کا انتظار نہیں کروں گی کہ مادام رادھا کامیاب ہونے کے بعد تمہیں پچاس لاکھ ڈالرز دیتی ہے یا نہیں''...... مادام شاردا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری یہ شرط مان لیتا ہوں لیکن اگر تمہاری معلومات غلط ثابت ہوئیں تو''...... سی برڈ نے کہا۔

''تو میں تمہیں دس لاکھ ڈالرز کے ساتھ پانچ لاکھ ڈالرز مزید واپس کرنے کی پابند ہوں گی''...... شاردا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو سی برڈ کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''کیا اس کے لئے تم مجھ سے باقاعدہ تحریری معاہدہ کر سکتی ہو''...... سی برڈ نے کہا۔

''تحریری معاہدہ۔ تم اپنی گرل فرینڈ سے اب تحریری معاہدہ کرو

گے۔ بس اتنا ہی بھروسہ ہے مجھ پر''...... شاردا نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ نہیں ڈیئر۔ مجھے تم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے لیکن میں اصول کی بات کر رہا ہوں۔ یہ ایک بزنس ڈیل ہے اور ہر بزنس ڈیل اگر تحریری ہو تو زیادہ مناسب ہوتا ہے''...... سی برڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں نے تمہیں پانچ لاکھ اضافی دینے کی بات کی تو تم نے اسے بزنس ڈیل بنا دیا''...... شاردا نے منہ بنا کر کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں بس تم سے چھوٹی سی تحریر لوں گا زیادہ نہیں وہ بھی اس لئے کہ میں تمہیں ذاتی طور پر ایڈوانس فل پے منٹ کر رہا ہوں جبکہ مجھے معاوضہ کام ہو جانے کے بعد ہی ملے گا۔ اس بات کو بھی سمجھنے کی کوشش کرو''...... سی برڈ نے اس بار منت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں تحریر دینے کے لئے تیار ہوں۔ لاؤ نوٹ بک میں تمہیں پندرہ لاکھ ڈالرز کی رسید لکھ کر دے دیتی ہوں تب تک تم دس لاکھ ڈالرز کا گارنٹڈ چیک بناؤ''...... شاردا نے کہا تو سی برڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے سامنے پڑی ہوئی نوٹ بک شاردا کی طرف کھسکا دی۔ سی برڈ نے ایک قلم بھی شاردا کی طرف بڑھا دیا۔

شاردا قلم لے کر نوٹ بک پر دس لاکھ ڈالرز کی وصولی اور کام نہ ہونے کی صورت میں پندرہ لاکھ ڈالرز واپس کرنے کی تحریر لکھنے لگی جبکہ سی برڈ نے میز کی دراز سے ایک چیک بک نکالی اور پھر

اس نے ایک چیک پر رقم لکھنی شروع کر دی۔ شاردا نے تحریر لکھ کر نیچے اپنے دستخط کئے اور تحریر سی برڈ کی طرف بڑھا دی۔ سی برڈ نے تحریر پڑھی اور پھر اس نے مطمئن ہو کر تحریر میز کی دراز میں رکھ دی اور چیک بک سے ایک چیک الگ کر کے شاردا کی طرف بڑھا دیا۔ شاردا نے چیک دیکھا پھر اس نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"آؤ۔ میرے ساتھ"...... شاردا نے کہا تو سی برڈ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

عمران اور اس کے ساتھی تیار بیٹھے تھے۔ انہیں کامبا کے آدمیوں کا انتظار تھا جو انہیں لے کر بارما پہنچانے والے تھے اور پھر بارما پہنچ کر کامبا انہیں اپنے ذرائع سے کافرستان منتقل کر دیتا۔ تنویر نے کافی دیر پہلے کامبا کو کال کیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ دو تین گھنٹوں میں اس کے ساتھی پہنچ جائیں گے لیکن اب چار گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو گیا تھا اور ابھی تک کامبا کے ساتھی انہیں لینے کے لئے وہاں نہیں آئے تھے۔ جس پر تنویر کو تشویش لاحق ہو رہی تھی۔

"تمہارے دوست کامبا کی عمر کتنی ہے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ادھیڑ عمر آدمی ہے۔ کیوں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"ادھیڑ عمر یا بوڑھا ہے وہ"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اتنا بھی بوڑھا نہیں ہے لیکن تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیونکہ میں نے سنا ہے کہ بوڑھا ہونے پر انسان کی یادداشت کمزور ہو جاتی ہے اور شاید کامبا کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔ اس نے تمہیں یہ کہہ دیا ہے کہ وہ اپنے آدمی یہاں بھیجے گا لیکن پھر وہ اپنے آدمیوں کو کال کر کے ہمارے بارے میں بتانا بھول گیا ہے اسی لئے ابھی تک وہ یہاں نہیں آئے ہیں“...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”تو یہ بات تمہیں اس قدر گھما پھرا کر کرنے کی کیا ضرورت تھی“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”کامبا کے ساتھیوں کے انتظار میں ہم یہاں مقید ہو کر رہ گئے ہیں کہیں گھومنے پھرنے بھی نہیں جا سکتے تو میں نے سوچا کہ چلو بات ہی گھما پھرا کر کر لوں“...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”نہیں۔ کامبا کی یادداشت کمزور نہیں ہے۔ اگر اس کی یادداشت کمزور ہوتی تو ایک فون کال پر مجھے کیسے پہچان سکتا تھا“۔ تنویر نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے آدمی ابھی تک آئے کیوں نہیں ہیں۔ کہیں کامبا کا تمہاری مدد کرنے کا ارادہ تو نہیں تبدیل ہو گیا“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ وہ ایسا انسان نہیں ہے۔ اگر اسے میری مدد نہ کرنی ہوتی تو وہ مجھے صاف منع کر دیتا۔ وہ بارما کے انڈر ورلڈ کا بگ

ڈان ہے۔ اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے“۔ تنویر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو وہ چونک پڑے۔

”لو آ گئے کامبا کے ساتھی“...... تنویر نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”کون ہے“...... تنویر نے دروازے کے پاس پہنچ کر اونچی آواز میں کہا۔

”بگ ڈان کامبا“...... باہر سے ایک تیز آواز سنائی دی تو تنویر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔ اس نے دیکھا باہر دس بارہ افراد موجود تھے جن میں ایک لمبا تڑنگا اور نہایت مضبوط جسم کا مالک نوجوان تھا اور اس کے ساتھ ایک تیکھے نقوش والی لڑکی بھی تھی۔ ان کے پیچھے موجود باقی سب افراد کے ہاتھوں میں مشین گنیں دکھائی دے رہی تھیں اور گیٹ سے کچھ فاصلے پر چار جیپیں، ایک کار اور ایک بند باڈی والی وین موجود تھی جو شاید وہی لے کر آئے تھے۔ نوجوان مرد اور لڑکی غور سے تنویر کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے وہ آنکھوں میں لگی مشینوں سے اس کے چہرے کا ایکسرے لے رہے ہوں۔

”گڈ مین“...... تنویر نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ اپنے دوستوں کو بلا لیں۔ ہم آپ کو لینے

آئے ہیں"...... مرد نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ کامبا کا پورا نام کیا ہے"...... تنویر نے کسی خیال کے تحت ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کامبا ڈامولا۔ اس کا پورا نام کامبا ڈامولا ہے اور وہ بارما انڈر ورلڈ کا بگ ڈان ہے"...... مرد کی بجائے لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اس کی بیوی کا نام جانتی ہو"...... تنویر نے کہا۔ تنویر کے لہجے سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ انہیں شک کی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔

"کامبا کی بیوی کو مرے ہوئے دس سال ہو چکے ہیں مسٹر گڈ مین۔ اس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور وہ تنہا رہتا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ کو شک ہے کہ ہمیں کامبا نے نہیں بھیجا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو میں آپ کی کامبا سے بات کرا دیتی ہوں۔ آپ ان سے بات کر کے ہمارے متعلق اپنی تسلی کر سکتے ہیں"...... لڑکی نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم یہیں رکو میں اپنے ساتھیوں کو لے کر آتا ہوں"...... تنویر نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تنویر مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا رہائشی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"چلو۔ وہ آ گئے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"کیا تم نے تسلی کر لی ہے کہ وہ کامبا کے ہی بھیجے ہوئے افراد ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اپنی تسلی کے لئے ان سے دو تین باتیں پوچھی تھیں انہوں نے صحیح جواب دیا تھا اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ کامبا کے ہی بھیجے ہوئے آدمی ہیں"...... تنویر نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا پوچھا تھا تم نے ان سے"...... عمران نے پوچھا تو تنویر نے ان افراد سے پوچھے ہوئے سوالات اور ان کے جوابات کے بارے میں بتا دیا۔

"یہ عام سی باتیں ہیں جو تمہیں کوئی بھی بتا سکتا ہے اس سے بہتر ہوتا کہ تم ان سے کامبا کے اس سپیشل فون کا نمبر پوچھتے جس پر تم نے اس سے بات کی تھی"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ تمہیں شک ہے کہ یہ کامبا کے آدمی نہیں ہیں"۔ تنویر نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں چیکنگ کے لئے ایسا کہہ رہا ہوں۔ دیارِ غیر میں ہم کسی پر آسانی سے بھروسہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہمیں ایسا کرنا چاہئے۔ یاد رکھو ہماری ذرا سی غلطی ہمیں شدید ترین نقصان پہنچا سکتی ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ کامبا ہمیں دھوکہ نہیں دے گا"...... تنویر نے کہا۔

"میں کامبا کی نہیں اس کے بھیجے ہوئے آدمیوں کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کامبا نے جو کوڈ ورڈ بتایا تھا انہوں نے وہی دوھرایا ہے اور پھر میں نے اپنے طور پر ان سے جو پوچھا ہے اس کا بھی انہوں نے صحیح جواب دیا ہے تو پھر شک کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو۔ تم اتنے ہی پر یقین ہو کہ یہ کامبا کے ہی ساتھی ہیں تو ہم ان پر نہ سہی تم پر ہی یقین کر لیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر یقین ہے تو چلو"...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی سب بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے لمبا تڑنگا آدمی اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکی کمرے میں داخل ہوئے۔ مرد کے ہاتھوں میں سرخ رنگ کا ایک پسٹل تھا جس کی نال کا دہانہ کافی بڑا تھا۔ اس لڑکی پر نظر پڑتے ہی عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ میں نے تمہیں باہر رکنے کا کہا تھا"...... انہیں دیکھ کر تنویر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہم اندر آ کر یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ تم سب واقعی یہاں موجود ہو یا نہیں"...... نوجوان آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ جاؤ۔ باہر

جاؤ۔ ہم آ رہے ہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چوٹ ہو گئی پیارے بھائی تنویر"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو تنویر اور باقی سب چونک پڑے۔

"چوٹ۔ کیا مطلب۔ کیسی چوٹ"...... تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم جنہیں کامبا کے آدمی سمجھ رہے ہو یہ وہ نہیں ہیں۔ یہ سری لانکا کا کرائم ماسٹر ہے جس کی جڑیں کافرستان اور سری لانکا کے سمندروں میں بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ سمجھ لو کہ سری لانکا میں سمندری اسمگلروں میں سب سے بڑا نام اسی کا ہے اور چونکہ اس کا تعلق سمندری پائریٹ سے ہے اس لئے اسے سی برڈ کہا جاتا ہے اور اس کے ساتھ جو لڑکی ہے یہ شاردا ہے جو کسی زمانے میں چیف شاگل کے ساتھ کام کرتی تھی لیکن پھر اس نے کافرستان سیکرٹ سروس چھوڑ دی اور سری لانکا میں انڈر ورلڈ کے بڑے بڑے بدمعاشوں اور غنڈوں کو بلیک میل کر کے ان سے بڑی بڑی رقم حاصل کرتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو نوجوان اور لڑکی کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی جبکہ عمران کی بات سن کر ان کے ساتھی دم بخود رہ گئے تھے۔

"کیا۔ کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... تنویر نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کے ہونٹوں پر ہمارے لئے زہر انگیز مسکراہٹ

ابھری ہوئی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ غلط نہیں ہے“۔ عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر نوجوان اور اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کی طرف دیکھنے لگے جو واقعی ان کی طرف طنزیہ اور زہریلی نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

”تمہارے اس تجزیئے سے ہم نے بھی تمہیں پہچان لیا ہے کہ تم عمران ہو۔ بظاہر احمق اور مسخرہ دکھائی دینے والا علی عمران“...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر یہ عمران ہے تو پھر باقی سب اس کے ساتھی ہیں جو یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں“...... نوجوان نے کہا۔

”ہونہہ تو اس کامبا نے میرے ساتھ غداری کی ہے۔ اس نے اپنے آدمیوں کو بھیجنے کی بجائے تمہیں یہاں بھیج دیا ہے“...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اس بے چارے نے تم سے کیا غداری کرنی ہے۔ وہ تو تمہارے احسانوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ اسے موقع مل جائے تو وہ تمہارے لئے اپنی جان بھی دے سکتا ہے۔ یہ تو تم سب کی بدقسمتی تھی کہ تم نے جب کامبا کو کال کیا تھا تو میں اس کے پاس موجود تھی۔ وہ تم سے افریقی زبان میں بات کر رہا تھا اور وہ احمق یہ سمجھ رہا تھا کہ میں افریقی زبان نہیں جانتی۔ میں نے اپنے حساس کانوں سے اس کی اور تمہاری باتیں سن لی تھیں۔ اس لئے مجھے علم ہو گیا تھا کہ تم کہاں پر موجود ہو۔ اتفاق سے سی برڈ کو تم سب کی

ہی تلاش تھی۔ اس نے جب مجھ سے مدد مانگی تو مجھے وہ ساری باتیں یاد آ گئیں جو تم نے کامبا سے کی تھیں۔ اس لئے میں سی برڈ کو لے کر فوراً یہاں پہنچ گئی“...... شاردا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ جب وہ کامبا سے بات کر رہا تھا تو کامبا نے اسے بتا دیا تھا کہ اس کے پاس کوئی موجود ہے اسی لئے وہ اس سے افریقی زبان میں بات کر رہا ہے۔

”اور کامبا کے ساتھی جو یہاں آنے والے تھے۔ ان کا کیا ہوا“...... تنویر نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

”وہ سری لانکا سے ابھی بہت دور ہیں۔ انہیں آنے میں ابھی ایک گھنٹہ اور لگے گا لیکن جب تک وہ یہاں آئیں گے اس وقت تک تم اس دنیا سے دور جا چکے ہو گے“...... سی برڈ نے کہا۔

”تو کیا تم ہمیں ہلاک کرنے آئے ہو“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”اس وقت ہم نے اس رہائش گاہ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ تم یہاں سے کسی بھی صورت میں فرار نہیں ہو سکتے۔ جیسے ہی تم اس کمرے سے نکلو گے تم پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جائے گی اور تمہیں مرتے ہوئے اس بات کا علم بھی نہیں ہو سکے گا کہ تم پر گولیوں کی بوچھاڑ کہاں سے اور کس نے کی تھی“...... سی برڈ نے کہا۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہم تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کے پابند بھی نہیں ہیں"...... شاردا نے جواب دیا۔

"ان سے فضول باتیں کر کے وقت برباد کرنے کی ضرورت نہیں ہے شاردا"...... سی برڈ نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹل کو بلند کیا اور ساتھ ہی اس نے پسٹل کا بٹن پریس کر دیا۔ اسے پسٹل کا بٹن پریس کرتے دیکھ کر عمران نے فوراً سانس روک لیا۔ اس کا خیال تھا کہ اس پسٹل سے بے ہوش کر دینے والی گیس خارج ہو گی لیکن ایسا نہ ہوا تھا۔ پسٹل سے یکلخت نیلی لہروں کا جال سا نکلا اور تیزی سے پھیل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی لہروں کے اس جال سے بچنے کے لئے کچھ کرتے لہریں ان سے ٹکرائیں اور دوسرے لمحے کمرہ ان کی تیز اور انتہائی لرزہ خیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا جسم کسی ہائی وولٹیج کے تار سے چھو گیا ہو اور اسے زبردست شاک لگا ہو۔ وہ اچھل کر پیچھے گرا اور اس کا ذہن ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں تاریک ہوتا چلا گیا۔

شاگل ابھی اپنے آفس میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"چیف شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے مخصوص لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر مسرت اور کامیابی کی چمک لہراتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے جس بلیک سی لانچ کو تباہ کیا تھا اسے یقین تھا کہ اس لانچ میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے جن کے اس لانچ کے ساتھ پرخچے اُڑ گئے تھے۔ عمران اور اس کی ساتھیوں کی ہلاکت کا احساس ہی اس کی مسرت کا باعث تھا۔ وہ واپس آفس آ کر آر ڈی سے رابطہ کرنا چاہتا تھا تاکہ اس سے کنفرم کر سکے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بلیک سی لانچ میں سوار ہوتے دیکھا تھا یا نہیں۔ اگر وہ یس کی رپورٹ دے دیتا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت طے تھی اور عمران اور

اس کے ساتھیوں کی ہلاکت پر شاگل جشن منانے کا سوچ رہا تھا۔

''لالہ بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو شاگل چونک پڑا۔

''لالہ شنکر۔ تم لالہ شنکر ہو نا''...... شاگل نے کہا۔

''لیس چیف''...... دوسری طرف سے لالہ نے کہا۔

''کیوں کال کیا ہے''...... شاگل نے منہ بنا کر کہا جیسے اسے اس وقت لالہ کا فون کرنا پسند نہ آیا ہو۔

''آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے چیف''...... لالہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیسی اطلاع''...... شاگل نے پوچھا۔

''عمران اور اس کے ساتھی سری لانکا سے میاگی نامی ایک لانچ کے ذریعے کافرستان پہنچ رہے ہیں''...... دوسری طرف سے لالہ نے جواب دیا تو شاگل بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے۔ عمران اور اس کے ساتھی میاگی لانچ میں کافرستان پہنچ رہے ہیں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ وہ تو بلیک سی لانچ میں موجود تھے اور میں نے خود سمندر میں اس لانچ کو تباہ کیا تھا جس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بھی پرخچے اُڑ گئے تھے''...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

''چیف۔ آپ نے جس لانچ کو تباہ کیا تھا اس میں عمران اور اس کے ساتھی نہیں بلکہ آپ کے سری لانکا کے گروپ کے آر ڈی

اور اس کے ساتھی ہلاک ہوئے تھے''...... دوسری طرف سے لالہ نے جواب دیا تو شاگل کو حیرت کا ایک زور دار جھٹکا لگا۔

''آر ڈی اور اس کے ساتھی۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ آر ڈی اور اس کے ساتھی اس لانچ میں کیسے آ گئے''...... شاگل نے مر جانے کی حد تک حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یہ سارا کھیل سی برڈ نے کھیلا تھا چیف''...... دوسری طرف سے لالہ نے کہا اور پھر اس نے شاگل کو بتانا شروع کر دیا کہ کس طرح سی برڈ کے حکم پر اس کے ساتھیوں نے ساندری گھاٹ پر موجود آر ڈی اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کیا تھا اور پھر انہیں بلیک سی لانچ میں بے ہوشی کی حالت میں باندھ کر ڈال دیا تھا اور پھر وہ کس طرح اس لانچ کو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے سمندر میں لے گئے تھے۔ اس لانچ میں آر ڈی کا لگائی ہوئی ٹریکنگ مشین بھی تھی جس سے شاگل نے اس لانچ کو شناخت کیا تھا اور پھر اس نے سمندر میں جا کر ہیلی کاپٹر سے اس لانچ کے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے اور وہ یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ اس لانچ میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں جو اس کی کارروائی کے نتیجے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ ساری باتیں سن کر شاگل کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

''اگر عمران اور اس کے ساتھی بلیک سی لانچ میں نہیں تھے تو وہ اب کہاں ہیں اور تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ کسی میاگی نامی لانچ میں کافرستان پہنچ رہے ہیں''...... شاگل نے غصے اور بے بسی کے عالم

میں ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں سری لانکا میں ہوں اور میں نے ضرورت کے لئے اپنے چند ساتھیوں کو سی برڈ کے گروپ میں شامل کر رکھا ہے ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے میرے ساتھی نے خبر دی ہے کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والی سابقہ لیڈی ایجنٹ شاردا کو خصوصی طور پر سی برڈ نے اپنے پاس بلایا تھا۔ وہ اس سے اس معاملے میں مدد لینا چاہتا تھا میرے ساتھی نے احتیاطاً سی برڈ کے آفس کی ٹیبل کے نیچے ایک بگ لگایا ہوا ہے جس سے وہ سی برڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہے۔ اس بگ سے اس نے سی برڈ اور مادام شاردا کے درمیان ہونے والی باتیں سنیں تھیں''...... لالہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا باتیں ہوئی تھیں سی برڈ اور شاردا کے درمیان''...... شاگل نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو لالہ نے اسے شاردا اور سی برڈ کے درمیان ہونے والی ساری باتیں بتا دیں۔

''ہونہہ۔ پھر شاردا اس سی برڈ کو لے کر کہاں گئی تھی''...... شاگل نے پوچھا۔

''مادام شاردا سی برڈ کے ساتھ بڑے مسلح گروپ کو لے کر سری لانکا کی ایک نئی تعمیر ہونے والی کالونی میں پہنچی تھی۔ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر تنویر اور بگ ڈان کامبا کی باتیں سن کر جو پتہ نوٹ کیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں موجود تھے۔ میرا وہ

ساتھی جو سی برڈ پر مسلسل نظر رکھ رہا تھا مسلح افراد کے اس گروپ میں شامل تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق سی برڈ کے پاس الیکٹرانک گن تھی۔ اس نے الیکٹرانک گن سے ایک ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کو نشانہ بنایا اور انہیں تیز الیکٹرک شاک سے بے ہوش کر دیا اور پھر وہ انہیں بند باڈی والی وین میں ڈال کر کسرومی گھاٹ پر لے گئے۔ سی برڈ نے ایک سپیشل لانچ منگوائی اور پھر اس نے عمران اور اس کے بے ہوش ساتھیوں کو اس لانچ میں ڈال دیا۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے ہیں اور انہیں باندھ بھی رکھا ہے اور وہ اس لانچ جس کا نام میاگی ہے میں ڈال کر انہیں کافرستان لا رہا ہے''...... دوسری طرف سے لالہ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارا وہ مخبر بھی اسی لانچ میں موجود ہے جس نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا ہے''...... شاگل نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''نو چیف۔ سی برڈ اپنے ساتھ مادام شاردا اور بیس مسلح افراد کو لے گیا ہے''...... لالہ نے جواب دیا۔

''کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ وہ کس راستے سے کافرستان کی طرف بڑھ رہے ہیں''...... شاگل نے پوچھا۔

''لیس چیف۔ میں نے ان کا روٹ گراف معلوم کر لیا ہے۔ وہ تھرٹی ون ناٹیکل ایسٹ کی جانب سے کافرستان کی طرف آ رہے ہیں اور ان کی منزل نیلا گھاٹ ہے۔ نیلا گھاٹ پر سی برڈ کا ایک

اور گروپ موجود ہے۔ سی برڈ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس گروپ کے حوالے کرے گا اور پھر وہاں سے واپس چلا جائے گا''...... لالہ نے جواب دیا۔

''سی برڈ کے دوسرے گروپ کے بارے میں تمہارے پاس کیا معلومات ہیں''...... شاگل نے پوچھا۔

''سوری چیف۔ اس بارے میں میرے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں۔ وہ گروپ کافرستان میں ہے جبکہ میں سری لانکا میں موجود ہوں''...... لالہ نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم نے مجھے نیلا گھاٹ کا بتایا ہے۔ سی برڈ میاگی لانچ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسی گھاٹ پر ہی لائے گا''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ اب تک کی معلومات کے مطابق تو مجھے یہی معلوم ہے کہ وہ نیلا گھاٹ کی طرف ہی جا رہے ہیں''...... لالہ نے کہا تو شاگل نے فوراً کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''آنند بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی کافرستان سیکرٹ سروس کے نئے سیکشن آفیسر آنند کی آواز سنائی دی۔ یہ وہی آنند تھا جس نے چیف شاگل کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی سری لانکا پہنچنے کی اطلاع دی تھی۔

''چیف شاگل بول رہا ہوں''...... شاگل نے سخت اور انتہائی

کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس چیف حکم''...... شاگل کی آواز سن کر دوسری طرف سے آنند نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آنند فوراً فورس تیار کرو۔ ہمیں ایک گرینڈ آپریشن پر جانا ہے۔ تیاری مکمل ہو۔ ہر قسم کا اسلحہ ساتھ لے لینا۔ ہری اپ''۔ شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے آنند نے چونک کر لیکن نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور سنو۔ تم فورس کو لے کر نیلا گھاٹ پر پہنچو گے۔ میں ہیلی کاپٹر پر تم سے پہلے وہاں پہنچ جاؤں گا۔ وہاں جاتے ہی میں ہر طرف بے ہوشی کی گیس پھیلا دوں گا تاکہ وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں۔ تم اپنے آدمیوں کو لے کر وہاں جا کر تمام افراد کو اپنی حراست میں لے لینا اور پھر تمہیں ان افراد کا میک اپ کرنا ہے۔ سری لانکا سے میاگی نامی ایک لانچ آ رہی ہے۔ اس لانچ میں سری لانکا کے مشہور و معروف اسمگلر سی برڈ کے ساتھ ہماری پرانی ساتھی شاردا بھی موجود ہے۔ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس لانچ میں بے ہوش کر کے باندھ رکھا ہے۔ وہ ان سب کو نیلا گھاٹ پر موجود اپنے کسی دوسرے گروپ کے حوالے کرنا چاہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم سی برڈ کے دوسرے گروپ کا روپ دھار کر اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو وصول کرو اور

پھر سی برڈ اور شاردا سمیت اس کے جتنے بھی ساتھی میا گی لانچ میں ہوں سب کو ہلاک کر دو۔ اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر زیرو ہاؤس پہنچا دو۔ میں وہاں پہنچ کر ان سب کو فوراً ہلاک کر دوں گا۔ اب میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرتے ہوئے سابقہ غلطیاں نہیں دوہراؤں گا کہ انہیں ہوش میں لاکر ان سے پوچھ گچھ کروں اور ان کی کسی بھی چال میں جاؤں۔ ان کی موت بے ہوشی کی ہی حالت میں ہو گی اور ہر حال میں ہو گی''...... شاگل نے آنند کو مکمل تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میں سمجھ گیا۔ آپ نے اچھا کیا ہے جو مجھے ساری تفصیل بتا دی ہے۔ میں اپنے ساتھ میک اپ کٹ بھی لے جاتا ہوں تاکہ نیلا گھاٹ پر سی برڈ کا جو دوسرا گروپ موجود ہے ان سب کے میک اپ خود پر اور اپنے ساتھیوں پر کرسکوں تاکہ سی برڈ جب آئے تو اسے ہم پر کوئی شک نہ ہو''...... آنند نے کہا۔

''ویل ڈن۔ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ بس یہ یاد رہے کہ مجھے عمران اور اس کے ساتھی چاہئیں ہر حال میں۔ سمجھے تم''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا''...... آنند نے کہا تو شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... اس نے رسیور کان سے لگایا تو اس کے پرسنل

سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''میرا ہیلی کاپٹر تیار کراؤ۔ جلدی''...... شاگل نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے پرسنل سیکرٹری نے اطلاع دی کہ اس کا ہیلی کاپٹر تیار ہو چکا ہے۔ شاگل یہ سنتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اپنے تیز رفتار ہیلی کاپٹر میں نیلا گھاٹ کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

جس طرح اندھیرے میں دور کہیں جگنو چمکتا ہے بالکل اسی
طرح عمران کے دماغ کے تاریک پردے پر روشنی کا ایک نقطہ سا
چمکا اور عمران کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی
کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ رسیوں سے
مضبوطی سے بندھا ہوا ہے۔

ہوش میں آتے ہی سابقہ واقعات اس کے دماغ کے پردے پر
فلمی منظر کی طرح ابھر آئے۔ جب وہ اور اس کے ساتھی تنویر کے
دوست کامبا کے ساتھیوں کا انتظار کر رہے تھے جو انہیں پہلے بارما
اور پھر کافرستان پہنچانے والے تھے۔ پھر کال بیل بجی تو تنویر باہر
دیکھنے چلا گیا اور کچھ دیر بعد لوٹ کر آیا تو اس نے بتایا کہ کامبا کے
ساتھی انہیں لینے آ گئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی باہر جانے
کے لئے اٹھے تو ایک لمبا تڑنگا نوجوان آدمی اور ایک نوجوان لڑکی
کمرے میں آ گئے۔ نوجوان آدمی کے ہاتھ میں ایک عجیب ساخت

کا پسٹل تھا۔ اس آدمی اور اس کے ساتھ لڑکی کو دیکھ کر عمران چونک
پڑا۔ وہ انہیں پہچان گیا تھا کہ نوجوان سری لانکا کا ایک معروف
اسمگلر سی برڈ ہے اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکی کا نام شاردا تھا
جو پہلے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے ساتھ کام کر
چکی تھی۔ انہیں دیکھ کر عمران کو گڑبڑ کا احساس ہوا لیکن اس سے
پہلے کہ وہ کچھ کرتا سی برڈ نے عجیب وغریب گن کا بٹن پریس کر
دیا۔ گن سے لہروں کا جال سا نکل کر اس کے اور اس کے ساتھیوں
کے جسموں سے ٹکرایا اور عمران کو زبردست شاک لگا جس کے نتیجے
میں وہ اچھل کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا
اسے کچھ معلوم نہ تھا اور اب اسے یہاں ہوش آ رہا تھا۔ یہاں
گہری تاریکی تھی۔ عمران کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ لکڑی کے تختوں
پر لیٹا ہوا ہو اور یہ تختے آہستہ آہستہ حرکت کر رہے ہوں۔ ساتھ ہی
اسے کسی موٹر کے چلنے کی بھی آواز سنائی دی رہی تھی۔

"کیا مطلب۔ یہ کون سی جگہ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔ اس نے چند لمحے خاموش رہ کر اپنے کان تختوں کی
حرکت پر مرکوز کئے تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ موٹر بوٹ یا لانچ ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔ وہ اندھیرے میں دیکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن
وہاں گھپ اندھیرے میں اسے بھلا کیا نظر آ سکتا تھا۔

"سب سے پہلے مجھے ان رسیوں سے نجات حاصل کرنی

چاہئے۔ یہ جگہ لانچ یا موٹر بوٹ کا نچلہ حصہ معلوم ہو رہی ہے۔ معلوم نہیں کہ یہاں میں اکیلا ہوں یا میرے ساتھی بھی یہاں موجود ہیں“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ انجن چلنے کی آواز کی وجہ سے وہ وہاں کسی کے سانس لینے کی آواز نہ سن پا رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے اور رسیاں اس کے سارے جسم سے ہوتی ہوئیں اس کے پیروں پر بھی بندھی ہوئی تھیں تاکہ وہ حرکت کے قابل ہی نہ رہے لیکن عمران چونکہ ہوش میں آتے ہی جھٹکے سے غیر ارادتاً اٹھا تھا اس لئے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور اب وہ اسی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔

”کیا یہاں کوئی ہے“...... عمران نے کچھ سوچ کر تیز آواز میں کہا۔ اس کی آواز لہرا کر رہ گئی لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

”جولیا، صالحہ، کیپٹن شکیل، صفدر۔ کیا تم سب بھی یہیں موجود ہو“...... عمران نے ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کا نام لے کر انہیں پکارتے ہوئے کہا لیکن جواب ندارد۔

”ہونہہ۔ لگتا ہے یہاں مجھے اکیلا ہی رکھا گیا ہے لیکن یہ سی برڈ اور شاردا ایک ساتھ کیسے دکھائی دے رہے تھے اور انہوں نے ہمیں اس طرح کیوں اغوا کیا ہے۔ شاردا تو عرصہ ہوا کافرستان سیکرٹ سروس چھوڑ چکی ہے اور سی برڈ کا کام تو اسمگلنگ کا ہے پھر وہ ہمارے بارے میں کیسے جانتا ہے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے

کہا لیکن ظاہر ہے اس کے پاس فی الوقت اپنے کسی بھی سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے اپنے جسم پر بندھی ہوئی رسیوں پر دھیان دیا۔ وہ خود کو ان رسیوں سے آزادی دلانا چاہتا تھا۔ اس نے انگلیوں کی مدد سے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو چیک کیا تو یہ محسوس کر کے اس کے چہرے پر سکون کے تاثرات ابھر آئے کہ اس کے انگلیوں کے ناخنوں میں بلیڈ موجود تھے۔ شاید شاردا اور سی برڈ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ عمران اپنے ناخنوں میں بلیڈ چھپا کر رکھتا ہے تاکہ اگر اسے رسیوں سے باندھا جائے تو وہ انہیں آسانی سے کاٹ کر آزادی حاصل کر سکے۔ بلیڈوں کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی عمران نے فوراً انگلیاں ٹیڑھی کیں اور پھر وہ کلائیوں پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹنے لگا۔

موٹر بوٹ یا لانچ نہایت تیز رفتاری سے سفر کر رہی تھی کیونکہ عمران کو تختے مسلسل ہلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ بلیڈوں سے رسیاں کاٹنے کی مسلسل کوشش کر رہا تھا آخر کار اس کی کوشش رنگ لائی اور اس کی کلائی کی رسیاں کٹتی چلی گئی۔ عمران نے فوراً اپنے ہاتھ رسیوں سے آزاد کئے اور انہیں سیدھا کیا اور پھر وہ اپنے جسم پر لپٹی ہوئی رسیاں ڈھیلی کرنے لگا۔ ابھی وہ جسم سے رسیاں اتار ہی رہا تھا کہ اسے ایک طرف سے بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ یکلخت چوکنا ہو گیا۔ کوئی اس طرف آ رہا تھا۔ اس نے تیزی سے جسم سے اتاری ہوئی رسیاں دوبارہ اپنے جسم پر لپیٹیں

اور دونوں ہاتھ پشت کی جانب کر کے دوبارہ اسی انداز میں لیٹ گیا۔ اس کے جسم کی رسیاں اب کافی ڈھیلی تھیں۔ وہ آسانی سے خود کو ان رسیوں سے آزاد کر سکتا تھا اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ اسی لمحے اچانک سامنے کھٹکا ہوا اور پھر ایک دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی باہر سے جیسے روشنی کا سیلاب اندر آ گیا۔

عمران نے آنکھیں بند کر لی تھیں اس لئے اس تیز روشنی میں اس کی آنکھیں چندھیائی نہ تھیں۔ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا تو اسے دروازے پر دو نوجوان دکھائی دیئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے تیز روشنی والی ٹارچ پکڑ رکھی تھی جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں مشین گن دکھائی دے رہی تھی۔ ٹارچ والا دروازے پر کھڑے ہو کر کیبن میں روشنی بکھیرنے لگا۔ ٹارچ کی روشنی میں عمران نے دیکھا وہ ایک لکڑیوں کے بنے ہوئے تختوں والے کیبن میں تھا اور اس کے اردگرد اس کے باقی ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں اسی کی طرح رسیوں سے بندھے پڑے ہوئے تھے۔ اپنے ساتھیوں کو وہاں دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

''ہونہہ۔ باس نجانے ان سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں۔ یہ بے ہوش ہیں اور رسیوں سے بندھے ہوئے ہیں اور باس چاہتا ہے کہ ہم انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیں۔ جیسے باس کو خطرہ ہو کہ انہیں ہوش آ جائے گا اور یہ خود کو رسیوں سے آزاد کرا لیں گے اور ہم پر حملہ کر دیں گے''...... ٹارچ والے نے اپنے ساتھی

سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کی بات سن کر عمران چونک پڑا۔

''جو بھی ہے ہم باس کے حکم کے پابند ہیں۔ باس نے کہا ہے تو پھر ہمیں انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگانے ہی ہوں گے۔ چلو اندر''...... مشین گن بردار نے کہا۔

''ہاں باس کے حکم کی تعمیل کرنا ہی ہو گی''...... ٹارچ والے نے کہا اور پھر وہ دونوں اندر آ گئے۔ ٹارچ والے نے جیب سے سیاہ رنگ کا ایک باکس نکال لیا اور اسے لے کر پیروں کے بل نیچے بیٹھ گیا۔

''تم ٹارچ پکڑ لو میں سرنج میں انجکشن بھر کر ایک ایک کر کے انہیں لگا دیتا ہوں''...... ٹارچ والے نے ٹارچ اپنے ساتھی کو دیتے ہوئے کہا تو مشین گن بردار نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ٹارچ کی روشنی فرش پر رکھے باکس پر ڈالنی شروع کر دی۔ اس آدمی نے باکس کھولا اور اس میں رکھی ہوئی ایک سرنج نکال لی پھر اس نے باکس سے ہلکے براؤن رنگ کے انجکشن کی شیشی نکالی اور پھر وہ اس شیشی سے سرنج میں محلول بھرنے لگا۔ وہ دونوں عمران کے قریب ہی تھے۔ عمران نے غیر محسوس انداز میں اپنے جسم پر لپٹی ہوئی رسیاں کھولیں اور پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دونوں افراد کے منہ دوسری طرف تھے۔ عمران آہستہ آہستہ اٹھا اور پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اچانک وہ تیزی سے اچھلا اور اس نے پوری قوت سے مشین گن بردار پر حملہ کر دیا۔

عمران کے ہاتھ اور پاؤں ایک ساتھ حرکت میں آئے اور کیبن دو انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

عمران کے زور دار حملے سے مشین گن بردار کے ہاتھوں سے مشین گن اور ٹارچ نکل کر دور جا گری جبکہ دوسرا آدمی جو شیشی سے سرنج میں انجکشن بھر رہا تھا اس کے ہاتھ سے سرنج اور شیشی نکل کر دور جا گری اور وہ اچھل کر دائیں بائیں جا گرے۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھلتے عمران نے الٹی قلابازی لگائی اور سیدھا اس جگہ جا گرا جہاں مشین گن اور ٹارچ گری ہوئی تھیں۔ عمران نے جھپٹ کر مشین گن اٹھائی اور اس کا رخ ان دونوں کی طرف کر دیا۔

''خبردار۔ حرکت کی تو بھون دوں گا''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو وہ دونوں جو اٹھ رہے تھے یکلخت ساکت ہو گئے۔

''تت۔ تت۔ تم ہوش میں کیسے آ گئے اور رسیاں۔ تت تت۔ تم نے رسیاں کیسے کھول لیں''...... اس آدمی نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا جس نے مشین گن اور ٹارچ پکڑ رکھی تھی۔

''خاموش رہو اور اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ''...... عمران نے غرا کر کہا تو وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''اپنے دونوں ہاتھ اپنی گردن کی پشت پر رکھو اور عقب میں گھوم جاؤ''...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکو گے۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا

کہ مشین گن ہمارے حوالے کر دو اور خود کو بھی سرنڈر کر دو''۔ اس آدمی نے کہا جو سرنج میں انجکشن بھر رہا تھا۔

''جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو ورنہ...... عمران نے غرا کر کہا تو ان دونوں نے فوراً ہاتھ اٹھا کر اپنی گردنوں کے عقبی حصے پر رکھے اور دوسری طرف مڑتے چلے گئے۔ انہیں دوسری طرف مڑتے دیکھ کر عمران بے آواز قدموں سے ان کی طرف بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ سمجھتے عمران نے مشین گن کو نال سے پکڑا اور پھر کیبن یکلخت ان کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ ان دونوں کے سروں پر یکے بعد دیگرے قیامت سی ٹوٹ پڑی تھی اور وہ لہراتے ہوئے گرتے چلے گئے۔ ان کے سروں پر لگنے والی ایک ایک ہی ضرب سود مند ثابت ہوئی تھی اور وہ دونوں بے ہوش ہو گئے تھے۔ انہیں بے ہوش ہو کر گرتے دیکھ کر عمران تیزی سے ان پر جھکا اور ان کی نبض چیک کرنے لگا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ دونوں بے ہوش ہوئے ہیں یا مکر کر رہے ہیں لیکن وہ دونوں بے ہوش تھے۔ عمران نے ان کی تلاشی لی تو ان میں سے ایک کی جیب سے ایک مشین پسٹل نکلا جبکہ دوسرے آدمی کی جیب سے اسے ریوالور ملا۔ ریوالور کے ساتھ اس کی جیب میں ایک سائیلنسر بھی تھا۔ سائیلنسر دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی آ گئی۔ اس نے فوراً ریوالور پر سائیلنسر فٹ کیا اور اس کا چیمبر کھول کر دیکھنے لگا۔ چیمبر فل تھا۔ عمران نے مشین پسٹل اور فاضل میگزین اپنے قبضے میں

Downloaded From http://paksociety.com

لے لئے۔ اس نے مشین گن ایک طرف رکھی اور پھر وہ مشین پسٹل جیب میں ڈال کر سائیلنسر لگا ہوا ریوالور لے کر تیزی سے اس دروازے کی طرف لپکا جہاں سے وہ دونوں اندر آئے تھے۔ دروازے کے پاس آ کر وہ سائیڈ دیوار سے لگ کر باہر کی سن گن لینے لگا۔ عمران نے ان دونوں کے سروں پر مشین گن کا دستہ مارا تھا جس کے نتیجے میں وہ زور سے چیخے تھے اس لئے عمران کو خدشہ تھا کہ اگر باہر کوئی موجود ہوا تو اس نے یقینی طور پر ان کی چیخیں سنی ہوں گی۔ اس نے دیوار کی آڑ سے سر نکال کر باہر دیکھا تو اسے سامنے ایک چھوٹی راہداری دکھائی دی۔ راہداری کے سرے پر سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ یہ ایک بڑی لانچ تھی جس کے انجن کا شور کافی زیادہ تھا۔ شاید انجن کے اس شور اور کیبن میں ہونے کی وجہ سے ان دونوں کی چیخیں دب گئی تھیں اس لئے وہاں کوئی نہ آیا تھا۔ عمران تیزی سے باہر آیا اور اس نے سیڑھیوں کے قریب آ کر اس کے اطراف میں دیکھا اور پھر وہ سر اٹھا کر سیڑھیوں کے اوپر کی طرف دیکھنے لگا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جو بند تھا۔

سیڑھیوں کے دونوں اطراف چھوٹے چھوٹے کیبن بنے ہوئے تھے جن کے دروازے بند تھے۔ شاید یہ لانچ کے کریو کے استعمال میں رہتے تھے اور اس وقت ان کیبنوں میں کوئی نہ تھا۔ عمران مطمئن ہو کر واپس اس کیبن میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود

تھے۔ عمران نے سب سے پہلے صفدر کی رسیاں کھولیں اور پھر اس نے صفدر کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ کر اس کا سانس روک دیا۔

صفدر کا سانس رکا تو اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو عمران نے فوراً اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا دیئے۔ چند ہی لمحوں میں صفدر کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ میں یہاں کیسے آ گیا اور یہ سب"...... ہوش میں آتے ہی صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم اس وقت دشمنوں کی قید میں ہی صفدر۔ خود کو سنبھالو اور اپنے حواس بحال کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو عمران کا سرد لہجہ سن کر صفدر تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔

"یہ تو کسی لانچ یا موٹر بوٹ کا کیبن معلوم ہوتا ہے"...... صفدر نے خود کو سنبھالتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم اس وقت لانچ میں ہیں"...... عمران نے کہا۔ صفدر کو ہوش میں لانے کے بعد وہ کیپٹن شکیل کی رسیاں کھول کر اسے اسی طرح ہوش میں لا رہا تھا جیسے وہ صفدر کو ہوش میں لایا تھا۔ یہ دیکھ کر صفدر بھی اٹھا اور وہ جولیا کی طرف بڑھا اور اس نے پہلے جولیا اور پھر صالحہ کی رسیاں کھولیں اور انہیں ہوش میں لانے لگا۔ کیپٹن شکیل اور پھر جولیا کو ہوش آیا تو ان کی حالت بھی صفدر کی ہوش میں آنے کے بعد کی حالت سے مختلف نہ ہوئی۔ عمران نے انہیں

خطرناک صورت حال سے آگاہ کیا تو وہ بھی سنبھل گئیں۔ جولیا اور صالحہ کو ہوش میں لانے کے بعد صفدر تنویر کو ہوش میں لانے لگا۔ جلد ہی تنویر کو بھی ہوش میں آ گیا۔

''جولیا، صالحہ، کیپٹن شکیل تم تینوں اپنے باقی ساتھیوں کو ہوش میں لاؤ اور صفدر، تنویر تم میرے ساتھ آؤ۔ ہمیں باہر جا کر لانچ میں موجود افراد کو کور کرنا ہے اور اس لانچ پر قبضہ کرنا ہے۔ سمجھے تم''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران نے مشین پسٹل صفدر کو دے دیا اور مشین گن اٹھا کر تنویر کے حوالے کر دی اور وہ تینوں کیبن سے باہر نکل آئے۔

''سیڑھیوں کے گرد جو کیبن ہیں انہیں چیک کرو اور جو نظر آئے اسے اُڑا دو میں اوپر جاتا ہوں''...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر اسلحہ لئے تیزی سے سیڑھیوں کے دائیں بائیں راہداریوں کی طرف دوڑتے چلے گئے جبکہ عمران سائیلنسر لگا ریوالور ہاتھ میں لئے سیڑھیاں چڑھنا شروع ہو گیا۔ وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا دروازے کے پاس آیا اور پھر باہر کی سن گن لینے لگا اسے دوسری طرف سے چند افراد کے بولنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چوکنا ہو گیا۔ اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑا اور اسے گھما کر دروازہ کھول لیا۔ دروازہ بے آواز طریقے سے کھل گیا۔ عمران نے دروازے میں درز پیدا کی اور پھر احتیاط سے باہر جھانکنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ باہر عرشہ تھا اور وہاں تین افراد موجود تھے ان کے کاندھوں پر

مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔

ان سے کچھ فاصلے پر دو اور مشین گن بردار دکھائی دے رہے تھے۔ عمران چونکہ پورا دروازہ نہ کھول سکتا تھا اس لئے اسے اس بات کا اندازہ نہ ہو سکتا تھا کہ عرشے پر کتنی تعداد میں مشین گن بردار موجود ہیں۔ وہ باہر نکل کر مشین پسٹل سے ان پانچ افراد کو تو نشانہ بنا سکتا تھا لیکن عرشے کے اطراف میں مسلح افراد موجود ہوئے تو وہ ان پانچوں کو نشانہ بنتے دیکھ کر الرٹ ہو سکتے تھے اور وہ اس پر فائرنگ کر سکتے تھے۔

''مجھے باہر نکلنے سے پہلے ان دو افراد سے پوچھ لینا چاہئے کہ لانچ میں کتنے مسلح افراد موجود ہیں اور یہ لانچ کہاں جا رہی ہے''۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ دروازہ بند کرنے ہی لگا تھا کہ اس نے سیڑھیوں سے کچھ فاصلے پر موجود تینوں مسلح افراد کو اس طرف آتے دیکھا۔

''یہ گھنشام اور مادھو کب سے نیچے گئے ہوئے ہیں۔ کیا اب تک ان کا کام ختم نہیں ہوا جو وہ اوپر نہیں آئے ہیں''...... عمران نے ان میں سے ایک کو کہتے سنا۔ اب عمران کے پاس کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ دروازہ کھول کر باہر جاتا اور ان پر فائرنگ کر دیتا کیونکہ اگر وہ دروازہ کھول کر نیچے آتے تو عمران آسانی سے ان کی نظروں میں آ سکتا تھا۔ عمران نے دروازہ کھول کر ان پر فائرنگ کا ارادہ کیا ہی تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ وہ مڑا اور بے

آواز قدموں سے تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ اسی لمحے اسے
نیچے سے صفدر اور تنویر سیڑھیوں کی طرف آتے دکھائی دیئے۔
"سیڑھیوں کی سائیڈ میں چھپ جاؤ"...... عمران نے کہا اور پھر
اس نے لمبی چھلانگ لگائی اور چار پانچ سیڑھیاں کود کر نیچے آ گیا
اور تیزی سے دائیں طرف سے سیڑھیوں کے پیچھے آ گیا۔ اسی لمحے
اوپر سے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔
"کیا کوئی نیچے آ رہا ہے"...... صفدر نے عمران سے سرگوشیانہ
لہجے میں کہا جو اس کے ساتھ اس طرف موجود تھا۔
"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اسی لمحے اسے
تینوں افراد کے نیچے آتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔
"وہ تینوں نیچے آ رہے ہیں۔ تم یہیں رکو میں ان تینوں کو نشانہ
بناتا ہوں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
عمران کے کان قدموں کی آوازوں پر جمے ہوئے تھے۔ عمران چند
لمحے وہیں رکا رہا پھر جب اس نے محسوس کیا کہ وہ تینوں مسلح افراد
آدھی سیڑھیاں اتر کر نیچے آ چکے ہیں تو وہ تیزی سے حرکت میں آیا
اور اچھل کر یکلخت سیڑھیوں کے سامنے آ گیا۔ اسے وہ تینوں افراد
ایک دوسرے کے پیچھے سیڑھیاں اترتے دکھائی دیئے۔ اسے اس
طرح اچانک سامنے آتے دیکھ کر مشین گن بردار چونک پڑے۔
انہوں نے فوراً کاندھوں سے مشین گنیں اتارنے کی کوشش کی لیکن
ان کی کوشش صرف کوشش بن کر ہی رہ گئی کیونکہ عمران نے سامنے

آتے ہی یکے بعد دیگرے تین بار ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ ٹریگر
دبتے ہی ریوالور سے شعلے نکلے اور وہ تینوں چیخے بغیر اچھلے اور
سیڑھیوں پر گر کر لڑھکتے ہوئے نیچے گرتے چلے گئے۔ عمران نے ان
تینوں کے سروں کا نشانہ بنایا تھا جس کے نتیجے میں ان کے منہ سے
آواز تک نہ نکل سکی تھی۔
"ان کی لاشیں ہٹاؤ یہاں سے جلدی"...... عمران نے تیز لہجے
میں کہا تو سائیڈوں میں چھپے ہوئے تنویر اور صفدر سامنے آئے اور
وہ تیزی سے ان افراد کی لاشوں کی ٹانگیں پکڑ کر سیڑھیوں کی
سائیڈوں کی طرف گھسیٹ کر لے گئے۔
"یہ اچھا ہو گیا۔ اب ہمارے پاس تین مشین گنیں اور آ گئی
ہیں۔ یہ مشین گنیں ہمارے کام آئیں گی"...... عمران نے کہا۔ اسی
لمحے کیبن کا دروازہ کھلا اور جولیا کا چہرہ دکھائی دیا۔
"باہر آؤ جولیا اور یہ مشین گنیں اٹھا لو"...... عمران نے جولیا سے
مخاطب ہو کر کہا تو جولیا فوراً کیبن سے باہر آ گئی۔ اس نے مسلح
افراد کی گری ہوئی مشین گنیں اٹھا لیں۔ اسی لمحے کیبن سے چوہان
اور صدیقی بھی نکل کر باہر آ گئے۔
"سنو۔ اب ہمارے پاس چار مشین گنیں، ایک مشین پسٹل اور
یہ ایک سائیلنسر لگا ریوالور ہے۔ ہم سب ایک ساتھ اوپر جائیں گے
اور دروازہ کھول کر باہر نکل جائیں گے اور جو بھی سامنے آئے گا
اسے اُڑا دیں گے۔ بس اس بات کا خیال رہے کہ کسی برڈ یا اس کی

ساتھی لڑکی شاردا میں سے کوئی ایک زندہ رہے تاکہ میں اس سے پوچھ گچھ کر سکوں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ عمران کے ساتھ ایک بار پھر سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ عمران نے ایک بار پھر باہر جھانکا تو اسے عرشے پر وہی دو مسلح افراد دکھائی دیئے جو تینوں مسلح افراد سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے۔

''میں سامنے والے دونوں مسلح افراد کو نشانہ بناتا ہوں پھر میں باہر کود جاؤں گا اور اٹھ کر سامنے کی طرف دوڑ پڑوں گا۔ اگر باہر مزید مسلح افراد ہوئے تو وہ سب میری طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اس موقع کا فائدہ اٹھا کر تم باہر نکلنا اور دائیں بائیں موجود جو بھی مسلح آدمی دکھائی دے اسے ہلاک کر دینا''...... عمران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے یکلخت دروازے کو ٹانگ مار کر کھولا اور پھر وہ اچھل کر باہر آ گیا۔ اس نے باہر نکلتے ہی سامنے کھڑے مسلح افراد پر فائرنگ کی اور تیزی سے ان کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ دونوں مسلح افراد جو دروازہ کھلنے کی آواز سن کر چونکے ہی تھے کہ ان کے منہ سے چیخیں نکلیں اور وہ اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے۔ عمران نے دوڑتے ہوئے لمبی چھلانگ لگائی اور ان دونوں کی لاشوں کو پھلانگ کر دوسری طرف آیا اور فرش پر کمر کے بل گرتا چلا گیا اور پھر وہ اسی تیزی سے کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ اس نے اس دوران دیکھ لیا تھا۔

عرشے کے دائیں طرف چار اور بائیں طرف پانچ مسلح افراد موجود تھے۔ دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ اپنے دو ساتھیوں کو چیخ کر گرتے اور پھر ایک آدمی کو تیزی سے نیچے سے عرشے پر آتے دیکھ کر وہ بری طرح سے چونک پڑے اور پھر انہوں نے تیزی سے کاندھوں سے مشین گنیں اتار لیں لیکن دیر ہو چکی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران پر فائرنگ کرتے اسی لمحے سیڑھیوں کے راستے سے جولیا اور اس کے ساتھی باہر نکلے اور وہ کمر کے بل عرشے پر چھلانگیں لگا کر گرے اور عرشے پر گھسٹتے چلے گئے اور پھر ان مسلح افراد پر نظریں پڑتے ہی ان کی مشین گنیں گرجیں اور ماحول مسلح افراد کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ سب چیختے ہوئے اور لٹو کی طرح گھومتے ہوئے گرے اور ساکت ہوتے چلے گئے۔

ان نو افراد کو گولیوں کا نشانہ بناتے ہی وہ اٹھے اور تیزی سے دائیں بائیں دوڑتے چلے گئے۔ اس دوران عمران بھی ریلنگ کے پاس جا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کی نظریں مستول اور سیڑھیوں والے راستے کی دوسری طرف تھیں۔ اسی لمحے اس نے ایک مشین گن بردار کو مستول پر دیکھا تو اس نے فوراً اس پر فائر جھونک مارا۔ گولی نشانے پر لگی اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھلا اور سر کے بل عرشے پر گرتا چلا گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے لانچ کے مختلف حصوں کی طرف چلے گئے۔ مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے عمران کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ لانچ میں مسلح افراد کی

کمی نہیں ہے۔ جن کا اس کے ساتھیوں کے ساتھ فائرنگ کا تبادلہ شروع ہو گیا تھا۔ عمران ریوالور ہاتھ میں لئے ہوئے تیزی سے لانچ کے مختلف حصوں میں دوڑنے لگا۔ وہ لانچ کا ایک ایک حصہ چیک کر کے شاردا اور سی برڈ کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

عمران لانچ کے کنٹرول روم میں داخل ہوا تو اسے وہاں ایک مسلح آدمی دکھائی دیا۔ عمران کو دیکھ کر اس نے عمران پر فائرنگ کی لیکن عمران فوراً جھک گیا۔ مشین گن کی گولیاں ٹھیک عمران کے اوپر سے گزر گئیں۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی دوبارہ عمران پر فائرنگ کرتا عمران کے ریوالور سے گولی نکلی اور اس آدمی کے سر میں سوراخ ہوتا چلا گیا۔ وہ پیچھے موجود کنٹرولنگ مشین سے ٹکرایا اور الٹ کر گرتا چلا گیا۔ عمران اچھل کر کنٹرول روم میں داخل ہوا تو اسے شاردا اور سی برڈ وہاں دکھائی دیئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے۔ عمران کو دیکھتے ہی انہوں نے اس پر فائرنگ کی۔ ماحول مشین پسٹل کی مخصوص تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ عمران فوراً نیچے گرا اور پھر اس سے پہلے کہ شاردا اور سی برڈ گنوں کا رخ اس کی طرف کر کے فائرنگ کرتے عمران نے ان پر فائرنگ کر دی۔ شاردا اور سی برڈ کے منہ سے زور دار چیخیں نکلیں اور وہ اچھل اچھل کر نیچے گرتے چلے گئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں سے مشین پسٹل نکل گئے تھے۔ عمران نے نیچے گرتے ہی نہایت ماہرانہ انداز میں ان کے مشین پسٹل والے ہاتھوں پر فائرنگ کی تھی جس کے

نتیجے میں ان کے ہاتھ زخمی ہو گئے تھے اور مشین پسٹل نیچے گر گئے تھے۔

شاردا نیچے گرنے والے مشین پسٹل کو اٹھانے کے لئے جھکی لیکن اسی لمحے عمران کے ریوالور سے ایک اور شعلہ اگلا اور شاردا منہ کے بل گری اور ساکت ہو گئی۔ عمران نے اس کے سر پر فائر کیا تھا۔ شاردا کو ہلاک ہوتے دیکھ کر سی برڈ جیسے اپنی جگہ پر ساکت ہو کر رہ گیا۔ وہ عمران اور اس کے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے ریوالور کو انتہائی سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''ہاں تو پیارے سی برڈ۔ اب تم کیا کہتے ہو۔ کیا تم بھی مشین پسٹل اٹھانے کے لئے جھکو گے''...... عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ میں نہیں جھکوں گا''...... سی برڈ نے سائیڈ کی دیوار سے کمر لگا کر نہایت خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''جھکو گے تو تمہارا انجام تمہاری اس ساتھی جیسا ہی ہو گا۔ یقین نہیں تو آزما کر دیکھ لو''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تت۔ تت۔ تمہیں ہوش کیسے آ گیا اور تم۔ تم سب تو رسیوں سے مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے''...... سی برڈ نے عمران کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ بے ہوش اور رسیوں سے بندھا ہوا انسان

اس طرح اس کے سامنے آ سکتا ہے۔

''یہ تو میری قسمت اچھی تھی کہ میں اپنی قوت مدافعت کی وجہ سے جلد ہوش میں آ گیا تھا۔ اگر مجھے ہوش میں آنے میں تھوڑی سی بھی دیر ہوگئی ہوتی تو تمہارے کیبن میں آنے والے افراد مجھے اور میرے ساتھیوں کو طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیتے تو پھر ظاہر ہے میری آنکھ قبر میں ہی کھلنی تھی مگر اب تم اپنی بات کرو اور مجھے بتاؤ کہ تم ہمیں کہاں لے جا رہے تھے''۔ عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ہم تمہیں مادام رادھا کے حوالے کرنے کے لئے کافرستان لے جا رہے تھے۔ مادام رادھا نے کہا تھا کہ ہم تمہیں زندہ حالت میں ان کے حوالے کریں۔ کاش مادام نے تمہیں زندہ رکھنے کا نہ کہا ہوتا تو کیبن میں تم سب کی لاشیں پڑی ہوتیں اور یہ نوبت نہ آتی''...... سی برڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تب ہماری لاشیں زندہ ہو جاتیں۔ اس کے بعد بھی تمہیں ایسی ہی سچوئیشن کا سامنا کرنا پڑتا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ تمہاری بھول ہے۔ لاشیں زندہ نہیں ہوتی ہیں''...... سی برڈ نے کہا۔

''ہماری ہو جاتی ہیں۔ بہرحال تم کافرستان کے کس حصے میں لے جا رہے تھے ہمیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نیلا گھاٹ''...... سی برڈ نے جواب دیا۔

''نیلا گھاٹ پر مادام رادھا تم سے خود ہمیں وصول کرتی یا اس کا کوئی گروپ''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہاں مادام رادھا کا نہیں ہمارا دوسرا گروپ موجود ہے۔ ہم تمہیں اس گروپ کے حوالے کرتے اور پھر میں مادام رادھا کو تمہارے کافرستان منتقل ہونے کا بتا دیتا۔ اس کے بعد جیسا وہ کہتی ہم تم سب کو ان کے حوالے کر دیتے۔ یہ مادام رادھا کا ہی حکم تھا کہ تم سب کو مسلسل بے ہوش اور باندھ کر رکھا جائے۔ میں نے تم سب کو الیکٹرانک گن سے بے ہوش کیا تھا۔ الیکٹرانک گن سے تم زیادہ سے زیادہ چار گھنٹے بے ہوش رہ سکتے تھے اس کے بعد تمہیں ہوش آ سکتا تھا اسی لئے میں نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ تم سب کو ڈبل وارل کے انجکشن لگا دیں تاکہ تمہاری بے ہوشی طویل ہو جائے لیکن تم اپنی قوت مدافعت کی وجہ سے تین گھنٹوں میں ہی ہوش میں آ گئے تھے لیکن تم نے ہوش میں آنے کے بعد رسیاں کیسے کھول لیں۔ میں نے تم سب کو اپنی نگرانی میں ٹائٹ رسیوں میں بندھوایا تھا اور ان پر ایسی گرہیں لگوائی تھیں جنہیں آسانی سے کھولا نہیں جا سکتا تھا''...... سی برڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے رسیاں کھولنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تو پھر تم آزاد کیسے ہو گئے''...... سی برڈ نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''رسیاں کاٹ کر''...... عمران نے جواب دیا۔

''رسیاں کاٹ کر۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم کیسے کاٹ سکتے ہو رسیاں''...... سی برڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سوچنا اب تمہارا کام ہے کہ میں نے رسیاں کیسے کاٹی ہوں گی''...... عمران نے کہا پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل وہاں آ گئے۔

''لانچ میں بیس سے زائد مسلح افراد تھے۔ ہم نے تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب لانچ پر مکمل طور پر ہمارا قبضہ ہے''...... جولیا نے کہا تو اس کی بات سن کر سی برڈ کا رنگ زرد پڑ گیا۔

''صفدر اور کیپٹن شکیل تم لانچ کا کنٹرول سنبھال لو اور مسٹر سی برڈ تم اپنا منہ دوسری طرف کر لو''...... عمران نے پہلے صفدر اور کیپٹن شکیل سے اور پھر سی برڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''دوسری طرف۔ لیکن کیوں''...... سی برڈ نے کہا۔

''جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو۔ ورنہ......'' عمران نے غرا کر کہا تو سی برڈ نے فوراً اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔ جیسے ہی اس نے منہ دوسری طرف کیا عمران نے کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا جو سی برڈ کے قریب کھڑا تھا۔ کیپٹن شکیل نے عمران کا اشارہ سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے سی برڈ کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ سی برڈ اپنے پیچھے اس کی موجودگی محسوس کرتا۔ کیپٹن شکیل نے ہاتھ میں

پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔ سی برڈ کے منہ سے زوردار چیخ نکلی۔ اس نے مڑنے کی کوشش کی لیکن کیپٹن شکیل کی لگائی ہوئی دوسری ضرب سے نہ صرف اس کی چیخیں بند ہو گئیں بلکہ وہ خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری کی طرح گرتا چلا گیا۔

''تنویر۔ اسے اٹھا کر اسی کیبن میں لے جاؤ جہاں اس نے ہمیں باندھ رکھا تھا۔ وہاں لے جا کر اسے رسی سے مضبوطی سے باندھ دو''...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا ضرورت ہے اسے زندہ رکھنے کی۔ ہم نے لانچ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسے بھی گولی مارو اور اس کی لاش اٹھا کر سمندر میں پھینک دو''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ ہمارے لئے ابھی کارآمد ہو سکتا ہے اس لئے اس کا زندہ رہنا ضروری ہے''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر بے ہوش سی برڈ کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور اسے لے کر کنٹرول روم سے نکلتا چلا گیا۔

''ہم کافرستانی سرحد سے کتنی دور ہیں''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''سامنے اسکرین پر نقشہ آن ہے۔ نقشے کے مطابق ہم ابھی سرحدی علاقے سے سو ناٹیکل کے فاصلے پر ہیں''۔ عمران نے جواب دیا۔

''نقشے پر تو کافرستان کے نیلا گھاٹ کو مارک کیا گیا ہے۔ کیا

ہمیں اس نیلا گھاٹ پر جانا ہے"...... صفدر نے اسکرین پر پھیلے ہوئے نقشے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں بھی سی برڈ کے آدمی موجود ہیں۔ ہمیں اس علاقے سے دور کسی اور جگہ جانا ہے۔ رکو میں نقشہ دیکھ کر بتاتا ہوں کہ ہمارے لئے کون سی جگہ محفوظ ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھا اور اسکرین پر موجود نقشہ دیکھنے لگا۔ نقشے میں سمندری علاقے کے ساتھ ساتھ کافرستانی سرحدی علاقے دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے کئی جگہوں پر سرخ دائرے بنائے گئے تھے اور کسی جگہ سبز اور کسی جگہ نیلے دائرے لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

"سرخ دائروں سے مراد یہ جگہیں خطرناک ہو سکتی ہیں جہاں پر فورسز موجود ہیں۔ نیلے دائرے آباد علاقوں کو ظاہر کرتے ہیں اور سبز دائرے اس بات کو ظاہر کر رہے ہیں جہاں اسمگلرز آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور اپنا مال لادتے اور اتارتے ہیں"...... عمران نے نقشے پر بنے ہوئے دائرے والے مقامات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں سفید دائرے بھی تو ہیں اور نیلا گھاٹ کو بھی سفید دائرے سے ہی ظاہر کیا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سفید دائرے ان اسمگلروں کے خفیہ مقامات ہیں جہاں پر نہ کوئی آبادی ہوتی ہے نہ کسی فورس کے ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ لانچیں خفیہ طور پر ایسی ہی جگہوں پر لے

جاتے ہیں۔ یہ مقامات بہت کم ہیں لیکن ہمیں بھی ایسے ہی کسی علاقے میں جانا ہے تاکہ ہمیں نہ کوئی اس طرف آتے دیکھ سکے اور نہ ہی ہمارا کسی فورس سے مڈبھیڑ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا یہ علاقے شہری علاقوں سے دور ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ خطرناک اور پرپیچ علاقے ہیں جہاں سے آبادیوں اور خاص طور پر شہری علاقوں میں پہنچنا مشکل ہوتا ہے اسی لئے ان علاقوں کو بعض اوقات اوپن چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن ضرورت کے وقت ان علاقوں کو بھی کورڈ کیا جاتا ہے۔ بہرحال اب ہمیں اس علاقے میں جانا ہے"...... عمران نے ایک سفید دائرے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"کامبورا گھاٹ"...... صفدر نے دائرے میں لکھا ہوا نام بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ غیر آباد چٹیل علاقہ ہے اور اس علاقے میں ایک جنگل ہے جسے کامبورا جنگل کہا جاتا ہے۔ جنگل کے آگے چند دیہات اور قصبے موجود ہیں ہم ان سے ہوتے ہوئے دارالحکومت پہنچ سکتے ہیں اور پھر دارالحکومت سے ہو کر ہمیں سونگرا اور جالاٹ کے علاقوں سے گزر کر ان شامار نامی پہاڑی علاقے میں جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا وہ اسپیشل سنٹر اس شامار کے علاقے میں موجود

ہے''...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں نے ناٹران اور چند دیگر ذرائع سے پہلے ہی معلومات حاصل کر لی تھیں کہ اسپیس سنٹر اس شامار کے علاقے میں ہی موجود ہے۔ یہ ایک طویل وعریض پہاڑی سلسلہ ہے جو انتہائی دشوار گزار ہونے کے ساتھ ساتھ کافرستان کا خطرناک ترین پہاڑی سلسلہ کہلاتا ہے۔ اس علاقے میں گہری کھائیوں کے ساتھ ساتھ خوفناک دلدلیں بھی موجود ہیں جنہیں پار کرنا انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر وہ اتنا ہی خطرناک اور دشوار گزار علاقہ ہے تو پھر انہوں نے وہاں اسپیس سنٹر کیسے قائم کیا ہو گا۔ میرا مطلب ہے کہ یہ لوگ وہاں آتے جاتے کیسے ہوں گے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بذریعہ ہیلی کاپٹر۔ اس کے علاوہ ان پہاڑی علاقوں میں پہنچنا تقریباً ناممکن ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا ہمیں بھی مشن شامار مکمل کرنے کے لئے ہیلی کاپٹروں کا ہی استعمال کرنا پڑے گا''...... صفدر نے پوچھا۔

''دیکھتے ہیں پہلے ہم کافرستان تو پہنچ جائیں۔ اس بار تو ہمارے لئے کافرستان میں داخل ہونا ہی مشکل ثابت ہو رہا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے لانچ کا ٹرانسمیٹر سسٹم چیک کیا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی

کہ لانچ میں لگا ہوا ٹرانسمیٹر سسٹم سیٹلائٹ سسٹم تھا جسے عام طور پر فری لائن کہا جاتا تھا۔ فری لائن سے کی جانے والی کالز نہ تو ٹریس کی جا سکتی تھیں اور نہ ہی کہیں سنی جا سکتی تھیں۔ بین الاقوامی اسمگلرز نے خصوصی طور پر اپنی لانچوں اور موٹر بوٹس میں ایسے ہی سسٹم نصب کر رکھے تھے تاکہ وہ کوسٹ گارڈز اور دیگر فورسز کی نظروں میں آئے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکیں اور جب وہ ایک دوسرے سے رابطہ کریں تو نہ ان کی کال کہیں سنی جا سکے اور نہ ہی ان کالز کو ٹریس کیا جا سکے۔

عمران نے فوراً ٹرانسمیٹر سسٹم آن کیا اور اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں فریکوئنسی ایڈجسٹ ہو گئی اور اس نے دوسری طرف مسلسل کال دینا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... عمران نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ این اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''صرف این سے کام نہیں چلے گا۔ این کے ساتھ او بھی ہوتا ہے جس کا مطلب صرف نو ہوتا ہے اور نو کا ترجمہ نہیں ہوتا ہے۔ اگر تم نے نکاح کے وقت تین بار ہاں کرنے کی بجائے نو یعنی نہیں نہیں کر دیا تو تمہیں بھی میری طرح سے ساری زندگی کنوارا ہی رہنا پڑے گا۔ اوور''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو جولیا، صفدر اور

کیپٹن شکیل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ اوور''...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سن کر ناٹران نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ تم کسی اور کی کال کے منتظر تھے جو میری آواز سن کر تمہیں مایوسی ہوئی ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف موجود ناٹران عمران کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ آپ جانتے ہیں کہ میں نہ لڑکیوں سے فون پر بات کرتا ہوں اور نہ ہی ٹرانسمیٹر پر۔ میں لڑکیوں سے فضول میں باتیں کرنے سے ہمیشہ گریز ہی کرتا ہوں۔ اوور''...... دوسری طرف سے ناٹران نے جواب دیا۔

''ارے ارے۔ ہر لڑکی فضول نہیں ہوتی۔ اگر تم نے ہر لڑکی کو فضول کہنا شروع کر دیا تو پھر مجھے دزدیدہ نظروں سے دیکھنے والی لڑکی بھی تمہاری وجہ سے میری نظروں میں فضول بن کر رہ جائے اور اگر میں نے تمہاری طرح ایسا سوچنا شروع کر دیا تو پھر میرا مستقبل یقیناً تاریک ہو جائے گا۔ اوور''...... عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔

''میں آپ کی نہیں اپنی بات کر رہا ہوں عمران صاحب۔ اوور''...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اگر تم اپنی بات کر رہے ہو تو پھر ناٹران سے نام بدل کر

پیران کہن رکھ لو۔ اوور''...... عمران نے کہا تو ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''اچھا چھوڑیں ان باتوں کو اور مجھے بتائیں آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ اوور''...... ناٹران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ساری دنیا کے انسان ناک، کانوں اور آنکھوں سے نہیں بلکہ منہ سے ہی بولتے ہیں اور میں بھی ایسا ہی کر رہا ہوں۔ اوور''۔ عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

''میرا مطلب ہے آپ اس وقت ہیں کہاں۔ اوور''...... ناٹران نے کہا تو عمران اسے نقشہ دیکھ کر بتانے لگا کہ وہ سمندر میں کس حصے میں موجود ہے۔

''آپ کی لانچ کس سمت پر جا رہی ہے۔ اوور''...... ناٹران نے پوچھا۔

''ہم این ون ویسٹ ہنڈرڈ کی طرف ہیں اور ہمارا ارادہ ہے کہ ہم لانچ کامبورا گھاٹ کی طرف لے جائیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں عمران صاحب۔ آپ کامبورا گھاٹ کی طرف آنے کی کوشش نہ کریں۔ بظاہر یہ مشکل اور خطرناک علاقہ ہے اور اس علاقے کو اوپن ایریا ظاہر کیا گیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس علاقے میں سپیشل چیک پوسٹ قائم کی گئی ہے جہاں ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے ہیں۔ ان علاقوں سے اسمگلنگ روکی جائے اس

لئے اس علاقے کو کورڈ کر لیا گیا ہے اور چونکہ یہاں سے قانونی طور پر نہ کوئی لانچ آتی ہے نہ کوئی موٹر بوٹ اور نہ کسی شپ کو گزرنے کی اجازت ہے اس لئے اس طرف آنے والی کسی بھی موٹر بوٹ، لانچ اور شپ کو بغیر وارننگ کے ہٹ کر دیا جاتا ہے۔ اوور“۔ ناٹران نے کہا۔

”اوہ۔ اچھا کیا جو تم نے ہمیں مطلع کر دیا ہے ورنہ ہم نے تو اسی طرف جا رہے تھے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”آپ اس طرف جانے کی بجائے سی ون ناٹیکل تھرڈ ایسٹ کی طرف آ جائیں۔ اس طرف کولستان کا علاقہ ہے یہاں ہر طرح کی لانچیں اور موٹر بوٹس ہر وقت موجود رہتی ہیں جن میں زیادہ تر مچھیرے دور جا کر مچھلیوں کا شکار کرتے ہیں۔ آپ آ کر ان لانچوں میں اپنی لانچ شامل کر لینا۔ میں اپنے آدمیوں کے ساتھ وہاں دوسری لانچ میں پہنچ رہا ہوں۔ ہم آپ کو اس لانچ سے اپنی لانچ میں منتقل کر لیں گے اور پھر میں آپ کو خود وہاں سے نکال کر لے جاؤں گا۔ اوور“...... ناٹران نے کہا۔

”وہاں کوسٹ گارڈز یا کسی دوسری فورس سے تو ہمیں سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ یہ فری زون ہے۔ اس علاقے میں کسی دوسرے ملک سے کسی بھی لانچ اور موٹر بوٹ کے آنے کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ اسمگلرز غیر قانونی لانچیں اور موٹر بوٹس ایسے علاقوں کی

طرف نہیں لاتے جہاں زیادہ تعداد میں لانچیں اور موٹر بوٹس پہلے سے ہی موجود ہوں۔ اوور“...... ناٹران نے کہا۔

”ایسی صورت میں تو ہماری لانچ کو بھی چیک کیا جا سکتا ہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”آپ کے آنے سے پہلے میں اپنے ساتھ دو چار لانچیں دور تک لے جاؤں گا وہیں آپ کو ہم اپنی لانچوں میں منتقل کریں گے اور آپ کی لائی ہوئی لانچ وہیں سے واپس بھیج دی جائے گی اور یہ کام میرے آدمی کر لیں گے۔ اوور“...... ناٹران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری نظر میں یہ علاقہ ہمارے لئے سیف ہے تو ہم اسی طرف پہنچ جاتے ہیں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں۔ وہاں سے آپ کو بحفاظت نکال کر لے جانا میری ذمہ داری ہے۔ اوور“...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

”لانچ کو کولستان کی سمت موڑ لو“...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر لانچ کا رخ موڑنا شروع کر دیا۔

مادام رادھا اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام رادھا نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سروش ورما بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے سروش ورما کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... مادام رادھا نے پوچھا۔

"مادام ۔عمران اور اس کے ساتھیوں نے میاگی لانچ میں سی برڈ اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا ہے اور ان سب کو ہلاک کر کے لانچ پر قبضہ کر لیا ہے اور اسی لانچ کے ذریعے وہ کافرستان پہنچنے میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں"......سروش ورما نے کہا تو مادام رادھا چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کہاں ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ"...... مادام رادھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو تو علم نہیں ہو سکا ہے مادام لیکن ان میں سے چار افراد جن کا تعلق پاکیشیا سے ہی ہے اور وہ پاکیشیا میں فور سٹارز کے طور پر کام کرتے ہیں ان کے بارے میں پتہ چل گیا ہے۔ یہ فور سٹارز بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی ایک سیکشن ہے"...... سروش ورما نے جواب دیا۔

"کہاں ہیں فور سٹارز اور تمہیں ان کے بارے میں کیسے علم ہوا"...... مادام رادھا نے پوچھا۔

"منگو کلب کا مالک منگل سنگھ انڈر ورلڈ کا سپریم ڈان ہے جس کا پورے انڈر ورلڈ پر ہولڈ ہے۔ انڈر ورلڈ میں ہونے والا کوئی بھی کام اس منگل سنگھ کی اجازت اور مرضی کے بغیر نہیں ہوتا اور کہا جاتا ہے کہ کافرستان میں ہونے والے اسی فیصد جرائم کے پیچھے اس منگل سنگھ کا ہی ہاتھ ہوتا ہے۔ وہ انتہائی سخت مزاج اور غصیلا آدمی ہے۔

بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اس منگل سنگھ سے ڈائریکٹ ملتے ہیں ورنہ منگل سنگھ ہر کام کے لئے اپنے نمبر ٹو کے ڈی کو ہی آگے رکھتا ہے اور خود زیادہ تر روپوش ہی رہتا ہے۔ اس کا اصل ٹھکانہ منگو کلب ہی ہے لیکن اس نے منگو کلب میں اپنا خفیہ آفس کہاں بنایا ہوا ہے اس کے بارے میں بھی کوئی کچھ نہیں جانتا۔ میرے ساتھی جسونت نے بھی اس کے آفس کو ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن منگل سنگھ نے اپنے آفس کو خفیہ رکھنے کے لئے ایسے

سائنسی انتظامات کر رکھے ہیں کہ جسونت اپنے ساتھ سائنسی آلات لے جانے کے باوجود منگل سنگھ کے آفس کے بارے میں معلوم نہ کر سکا تھا لیکن بہرحال اس نے اس کلب میں اتنی جگہ ضرور بنا لی تھی کہ وہ کے ڈی کے ساتھ مل کر کام کرنے لگا اور کے ڈی بھی اس پر بے حد اعتماد کرتا ہے''...... سروش ورما نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہید مت باندھو نانسنس۔ مجھے فور سٹارز کے بارے میں بتاؤ''...... مادام رادھا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''سوری مادام۔ جسونت نے بتایا ہے کہ وہ کلب میں ہی موجود تھا جب وہاں چار افراد آئے تھے۔ اتفاق سے جسونت بھی کاؤنٹر کے پاس موجود تھا۔ اس نے سنا ان میں سے ایک آدمی نے کاؤنٹر گرل سے منگل سنگھ سے بات کرانے کا کہا۔ کاؤنٹر گرل نے ان کا نام پوچھا تو اس آدمی نے کہا کہ وہ منگل سنگھ سے کہے کہ پاکیشیا سے اس کے دوست فور سٹارز آئے ہیں۔ لڑکی نے فوراً فون پر منگل سنگھ سے بات کی تو یہ دیکھ کر جسونت حیران رہ گیا کہ جیسے ہی منگل سنگھ نے فور سٹارز کا نام سنا اس نے کاؤنٹر گرل سے کہا کہ وہ انہیں اپنے پاس ہی کھڑا رکھے وہ ان کے استقبال کے لئے خود باہر آ رہا ہے۔

پھر ایسا ہی ہوا مادام۔ منگل سنگھ اپنا سارا کروفر اور اپنا رعب و دبدبہ بھول کر اپنے آفس سے نکل کر باہر آ گیا اور پھر وہ اس قدر

پرتپاک اور اخلاق سے فور اسٹارز سے ملا جیسے وہ اس سے بھی بڑے ڈان ہوں۔ وہ ان کے سامنے بچھا جا رہا تھا۔ وہ ان چاروں کو اپنے ساتھ اپنے خفیہ آفس میں لے گیا تھا۔ جسونت نے جیسے ہی منگل سنگھ کو اپنے آفس سے باہر نکلتے دیکھا اس نے فوراً اس کی اور فور سٹارز کی تصویریں لے لیں۔ جسونت کو علم تھا کہ منگل سنگھ کبھی بھی اپنے اصل حلیئے میں نہیں رہتا تھا وہ ہمیشہ میک اپ میں رہتا تھا اور جسونت اس تگ و دو میں رہتا تھا کہ منگل سنگھ کبھی اس کے سامنے آئے تو وہ اس کی ڈیجیٹل ڈی ون کیمرے سے تصویر لے سکے۔ اسے موقع مل گیا تھا چنانچہ اس نے منگل سنگھ اور فور سٹارز کی تصویریں حاصل کر لیں۔

ڈی ون کیمرہ ایک جدید ترین کیمرہ ہے جس سے ہر قسم کے جدید ترین میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہروں کی بھی اصل تصویر بن جاتی ہے۔ جسونت نے ان پانچوں کی تصویریں اپنے پاس محفوظ کر لی۔ وہ چاروں افراد جو خود کو فور سٹارز کہہ رہے تھے دو گھنٹوں تک منگل سنگھ کے ساتھ اس کے آفس میں رہے اور پھر دو گھنٹوں بعد منگل سنگھ کے نمبر ٹو نے جسونت اور چار آدمیوں کو ساتھ لیا اور مارگم کالونی، ڈی بلاک کی کوٹھی نمبر چار میں پہنچ گیا۔ اس نے اپنی نگرانی میں کوٹھی کی صفائی کرائی۔ ایک گھنٹے بعد منگل سنگھ، فور سٹارز کو خود لے کر اس کوٹھی میں پہنچ گیا۔

ان چاروں کو وہاں چھوڑ کر جسونت، کے ڈی کے ساتھ واپس

کلب آ گیا اور پھر شام کو جب جسونت کو چھٹی ہوئی تو وہ اپنے مخصوص ٹھکانے پر پہنچ گیا۔ اس نے منگل سنگھ اور فور سٹارز کی جو تصویریں لی تھیں انہیں ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کیا۔ کمپیوٹر میں ان پانچوں کی شکلیں الگ تھیں جنہیں دیکھ کر جسونت کو یقین ہو گیا کہ اس نے ان پانچوں کے میک زدہ چہروں کے پیچھے چھپی ہوئی ان کی اصل چہروں کی تصویریں حاصل کر لی ہیں۔ اس نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے رابطہ کیا اور پھر وہ پانچوں تصویریں انہیں بھیج دیں۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے جسونت کو کراس ورلڈ آرگنائزیشن کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ اس نے جو پانچ تصویریں بھیجی تھیں ان میں سے چار افراد کی شناخت ہو گئی ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فور سٹارز سیکشن کے لئے کام کرتے ہیں۔ ان افراد کے نام تو معلوم نہیں ہو سکے ہیں لیکن کراس ورلڈ آرگنائزیشن نے اس بات کی مصدقہ اطلاع دی ہے کہ یہ چاروں فور سٹارز ہی ہیں جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران بھی ہیں البتہ پانچویں فرد کے بارے میں ان کے پاس کوئی ڈیٹا نہیں ہے اس لئے وہ یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ پانچواں آدمی کون ہے اور اس کا اصل نام کیا ہے“...... دوسری طرف سے سروش ورما نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران نے یہاں آ کر دو گروپ بنا لئے ہیں۔ جن میں فور سٹارز کا گروپ الگ ہے“۔ مادام رادھا

نے کہا۔

”یس مادام۔ لگتا تو ایسا ہی ہے“...... سروش ورما نے کہا۔

”کیا وہ اب بھی اسی رہائش گاہ میں موجود ہیں جس کے بارے میں تمہیں جسونت نے بتایا تھا“...... مادام رادھا نے پوچھا۔

”یس مادام“...... سروش ورما نے جواب دیا۔

”تو تم نے ان کے خلاف کارروائی کرنے کا کیا اقدام کیا ہے“...... مادام رادھا نے پوچھا۔

”میں نے ریڈ گروپ کو بھیج دیا ہے مادام۔ انہوں نے کوٹھی کا نہایت خفیہ انداز میں محاصرہ کر لیا ہے۔ اب آپ کے حکم کی دیر ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو ریڈ گروپ ان کا وہیں خاتمہ کر سکتا ہے“...... سروش ورما نے کہا۔

”اوکے۔ اس رہائش گاہ کو بموں اور میزائلوں سے اُڑا دو۔ ان چاروں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں بچنا چاہئے۔ تم مجھے پتہ دوبارہ بتاؤ میں خود اس مشن کی نگرانی کرنا چاہتی ہوں اور تم بھی وہاں آ جاؤ“...... مادام رادھا نے کہا تو سروش ورما نے اسے پتہ بتا دیا۔

”ٹھیک ہے میں بیس منٹ تک وہاں پہنچ رہی ہوں“...... مادام رادھا نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ کچھ دیر وہ سوچتی رہی پھر وہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اپنے آفس سے نکلتی چلی گئی۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اپنی تیز رفتار کار میں سروش ورما کے بتائے ہوئے پتے کی جانب اُڑی جا رہی تھی۔ جلد ہی اس کی

Downloaded From http://paksociety.com

کار مخصوص جگہ پہنچ گئی۔ وہاں اور بھی بے شمار کاریں موجود تھیں۔ مادام رادھا کی کار رکتے ہی ایک نوجوان تیز تیز چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس نے مادام رادھا کو مخصوص انداز میں سلام کیا۔

''سروش ورما۔ کیا تمہارے آدمیوں کے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول ہیں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''گیس کے کیپسول۔ اوہ۔ کیا آپ انہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتی ہیں''...... سروش ورما نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ یہ صرف چار افراد ہیں۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔ میں انہیں زندہ رکھ کر ان سے عمران اور اس کے باقی ساتھیوں کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہوں۔ اگر ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو عمران اور اس کا دوسرا گروپ الرٹ ہو جائے گا اور پھر وہ ایسی جگہ روپوش ہو جائے گا کہ ہم شاید ہی اس تک پہنچ سکیں''...... مادام رادھا نے کہا تو سروش ورما نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یس مادام۔ ہمارے پاس گیس کے کیپسول موجود ہیں''۔ سروش ورما نے کہا تو مادام رادھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ان کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا وہ ابھی رہائش گاہ کے اندر ہی موجود ہیں''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام''...... سروش ورما نے کہا۔

''اوکے۔ پھر تم جاؤ اور جا کر اس رہائش گاہ کے اندر گیس

کیپسول فائر کر دو۔ اس کے بعد اندر جا کر چیکنگ کرو اور پھر مجھے اندر سے ہی ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو لیکن انتہائی محتاط رہنا کہ اندر موجود افراد کو معمولی سا بھی شک نہیں ہونا چاہئے''...... مادام رادھا نے کہا۔

''یس مادام''...... سروش ورما نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ دارالحکومت میں ناٹران کی مہیا کی ہوئی ایک کوٹھی کے سٹنگ روم میں موجود تھا۔ ناٹران نے پروگرام کے تحت انہیں میاگی لانچ سے نکال کر دوسری لانچ میں منتقل کر لیا تھا اور پھر وہ ان سب کے لانچ میں ہی حلیئے اور لباس بدلوا کر انہیں وہاں سے نکال لانے میں کامیاب ہو گیا تھا اور پھر ایک گھاٹ پر پہنچتے ہی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر بند باڈی والی وین میں لے کر اپنے ایک خفیہ ٹھکانے پر پہنچ گیا تھا۔
عمران اور اس کے ساتھیوں نے ناٹران کے خفیہ ٹھکانے پر ایک رات آرام کیا اور پھر پروگرام کے تحت عمران نے فور سٹارز کو میزائل اسٹیشن کی تباہی کے لئے ناٹران کے ساتھیوں کے ساتھ دارالحکومت بھیج دیا تھا اور خود بھی دارالحکومت شفٹ ہو گیا تھا۔
اس نے فور سٹارز کو فری ہینڈ دے دیا تھا کہ وہ اپنی صوابدید پر کام کریں اور ہر ممکن طریقے سے شامار جنگل میں جا کر بلیک برڈ

میزائل اسٹیشن کی تباہی کو یقینی بنائیں۔ عمران نے ناٹران کو ان کی فل سپورٹ کرنے کا بھی کہہ دیا تھا۔ ناٹران نے فور سٹارز کے ساتھ چند ایسے آدمیوں کو بھیج دیا تھا جو فور سٹارز کے لئے انتہائی موزوں اور انہیں ٹارگٹ تک پہنچانے میں معاون ثابت ہو سکتے تھے۔

''فور سٹارز تو اپنا مشن پورا کرنے کے لئے چلے گئے ہیں۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شامار پہاڑیوں کی طرف جانے سے پہلے ہمیں شاگل اور اس مادام رادھا کی سپیشل سروس کے بچنے کے انتظامات کرنے ہوں گے کیونکہ وہ بھوکے شیروں کی طرح ہر طرف ہماری بو سونگھتے پھر رہے ہوں گے۔ ان کے پاس انتہائی جدید ترین مشینری ہے ایسا نہ ہو کہ ہم نکلیں اور ان کے ہاتھ لگ جائیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو کیا تم ان کے ہاتھ لگنے سے ڈر رہے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ ان کے ہاتھ لگ جاؤں لیکن لگتا ہے کہ ان کے ہاتھ کافی چھوٹے ہیں جو ہم تک پہنچ ہی نہیں رہے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ شاگل یا مادام رادھا کے ذریعے اسپیس سنٹر تک پہنچنے کا پروگرام بنا رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے چونکتے ہوئے

کہا۔

''کوشش تو کی ہی جا سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تب کیا مشکل ہے۔ ہم بغیر میک اپ کے باہر نکل جاتے ہیں پھر تو ہم آسانی سے ان کے ہاتھ لگ جائیں گے''۔ صالحہ نے کہا۔

''اس صورت میں ہمارا استقبال اندھی گولیوں نے ہی کرنا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس دی۔

''پھر تو آپ ہی بہتر پلان بنا سکتے ہیں''...... صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن شکیل بھی تو عمران صاحب کی طرح سوچتا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''کیپٹن شکیل میرے سوچنے کے بعد ہی سوچنا شروع کرتا ہے اور میں نے اس کے ڈر سے اب سوچنا ہی چھوڑ دیا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے اسپیس سنٹر کے سلسلے میں ضرور کام کیا ہو گا۔ اسپیس سنٹر اسی شامار کے علاقے میں ہے لیکن آپ ابھی تک مربوط پلاننگ نہیں کر پا رہے کہ وہاں پہنچیں گے کیسے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لو میں نے ابھی سوچنا شروع ہی نہیں کیا اور اس نے میری سوچ کو پہلے ہی بھانپ لیا ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں''۔ عمران

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''اگر تمہیں یقین ہے کہ اسپیس سنٹر شامار کے علاقے میں ہی ہے تو پھر سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم وہاں پہنچ جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہمارا مقصد اسپیس سنٹر کو تباہ کرنا ہے اور بس''...... تنویر نے کہا۔

''صرف بس سے کام نہیں چلے گا۔ وہاں پہنچنے کے لئے ہمیں ٹرکوں، کاروں، جیپوں، طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ بس الٹ گئی تو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے انہیں باہر یکے بعد دیگرے کئی ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ دھماکوں کی آوازیں سن کر وہ یکلخت اچھل پڑے اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''اوہ اوہ۔ باہر گیس کیپسول فائر کئے جا رہے ہیں۔ جلدی سانس روک لو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روک لیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی فوراً سانس روک لئے لیکن دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ یکلخت کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما ہو۔ اس نے اپنا دماغ کنٹرول کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن بے سود اور پھر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اندھیرے میں روشنی کا

نقطہ چمکتا ہے اسی طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کی کرن نمودار ہوئی اور پھر یہ روشنی پھیلنے لگی اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر فلمی منظر کی طرح گھوم گئے۔ جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ کے سٹنگ روم میں بیٹھا باتوں میں مصروف تھا کہ باہر ہلکے ہلکے متعدد دھماکوں کی آوازیں سنائی دی تھیں اور پھر اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا۔ پوری طرح شعور جاگتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کرتے ہی اس کے ذہن میں زور دار دھماکہ ہوا کہ اس کے جسم نے اس کے ارادے کا ساتھ دینے سے یکسر انکار کر دیا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ فولاد کی بنی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور نائیلون کی باریک رسی سے اس کا جسم کرسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ عمران نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی دوسری کرسیوں پر اس کے سارے ساتھی اس حالت میں موجود تھے لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ سب اصل شکلوں میں تھے۔ ان کے چہروں پر سے میک اپ صاف کیا جا چکا تھا۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے اپنی ذہنی مشقوں کی وجہ سے از خود ہوش آ گیا تھا لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ وہ کس کی قید میں تھے۔ اس کے ذہن میں شاگل اور پھر مادام رادھا کا خیال آیا کیونکہ ان کے میک اپ خاص قسم کے تھے جنہیں کسی بھی جدید

سے جدید میک اپ واشر سے بھی صاف نہ کیا جا سکتا تھا۔ صرف نمک ملے پانی سے یہ میک اپ صاف ہو سکتا تھا اور یہ کام ظاہر ہے مادام رادھا یا پھر شاگل ہی کر سکتا تھا۔ اس خیال کے آتے ہی عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ ابھی عمران یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر مشین گن لٹک رہی تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں زرد رنگ کا محلول سا بھرا ہوا تھا۔

”اوہ۔ تم تو ہوش میں ہو۔ تمہیں ہوش کیسے آ گیا“...... اس نوجوان نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر تمہاری جگہ کوئی حسین لڑکی اندر آئی ہوتی تو اس کے حسن کی تاب نہ لا کر میں شاید دوبارہ بے ہوش ہو جاتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں تم سب کو ہوش میں لانے کے لئے یہ انجکشن لے کر آیا تھا۔ بہرحال تمہیں ہوش آ گیا ہے میں باقی سب کو بھی ہوش میں لے آتا ہوں“...... نوجوان نے کہا اور عمران کے ساتھ دوسری کرسی پر بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ ہم اس وقت کس کی تحویل میں ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”تم چیف شاگل کے ٹاپ ریڈ گروپ کی تحویل میں ہو جس کا

انچارج منوہر ہے اور وہ ہمارا باس ہے''...... اس نوجوان نے کہا۔

''کیا تمہارا باس بزدل ہے''...... عمران نے کہا تو نوجوان ایک جھٹکے سے اس کی طرف مڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''شٹ اپ۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ اگر تم نے باس کے خلاف کوئی توہین آمیز بات کی تو میں تمہیں گولی مار دوں گا''۔ نوجوان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''مار دینا گولی لیکن یہ تو بتا دو کہ اگر تمہارا باس بزدل نہیں ہے تو اس نے ہمارے جسموں کو بے حس و حرکت کر دینے والے انجکشن کیوں لگائے تھے۔ بے حس و حرکت کر دینے والے انجکشن لگانے کے ساتھ ساتھ اس نے ہمیں رسیوں سے بھی باندھ رکھا ہے جیسے وہ ہم سے ڈرتا ہو بزدل ہو''...... عمران نے اطمینان سے کہا۔

''باس نے ایسا کیوں کیا ہے یہ میں نہیں جانتا لیکن تم باس کی شان میں گستاخی کرو گے تو میں تمہارا کوئی لحاظ نہیں کروں گا اور گولی مار دوں گا سمجھے تم''...... نوجوان نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے ایک ایک کر کے سب کو انجکشن لگائے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے ساتھیوں کو ہوش آ گیا اور پھر سب کے سوالوں کے جواب میں عمران نے انہیں وہی کچھ بتا دیا جو اس نوجوان نے عمران کو بتایا تھا۔

''شاگل کے یہ ٹاپ سیکشن کا انچارج واقعی بزدل معلوم ہوتا ہے

جس نے ہمیں بے حس و حرکت بھی کیا ہوا ہے اور ہمیں رسیوں سے بھی باندھا ہوا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ یہ اس کی بزدلی نہ ہو بلکہ اس پر تم جیسے ڈیشنگ ایجنٹ کی دہشت چھائی ہوئی ہو۔ ویسے بھی کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل ہم سب کو جادوگروں کا ٹولہ سمجھتا ہے اس لئے اس کے ساتھ ساتھ اس کے سیکشنوں پر بھی ہمارے جادو کا خوف طاری رہتا ہے کہ ہم جادو سے پچویشن نہ تبدیل کر دیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ انہیں ہمارے ٹھکانے کا علم کیسے ہو گیا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس بات پر تو میں بھی حیران ہو رہا ہوں۔ بہرحال اب یہاں باس یا شاگل آئیں گے تب ہی اصل حقیقت کا پتہ چل سکے گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے پیچھے وہی مشین گن بردار تھا جو عمران کے ساتھیوں کو انجکشن لگا کر ہوش میں لایا تھا۔ پہلے مشین گن اس کے کاندھے پر لٹک رہی تھی لیکن اب اس نے مشین گن ہاتھوں میں تھام رکھی تھی۔ عمران انہیں دیکھتے ہی چونک پڑا۔ یہ شاگل کے ساتھی تھے جو اب شاگل کی سیکرٹ سروس کے نئے سیکشن

کے انچارج تھے۔ عمران انہیں پہچانتا تھا۔ ان میں ایک منوہر تھا جبکہ اس کے ساتھ آنے والی لڑکی کا نام ریتا تھا جسے عمران شاگل کے ساتھ دیکھ چکا تھا۔

''تم ہماری طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہے ہو عمران جیسے تم ہمیں پہچان چکے ہو کہ ہم کون ہیں''...... نوجوان نے عمران کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ پہچاننے کی کوشش کر رہا ہوں''...... عمران نے انجان بنتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''چلو۔ میں تمہارا کام آسان کر دیتا ہوں۔ میں منوہر ہوں اور یہ میری ساتھی ریتا ہے۔ ہمارا تعلق کافرستان سیکرٹ سروس کے ٹاپ سیکشن سے ہے''...... نوجوان نے کہا۔

''تب تو یہ میری بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم تمہارے جال میں پھنس گئے ہیں اور تم نے ہمیں نہ صرف بے حس کر رکھا ہے بلکہ رسیوں سے بھی باندھا ہوا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''جب مجھے اطلاع ملی کہ تم اس کوٹھی میں موجود ہو تو میں نے اس کوٹھی کو میزائلوں سے اُڑانے کا پروگرام بنایا تھا لیکن ریتا کے کہنے پر میں نے ایسا نہیں کیا تاکہ تم سے دو دو باتیں ہو سکیں اور چونکہ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں کہ تمہیں ذرا سا بھی موقع مل جائے تو تم سچویشن بدل سکتے ہو اس لئے میں نے خاص

طور پر یہ اقدام کیا ہے کہ تمہیں اس بار سچویشن اپنے حق میں کرنے کا موقع نہ مل سکے''...... منوہر نے ہنس کر کہا۔

''منوہر۔ اب مزید وقت ضائع نہ کرو۔ ان کے میک اپ واش ہو چکے ہیں اور یہ کنفرم ہو چکا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں اس لئے اب ان کا قصہ تمام کرو''...... ریتا نے غراتے ہوئے کہا۔

''راہول''...... منوہر نے مڑ کر عقب میں موجود مشین گن بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... اس نوجوان نے چونک کر کہا۔

''مشین گن مجھے دو''...... منوہر نے کہا تو نوجوان راہول نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اسے تھما دی۔

''بس عمران۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... منوہر نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد اور سفاکانہ لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ اتنی جلدی کیا ہے۔ ہم تو ویسے بھی بے حس و حرکت ہیں اور بندھے ہوئے ہیں۔ اب جب ہم نے مر ہی جانا ہے تو پھر ہمیں ذہنی طور پر تو مطمئن ہو لینے دو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ذہنی طور پر مطمئن۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... ریتا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں ہمارے بارے میں کیسے علم ہوا تاکہ مرنے سے پہلے ہماری یہ ذہنی خلش مٹ جائے''...... عمران نے کہا۔

''تم ہمیشہ کافرستان سیکرٹ سروس کے آڑے آتے رہے ہو۔ اس لئے چیف شاگل نے جب ہمیں تمہارے بارے میں بتایا اور تمہیں تلاش کرنے کا حکم دیا تو ہم نے ایک جدید سیٹلائٹ مشینری کا استعمال کیا۔ اس جدید سیٹلائٹ مشینری سے ہم نے وائس چیکنگ سسٹم کو لنک کیا اور پھر ہم نے اس مشین میں تمہارا نام، تمہارے چیف ایکسٹو کا نام، پرنس آف ڈھمپ اور تمہاری چند مخصوص باتیں تمہاری ہی آوازوں میں فیڈ کیں اور پھر ہم نے ان آوازوں کو سیٹلائٹ سسٹم سے سرچنگ کرنا شروع کر دیا۔ اس کام میں ہمیں وقت تو لگ گیا لیکن اس مشین نے کام کر دکھایا۔ تم اپنی رہائش گاہ میں بیٹھے آپس میں بات چیت کر رہے تھے اور عمران کے ساتھ ساتھ تم نے ایک دو بار چیف ایکسٹو اور پاکیشیا کا نام بھی لیا تھا۔ ہم نے اس علاقے کو فوکس کیا اور پھر اس مشین کو ہم نے اسی پوائنٹ پر ایڈجسٹ کر دیا جہاں تم موجود تھے۔ تمہارے درمیان ہونے والی تمام باتوں کو ریکارڈ کیا گیا اور تمہاری لوکیشن کا پتہ لگا لیا گیا۔ چیف شاگل کے حکم سے ہم اس رہائش گاہ کو میزائلوں سے تباہ کرنے آئے تھے لیکن ریتا سب سے پہلے تمہارے چہروں پر سے میک اپ صاف کرانا چاہتی تھی تاکہ تمہارے اصل چہروں کی

تصویریں بنائی جا سکیں اور ان تصویروں کو بطور ثبوت چیف شاگل کو پیش کیا جا سکے تاکہ انہیں یقین ہو جائے کہ اس بار ہم نے حتمی طور پر تم سب کا ہی شکار کیا ہے۔ بس اتنی سی بات ہے''...... منوہر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ اس قدر جدید سسٹم کافرستان پہنچ گیا ہے کہ محض آوازوں کی فیڈنگ سے تم لوکیشن ٹریس کر سکو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کافرستان سائنسی ٹیکنالوجی میں پاکیشیا سے سو سال آگے ہے مسٹر عمران۔ ہمارے پاس ایسی ایسی سائنسی ٹیکنالوجی ہے جس کا تم شاید تصور بھی نہیں کر سکتے''...... ریتا نے کہا۔

''اوہ۔ ویل ڈن۔ تم دونوں واقعی ذہین ہو''...... عمران نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''ہماری اطلاع کے مطابق کافرستان میں تم دس افراد داخل ہوئے تھے جبکہ اب صرف چھ ہو۔ تمہارے باقی چار ساتھی کہاں ہیں''...... ریتا نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ان کی شادیاں ہو گئی ہیں اس لئے وہ اپنے سسرالیوں کے ساتھ چلے گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''شادیاں۔ سسرالی۔ کیا مطلب''...... منوہر نے کہا۔

''جو بات تمہارے سر کے اوپر سے گزر جائے اس کا مطلب پوچھ کر بھی تم کچھ نہ سمجھ سکو گے اس لئے رہنے دو''...... عمران نے

منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر اب تمہارا کھیل ختم کیا جائے"...... ریتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا کھیل۔ کیا ہم تمہیں کبڈی یا پھر پنگ پانگ کھیلتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"موت کو سر پر دیکھ کر لگتا ہے تم پر چڑچڑا پن طاری ہو گیا ہے"...... منوہر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم مرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر مرنے سے پہلے تم ہماری آخری خواہش پوری کر دو تا کہ ہم اطمینان سے مر سکیں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا ہے تمہاری آخری خواہش"...... ریتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلایا جاتا ہے۔ اگر ہمیں بھی پانی پلا دو تو ہماری قربانی بھی جائز ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم اس وقت کافرستان سیکرٹ سروس کے ٹاپ سیکشن کے چیف کے سامنے بیٹھے ہو عمران۔ عام ایجنسی والوں کے سامنے نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پانی کیوں مانگ رہے ہو۔ پانی پینے سے تمہارے بے حس و حرکت جسم پھر سے حرکت میں آ جائیں گے اور ہم ایسی حماقت نہیں کریں گے۔ سمجھ لو کہ تمہاری عیاریوں اور

اداکاری کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ اب واقعی تمہاری موت کا وقت آ گیا ہے اس لئے میں تم پر فائر کھولنے لگا ہوں"...... منوہر نے کہا۔

"ہونہہ۔ ہماری رسیاں تو کھول نہیں سکتے اور فائر کھولنے کی بات کر رہے ہو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو منوہر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور اس کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا اور ساتھ ہی منوہر کا فاتحانہ قہقہہ بھی گونج اٹھا۔

صدیقی اور اس کے ساتھی دارالحکومت کی ایک زیر تعمیر کالونی کی ایک رہائش گاہ کی سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ رہائش گاہ صدیقی نے کافرستان کے انڈر ورلڈ کے ڈان منگل سنگھ سے حاصل کی تھی جو پہلے پاکیشیا میں کام کرتا تھا اور پھر فور سٹارز نے جب ان کے خلاف کام کیا تو اس کا سارا نیٹ ورک تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی منگل سنگھ تک پہنچ گئے تھے اور وہ منگل سنگھ کو ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن منگل سنگھ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ پاکیشیا میں نہیں رہے گا بلکہ کافرستان چلا جائے گا۔ اس نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ کافرستان سے وہ پاکیشیا میں کوئی نیٹ ورک نہیں چلائے گا اور نہ ہی پاکیشیا کے خلاف کام کرے گا البتہ وہ ان کے لئے کافرستان میں کام کرے گا اور اگر انڈر ورلڈ کے کسی گینگ یا نیٹ ورک نے پاکیشیا کے خلاف کوئی کام کیا تو وہ ان کے بارے میں انہیں خصوصی طور پر آگاہ کرے گا۔ جس پر فور سٹارز نے

اس کی جان بخش دی تھی اور منگل سنگھ اپنے چند بچے کھچے ساتھیوں سمیت وہاں سے کافرستان چلا گیا تھا۔

منگل سنگھ نے صدیقی سے مسلسل رابطہ رکھا تھا اور اس کا دوست بن گیا تھا اور اس نے واقعی اپنا کیا ہوا وعدہ نبھایا تھا۔ کافرستان کے انڈر ورلڈ میں کوئی بھی سینڈیکیٹ، گینگ یا کوئی مجرم تنظیم پاکیشیا کے خلاف کوئی بھی اقدام کرتی تو وہ صدیقی سے رابطہ کر کے اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیتا تھا اور خود بھی ان کے خلاف کافرستان میں بھرپور کارروائیں کرتا تھا۔ چونکہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے اس کی جان بخش دی تھی اور اسے پاکیشیا سے فرار ہونے کا موقع بہم پہنچایا تھا اس لئے وہ ان سے بے حد مرعوب تھا اور ان کا گرویدہ ہو چکا تھا۔

صدیقی کو معلوم تھا کہ منگل سنگھ کا کافرستان میں کہاں کلب ہے اور اس کا اٹھنا بیٹھنا کہاں ہے اس لئے جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں سے الگ ہو کر وہ دارالحکومت پہنچے وہ سیدھا منگل سنگھ کے کلب پہنچ گئے اور پھر اس نے جیسے ہی کاؤنٹر پر موجود لڑکی کے ذریعے فون پر منگل سنگھ کو فور سٹارز کا نام بتایا تو منگل سنگھ فور سٹار کا سنتے ہی اپنے خفیہ آفس سے نکل کر ان کے استقبال کے لئے باہر آ گیا۔ وہ ان سے اس قدر پرتپاک انداز میں ملا کہ کلب میں موجود ہر آدمی کافرستان کے انڈر ورلڈ کے ڈان کو ان چاروں کے سامنے بچھتا دیکھ کر حیرت سے دانتوں میں انگلیاں دبا کر رہ گئے۔

منگل سنگھ انہیں اپنے خفیہ آفس میں لے گیا اور پھر اس نے ان کی بھرپور خاطر تواضع کی۔ صدیقی نے اسے اپنے آنے کا مقصد بتا دیا جس پر منگل سنگھ نے اسے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ صدیقی نے منگل سنگھ سے ایک رہائش گاہ ، گاڑی اور اسلحہ کے ساتھ ضرورت کا سامان مہیا کرنے کے لئے کہا تو منگل سنگھ نے فوراً اپنے نمبر ٹو کے ڈی سے رابطہ کیا اور اسے یہ سب کچھ مہیا کرنے کا حکم دیا اور پھر وہ خود انہیں خفیہ راستے سے نکال کر لے گیا اور انہیں اس رہائش گاہ میں پہنچا دیا۔ منگل سنگھ نے صدیقی کو اپنا سپیشل فون نمبر دیا تھا تاکہ ضرورت کے وقت وہ اس سے رابطہ کر سکے۔ اس نے اپنے نمبر ٹو کے ڈی اور چار مسلح افراد کو ان کے ساتھ اس رہائش گاہ میں ہی چھوڑ دیا تھا تاکہ اگر انہیں ضرورت پڑے تو وہ ان سے کام لے سکیں۔

”ہاتار جنگل میں جانے کے لئے ہمیں مخصوص راستوں سے ہٹ کر اس کے عقب سے جانا ہوگا۔ اگر ہم مخصوص راستے کو چھوڑ کر جبالا کے علاقے سے ہوتے ہوئے ہاتار جنگل میں پہنچ جائیں تو اس طرف جنگل کافی گھنا ہے اور گھنا جنگل ہمارے لئے کافی سود مند ثابت ہو سکتا ہے اس طرح ہم دشمنوں کی نظروں میں آنے سے بھی بچ سکتے ہیں“...... صدیقی نے کہا۔

”لیکن جبالا کا علاقہ تو کافی دور ہے اس کے لئے ہمیں طویل چکر کاٹ کر اس طرف جانا پڑے گا“...... خاور نے کہا۔

”مین راستوں پر جگہ جگہ چیک پوسٹیں ہیں اور جنگل کے بیرونی حصے میں ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی ساری توجہ فرنٹ سے آنے والے راستوں پر ہے۔ اس طرف کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر ہم ان راستوں سے گئے تو ہمارے لئے کافی دشواریاں ہو سکتی ہے جبکہ عقبی علاقے سے ہمارے لئے جنگل میں جانا اور آگے بڑھنا مشکل نہ ہوگا اور میری منگل سنگھ سے تمہارے سامنے طویل گفتگو ہوئی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق ہاتار جنگل کا وہی ایسا حصہ ہے جہاں مسلح افراد کی موجودگی کی امید نہیں کی جا سکتی ہے کیونکہ اس طرف جنگل میں داخل ہونے کے لئے ہمیں دو بڑی نہروں کو کراس کرنا پڑتا ہے اور پھر وہاں گہری کھائیاں اور دلدلیں بھی موجود ہیں۔ ان نہروں، کھائیوں اور دلدلوں کی وجہ سے اس علاقے میں یہ سوچ کر سیکورٹی تعینات نہیں کی گئی ہے کہ اس راستے سے کسی کا بھی آنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے اور ہم اس مشکل اور ناممکن کو ممکن بنا سکتے ہیں“...... صدیقی نے جواب دیا۔

”لیکن ہم نہروں، کھائیوں اور دلدلوں کو عبور کیسے کریں گے“...... چوہان نے کہا۔

”ہم یہاں سے سارا انتظام کر کے چلیں گے۔ نہر کے ساتھ ہمیں کھائیوں اور دلدلوں سے گزرنے کے لئے مخصوص سامان کی بھی ضرورت ہوگی جو ہمیں منگل سنگھ آسانی سے مہیا کر سکتا ہے اور پھر اس کے پاس ایسے ذرائع بھی ہیں کہ وہ ہمیں محفوظ انداز میں

جبالا کے علاقے میں پہنچا بھی سکتا ہے تو کیوں نہ ہم اس کے ذرائع کا فائدہ اٹھائیں اور کافرستانی فورسز کی نظروں میں آئے بغیر ہاتار جنگل میں جانے کی کوشش کریں''...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن یہ ضروری تو نہیں ہے کہ اس علاقے کو نہروں، کھائیوں اور دلدلوں کی وجہ سے بالکل ہی نظر انداز کر دیا گیا ہو۔ یہ ممکن ہے کہ وہاں مسلح افراد موجود نہ ہوں لیکن وہاں سیکورٹی کیمروں کے ساتھ دوسرے سائنسی انتظامات کی موجودگی کو تو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے اور پھر منگل سنگھ کے کہنے کے مطابق اس جنگل میں تیز رفتار جنگی ہیلی کاپٹروں کو بھی آتے جاتے دیکھا گیا ہے جو ہر وقت جنگل کے اوپر چکر لگاتے ہیں۔ کیا ہم ان ہیلی کاپٹروں کی نظروں میں آنے سے بچ سکیں گے''۔ خاور نے کہا۔

''اگر ہم اپنا مکمل انتظامات کر کے جائیں گے تو ہم ہر مشکل سے بچ سکتے ہیں۔ عمران صاحب نے ہمیں خصوصی طور پر اس جنگل میں موجود میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کا ٹاسک دیا ہے اور ہمیں یہ ٹاسک ہر صورت میں پورا کرنا ہے۔ اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے اگر ہمیں اپنی جانیں بھی قربان کرنی پڑیں تو ہم دریغ نہیں کریں گے اور پھر ہم خود ہی عمران صاحب سے کہتے رہتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے طور پر مشن مکمل کرنے کا موقع دیں۔ اب جب

انہوں نے یہ موقع دے دیا ہے تو ہم اس موقع کو کسی بھی صورت میں ضائع نہیں کریں گے اور ہر صورت میں اس مشن کو پورا کر کے ہی رہیں گے چاہے اس کے لئے ہمیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے''۔ صدیقی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''ہمیں تمہاری اس بات سے اختلاف نہیں ہے لیکن تم جنگل میں عقبی اور دور دراز کے علاقے سے جانے کی بات کر رہے ہو جبکہ یہ مشن ہمیں انتہائی تیز رفتاری سے مکمل کرنا ہے''...... خاور نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ منگل سنگھ کے پاس تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی ہیں۔ ہم اس کے ہیلی کاپٹر میں تیزی سے وہاں پہنچ سکتے ہیں''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ۔ اگر اس کے پاس ہیلی کاپٹر ہے تو پھر ہمیں جبالا کے علاقے میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم رات کے وقت بھی تو ہاتار جنگل میں جا سکتے ہیں اور اس ہیلی کاپٹر سے پیرا شوٹ کے ذریعے بھی تو اتر سکتے ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''نہیں۔ ہیلی کاپٹر جنگل میں لے جانا مناسب نہیں ہوگا۔ ہیلی کاپٹر کو وہاں سے ہٹ بھی کیا جا سکتا ہے''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''تب تو ہمارا جبالا کے علاقے میں ہی جانا مناسب معلوم ہوتا ہے''...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں"...... صدیقی نے کہا۔

"تو پھر کرو بات منگل سنگھ سے تاکہ وہ ہمیں جلد سے جلد جبالا پہنچانے کا انتظام کر سکے"...... خاور نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے سامنے میز پر پڑا ہوا اپنا ڈی فون اٹھایا اور تیزی سے منگل سنگھ کے نمبر پریس کرنے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے منگل سنگھ کا نمبر ٹو کے ڈی دوڑتا ہوا وہاں آ گیا۔ اسے اندر آتے دیکھ کر صدیقی نمبر ملاتے ملاتے رک گیا۔

"کیا ہوا"...... صدیقی نے کے ڈی کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم خطرے میں ہیں جناب۔ سپیشل سروس کی مادام رادھا کے ایک مسلح گروپ نے اس رہائش گاہ کو گھیرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ رہائش گاہ کے چاروں طرف پھیل رہے ہیں۔ ان کے پاس بھاری اسلحہ ہے اور وہ کسی بھی وقت میزائل فائر کر کے اس رہائش گاہ کو تباہ کر سکتے ہیں"...... کے ڈی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ سب"...... چوہان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہم میں ایک غدار موجود تھا جناب۔ وہ فون پر آپ کے بارے میں سروش ورما سے بات کر رہا تھا اور میں سروش ورما کے بارے میں جانتا ہوں وہ سپیشل سروس کے لئے کام کرتا ہے اور مادام رادھا کا نمبر ٹو ہے۔ وہ غدار آپ کے بارے میں فون پر سروش ورما

کو تفصیلات بتا رہا تھا۔ میں نے اسے ریڈ ہینڈڈ پکڑ لیا اور جب میں نے اس پر اپنے چند مخصوص داؤ آزمائے تو اس نے سب کچھ اگل دیا"...... کے ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سروش ورما کے ساتھی جسونت کے بارے میں انہیں تفصیل بتانی شروع کر دی جو سروش ورما کا خاص آدمی بن کر اس کے ساتھ ہی رہتا تھا۔

"اب وہ کہاں ہے"...... صدیقی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"کون سروش ورما یا مادام رادھا"...... کے ڈی نے پوچھا۔

"نہیں۔ جسونت کا پوچھ رہا ہوں"...... صدیقی نے کہا۔

"جب مجھے اس کی غداری کا پتہ چل گیا تھا تو پھر وہ زندہ کیسے رہ سکتا تھا"...... کے ڈی نے کہا۔

"تم نے باہر چیک کیا ہے۔ کیا مادام رادھا اور اس کے مسلح ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں"...... خاور نے پوچھا۔

"مادام رادھا کا تو علم نہیں ہے جناب لیکن باہر بہت سی کاریں موجود ہیں اور بے شمار مسلح افراد نے کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ وہ شاید کسی کا انتظار کر رہے ہیں ورنہ اب تک وہ کوٹھی پر میزائلوں کی بارش کر چکے ہوتے"...... کے ڈی نے کہا۔

"منگل سنگھ نے بتایا تھا کہ اس رہائش گاہ کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے جہاں سے ایک خفیہ راستہ جو سرنگ کی شکل میں ہے یہاں سے

ایک کلو میٹر دور دوسرے علاقے میں نکلتا ہے‘‘...... صدیقی نے کہا۔

’’جی ہاں۔ اب ہمیں اسی سرنگ سے جلد سے جلد یہاں سے دور جانا پڑے گا‘‘...... کے ڈی نے کہا۔

’’کہاں ہے تہہ خانہ‘‘...... صدیقی نے پوچھا تو کے ڈی تیزی سے دائیں طرف موجود ایک دیوار کی طرف بڑھا۔ اس نے دیوار کی جڑ میں مخصوص انداز میں ٹھوکر ماری تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار کے درمیان میں ایک خلاء سا بنتا چلا گیا جہاں سے سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

’’آئیں جناب‘‘...... کے ڈی نے کہا اور انہیں لے کر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی بھی تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ ابھی وہ سیڑھیاں پر آئے ہی تھے کہ اچانک انہیں باہر سے زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ ان دھماکوں سے در و دیوار لرز کر رہ گئے۔ سیڑھیاں اترتے ہوئے صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن زمین کی لرزش نے ان کے پیر سیڑھیوں پر نہ جمنے دیئے اور وہ سیڑھیوں پر سے گرتے چلے گئے دوسرے لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے تہہ خانے کی چھت یکلخت ان پر آن گری ہو۔ ان کے منہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی چیخیں نکل گئیں۔

ریتا اور منوہر کے چہرے مسرت سے تمتما رہے تھے۔ وہ دونوں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے۔ منوہر نے سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’یس‘‘...... رابطہ ملتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

’’منوہر بول رہا ہوں چیف سے بات کراؤ‘‘...... منوہر نے کہا۔

’’ہولڈ کریں پلیز‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’یس۔ چیف شاگل بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاگل کی سرد اور انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

’’منوہر بول رہا ہوں چیف‘‘...... منوہر نے کہا۔

’’کیوں کال کیا ہے‘‘...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

’’آپ کو وکٹری کی اطلاع دینی تھی چیف‘‘...... منوہر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وکٹری۔ کیا مطلب، کیسی وکٹری"...... دوسری طرف سے شاگل نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"عمران اپنے پانچ ساتھیوں سمیت ہلاک ہو چکا ہے چیف۔ ان میں چار مرد اور دو عورتیں شامل ہیں"...... منوہر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے ہلاک ہوئے ہیں وہ۔ تفصیل بتاؤ"...... شاگل نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو منوہر نے اسے ساری تفصیل بتا دی اور پھر اس نے شاگل کو یہ بھی بتا دیا کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو بے حس و حرکت کر کے نائیلون کی رسیوں سے باندھ رکھا تھا اور انہیں اسی حالت میں فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے"...... شاگل نے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے اس وقت تک مشین گن کے ٹریگر سے انگلیاں نہیں ہٹائی تھیں جب تک مشین گن کی ساری گولیاں ان کے جسموں میں نہ اتر گئی تھیں"...... منوہر نے کہا۔

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں کہ کیا تمہیں یقین ہے کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے یا نہیں۔ نانسنس"۔ شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ مجھے یقین تھا کہ وہ سب میک اپ میں ہیں۔

میں نے پہلے ان کے میک اپ صاف کرنے کے لئے ہر طرح کے لوشن، کیمیکلز اور جدید میک اپ واشر کا استعمال کیا تھا لیکن ان کے چہرے صاف نہیں ہو رہے تھے تو میں نے سادہ پانی میں نمک ملا کر جب ان کے چہروں پر تولیہ رگڑا تو ان کے چہرے صاف ہو گئے اور پھر ہم انہیں ہوش میں لائے اور ان سے کچھ دیر باتیں کرتے رہے تاکہ یہ کنفرم کر سکیں کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا نہیں۔ عمران نے جس انداز میں ہم سے باتیں کی تھیں اس سے ہمیں یقین ہو گیا کہ وہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو ہم نے انہیں ہلاک کرنے میں دیر نہیں لگائی اور ان پر بے تحاشہ گولیاں برسا دیں"...... منوہر نے کہا۔

"گڈ شو۔ ان کی لاشیں کہاں ہیں"...... شاگل نے پوچھا۔

"میں نے اپنے ساتھی راہول کو حکم دیا ہے کہ وہ ان سب کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ بنا دے۔ وہ اس وقت یہی کر رہا ہے چیف"...... منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ میں کچھ دیر بعد تم سے بات کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے شاگل نے کہا تو منوہر نے رسیور رکھ دیا۔

"شاید چیف کو اس بات کا یقین نہیں آ رہا ہے کہ ہم نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے"...... منوہر نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"تم چیف شاگل کی بات کر رہے ہو خود ابھی مجھے بھی اس بات

کا یقین نہیں آ رہا ہے کہ تم نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے جبکہ یہ سارا واقعہ میری آنکھوں کے سامنے ہوا تھا“...... ریتا نے کہا جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

”ہونہہ۔ تم بھی چیف کی طرح شکی مزاج بن گئی ہو“۔ منوہر نے منہ بنا کر کہا۔

”میں حقیقت بیان کر رہی ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی جو مافوق الفطرت حیثیت کے مالک ہیں اس طرح آسانی سے ہلاک ہو جائیں گے یہ واقعی ناقابلِ یقین بات ہے“...... ریتا نے کہا۔

”ہونہہ۔ یہ محض میری پلاننگ کی وجہ سے ہوا ہے ریتا۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس بار ایزی نہیں لیا تھا۔ وہ واقعی مافوق الفطرت صلاحیتوں کے مالک ہیں اور وہ کب کچھ کر جائیں اس کے بارے میں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا اس لئے میں نے خصوصی طور پر انہیں بے حس کرنے والے انجکشن لگوائے تھے اور پھر انہیں رسیوں سے بھی باندھ دیا تھا تاکہ انہیں جنبش کرنے کا بھی موقع نہ مل سکے اور ایسا ہی ہوا تھا اور میں نے انہیں اسی حالت میں ہی تمہارے سامنے گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا“...... منوہر نے کہا۔

”بہرحال تم نے واقعی ایک بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ چیف شاگل تم سے بے حد خوش ہوں گے اور وہ یقینی طور پر تمہیں سرکاری طور پر انعام دینے کی سفارش بھی کریں گے“۔ ریتا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے کسی انعام کا لالچ نہیں ہے۔ چیف اگر میری بات پر یقین کر لیں اور مجھے ویل ڈن بھی کہہ دیں تو میرے لئے ان کے یہ الفاظ کسی خزانے سے کم نہیں ہوں گے“...... منوہر نے کہا۔

”بے فکر رہو۔ چیف تمہیں ویل ڈن ضرور کہیں گے“...... ریتا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑے۔ منوہر نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... منوہر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”چیف شاگل بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے شاگل کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

”یس چیف“...... منوہر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”میں نے تمہاری آواز وائس کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر چیک کرائی ہے منوہر۔ اس مشین نے تصدیق کر دی ہے کہ تم منوہر ہی ہو تمہاری آواز کی کوئی اور نقل نہیں کر رہا ہے“...... دوسری طرف سے شاگل نے کہا تو منوہر کے ساتھ ریتا کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

”آواز کی تصدیق“...... منوہر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ جب تم نے مجھے بتایا کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے تو یہ بات میرے حلق سے نہیں اتری تھی اس لئے میں نے تمہاری آواز ریکارڈ کرائی اور اسے وائس

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

چیکنگ کمپیوٹرائزڈ ڈیپارٹمنٹ میں بھیج دی تا کہ اس بات کی تصدیق
کی جا سکے کہ تم اصل منوہر ہو یا عمران تمہاری آواز کی نقل کر کے
مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن بہرحال ایسا نہیں ہوا
ہے۔ تم واقعی منوہر ہی ہو''...... شاگل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''لیس چیف''...... منوہر نے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت
کے بارے میں مجھے جو کچھ بتایا ہے وہ غلط نہیں ہوگا اور تم نے واقعی
انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا ہوگا لیکن اس کے باوجود میں ان سب
کی لاشیں دیکھنا چاہتا ہوں تا کہ میں یقین کر سکوں کہ واقعی ہلاک
ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں''...... شاگل نے کہا۔

''سوری چیف۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں نے راہول
سے کہہ کر ان سب کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دی ہیں۔ اب تک
تو ان سب کی لاشیں جل کر راکھ بن چکی ہوں گی''...... منوہر نے
پریشان سے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تب تو اس بات کی تصدیق ہونا ناممکن ہے کہ وہ عمران
اور اس کے ساتھی ہی تھے''...... شاگل نے کہا۔

''مرنے سے پہلے میں نے اور ریتا نے ان کے اصل چہروں کی
تصویریں بنائی تھیں چیف۔ اگر آپ کہیں تو میں وہ تصویریں بطور
ثبوت آپ کو دکھا سکتا ہوں کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی
تھے''...... منوہر نے کہا۔

''تصویروں سے حقائق کا پتہ نہیں چلایا جا سکتا۔ بہرحال میں
دوسرے ذرائع سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں
معلومات حاصل کرتا ہوں اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کا کچھ پتہ
نہ چلا تو پھر مجھے اس بات کا یقین آ جائے گا کہ جن افراد کو تم نے
اور ریتا نے ہلاک کیا ہے وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہی
تھے۔ پھر میں خود تمہیں اپنے آفس میں بلا کر تمہارے اس کارنامے
کی داد دوں گا''...... شاگل نے کہا تو منوہر کی آنکھوں میں چمک آ
گئی۔

''شکریہ چیف''...... منوہر نے کہا۔

''گڈ بائی''...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
گیا۔ منوہر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت
اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر چیف کو اس بات کا یقین کیوں
نہیں ہو رہا ہے کہ میں نے جن افراد کو ہلاک کیا ہے وہ عمران اور
اس کے ساتھی ہی تھے''...... منوہر نے ہونٹ چباتے ہوئے حیرت
اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اس کی وجہ یہی ہے کہ چیف خود اپنے ہاتھوں انہیں کئی بار
ہلاک کرنے کی کوشش کر چکے ہیں اور اس بات کی تصدیق بھی ہو
جاتی تھی کہ انہوں نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی ہلاک
کیا ہے لیکن بعد میں عمران اور اس کے ساتھی انتہائی حیرت انگیز

طور پر مرنے کے بعد بھی زندہ ہو کر ان کے سامنے آ جاتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ انہیں ابھی تک تمہاری بات پر یقین نہیں آ رہا ہے اور تم نے سب سے بڑی غلطی یہی کی ہے کہ ان سب کی لاشیں جلا کر راکھ بنوا دی ہیں۔ اگر تم ان کی لاشیں محفوظ رکھتے اور یہ لاشیں چیف اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے تو انہیں تمہاری باتوں پر آسانی سے یقین آ جاتا''...... ریتا نے کہا۔

''ہاں واقعی۔ مجھے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں نہیں ڈلوانی چاہئے تھیں''...... منوہر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ایک بار راہول سے بات کر کے دیکھ لو۔ ہو سکتا ہے کہ ابھی کوئی ایک لاش جلانی باقی رہ گئی ہو''...... ریتا نے کہا۔

''نہیں۔ ہیڈ کوارٹر میں چار برقی بھٹیاں ہیں اور مرنے والوں کی تعداد چھ تھی۔ اگر دو دو کی لاشیں بھی برقی بھٹیوں میں ڈالی گئی ہوں گی تو ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچا ہو گا''...... منوہر نے کہا تو ریتا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''پھر تو واقعی کوئی چانس نہیں ہے''...... ریتا نے کہا۔

''بہرحال۔ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی ہلاک کیا ہے اس لئے اب چیف چاہے جس مرضی ذرائع سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کا نشان بھی نہیں مل سکے گا۔ آخر کار چیف کو یہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا

کہ عمران اور اس کے ساتھی میرے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں''۔ منوہر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اس کے لئے ظاہر ہے تمہیں انتظار کرنا پڑے گا۔ جب تک چیف مطمئن نہیں ہو گا اس وقت تک تمہیں کوئی انعام تو کیا چیف سے ویل ڈن بھی سننے کو نہیں ملے گا''...... ریتا نے مسکراتے ہوئے کہا تو منوہر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے اچانک کمرے کا دروازہ ایک زور دار دھماکے سے کھلا اور وہ دونوں چونک پڑے اور پھر ان دونوں کی نظریں بیک وقت دروازے کی طرف اٹھیں اور دوسرے لمحے وہ اس بری طرح سے اچھل پڑے جیسے انہوں نے دروازے پر موت کا چہرہ دیکھ لیا ہو۔ ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے اس قدر پھیل گئیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

شوگران مشن

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

شوگران = جس کی ایک ایجنسی کی ایک لیڈی ایجنٹ نے کافرستان میں ایک مشن خفیہ طور پر مکمل کیا۔ وہ مشن کیا تھا ——؟

شوگران = جہاں روزی راسکل بھی موجود تھی۔

روزی راسکل = جس نے ایئرپورٹ پر ایک لڑکی کو گولی ماردی اور شوگران کے ایک ایجنٹ کو بم سے اُڑا دیا۔ کیوں ——؟

روزی راسکل = جسے شوگران کی ایک ٹاپ سینڈیکیٹ نے اغوا کرلیا۔ کیسے؟

روزی راسکل = جو ایک بلائنڈ ٹنل میں قید تھی اور اس نے بلائنڈ ٹنل سے اپنی مدد کے لئے ٹائیگر کو پیغام بھیج دیا۔

ٹائیگر = جو روزی راسکل کا پیغام پڑھ کر فوری طور پر شوگران جانے کے لئے تیار ہو گیا۔

عمران — جو اس تذبذب میں تھا کہ شوگرانی ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ نے کافرستان میں کون سا مشن پورا کیا تھا۔

شاگل = جو اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف بات کرنے کی بجائے ان کی حمایت کرتا رہا۔ ایک حیرت انگیز چوئیشن۔

شانی لاک — بلیک اسکار پین سینڈیکیٹ کا ایک طاقتور اور مارشل آرٹ کا ماہر لڑاکا۔ جس کی ٹائیگر کے ساتھ دست بدست فائٹ ہوئی اور پھر ——؟

وہ لمحہ = جب عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ شوگران داخل ہونے کے لئے تابات کے جنگلوں میں پہنچ گیا جہاں ہوشو قبیلے کا راج تھا۔

وہ لمحہ = جب وحشیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر جادو کر کے انہیں قبیلے میں لاکر قید کرلیا۔

بلیک اسکار پین = شوگران کا ایک طاقتور سینڈیکیٹ جو روزی راسکل سے ایک ریڈ نوٹ حاصل کرنا چاہتا تھا۔

ریڈ نوٹ = کیا تھا اور اس پر کون سا راز چھپا ہوا تھا ——؟

روزی راسکل = جو بلیک سکارپین کی قید سے نکل بھاگی لیکن پھر گولیوں کا شکار بن گئی۔ کیا روزی راسکل ہلاک ہو گئی تھی۔ یا ——؟

عمران اور اس کے ساتھی ہوشو قبیلے کے چنگل سے کیسے نکلے۔ جہاں ان کا جادوگر سردار اور پراسرار قوتوں کا مالک لاما موجود تھا۔

شوگران مشن = جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل جب شوگرانی ایجنسی ریڈ ڈریگن آئی تو ——؟

انتہائی حیرت انگیز واقعات، تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے یادگار حیثیت کا حامل ہے ——

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

مارشل ایجنسی

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

راج گڑھ —— پاکیشیا کا ایک علاقہ جو غیر ملکی ایجنٹوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔

مارشل ایجنسی —— جس کے دو ٹاپ ایجنٹ پاکیشیا آئے اور خاموشی سے اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی چلے گئے مگر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ان کا علم ہی نہ ہو سکا۔

ایس ون —— ایک ایسی دھات جو کم مقدار میں ہونے کے باوجود پاکیشیا کی تقدیر بدل سکتی تھی لیکن یہ ساری دھات ایکریمیا اسمگل کر دی گئی۔

ٹائیگر —— جس نے عمران کو ایس ون کے اسمگل ہونے کا بتایا تو عمران، ٹائیگر کی معلومات اور اس کے ذرائع کا سن کر مبہوت رہ گیا۔

ایس ون —— جس کی اہمیت کا اندازہ ہوتے ہی عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس دھات کو حاصل کرنے ایکریمیا جا پہنچا۔

مارشل ایجنسی —— جسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ایکریمیا میں آنے کا علم ہوا تو وہ آگ اور طوفان کا روپ دھار کر عمران کے مدِمقابل آ گئی۔ اور پھر؟

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک کوٹھی میں فائر بلاسٹر بموں سے جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ اور پھر ——؟

مارشل ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر —— جو سیکرٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ناقابل تسخیر بھی تھا۔

عمران —— جو اپنی بے پناہ مہارت کے باوجود مارشل ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن معلوم نہ کر سکا اور اس نے اپنے ساتھیوں کے سامنے اپنی ناکامی کا اعلان کر دیا۔

چوہان —— جس نے عمران کے سامنے بیٹھے بیٹھے نہایت آسانی سے مارشل ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن معلوم کر لی اور عمران چوہان کے اس اقدام پر حیران رہ گیا۔

وہ لمحہ —— جب عمران نے قطعی طور پر مشن میں ناکامی کا اعتراف کر لیا اور مشن مکمل کئے بغیر واپس پاکیشیا جانے کا فیصلہ کر لیا۔ کیا واقعی ——؟

مارشل ایجنسی —— جس کے ٹاپ ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں پر طوفانِ بلاخیز بن کر ٹوٹ پڑے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہلی بار احساس ہوا کہ وہ واقعی دنیا کی انتہائی طاقتور اور خطرناک ایجنسی سے ٹکرا رہے ہیں۔

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے مارشل ایجنسی پر ثابت کر دیا کہ وہ اپنے ملک اور قوم کی سلامتی کے لئے اپنی جانوں پر بھی کھیل سکتے ہیں۔

کیا —— عمران اور اس کے ساتھی مارشل ایجنسی سے ایس ون واپس حاصل کر سکے۔ یا ——؟

ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک ایسی کہانی جو ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گی اور آپ اسے مدتوں فراموش نہ کر سکیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

علی عمران اور میجر پرمود کا اسرائیل میں ایک یادگار، مشترکہ سنسنی خیز کارنامہ

ٹارگٹ

مکمل ناول

بلیک اینڈ وائٹ

مصنف
سید علی حسن گیلانی

ڈاکٹر آسٹن — اسرائیل اور یہودیوں کا معروف ترین ڈاکٹر جس کا میڈیسن کی دنیا میں معتبر ترین نام تھا اور وہ ایک انقلابی ایجاد کے فارمولے پر کام کر رہا تھا۔ وہ انقلابی ایجاد کیا تھی —؟

وہ لمحات — جب عمران اور میجر پرمود اسرائیل سے ملحقہ ایک بڑے صحرا، صحرائے بستان میں پہنچ گئے جہاں ڈاکٹر آسٹن کی لیبارٹری تھی۔ ان کا وہاں جانے کا کیا مقصد تھا —؟

وہ لمحات — جب اسرائیل کی معروف ایجنسی جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ اور ریڈ آرمی کے کرنل فرانک نے اس بار عمران اور میجر پرمود کو پکڑنے کا حتمی منصوبہ بنا رکھا تھا۔ مگر کیسے —؟

وہ خوفناک لمحہ — جب جولیا نے بلندی پر پرواز کرنے والے ہیلی کاپٹر سے چھلانگ لگا دی اور عمران اسے بے بسی سے دیکھتا رہ گیا۔ کیا جولیا زندہ بچ سکی؟

لیڈی بلیک تمثیلہ — میجر پرمود کی منگیتر، جس کی کرنل ڈیوڈ سے خوفناک فائٹ ہوئی۔ انجام کیا ہوا —؟

حیرت کے وہ لمحات — جب ٹائیگر اور کیپٹن نوازش نے اسرائیل کی سرزمین پر ایک بڑے ڈیم کے تیز رفتار بہتے پانی کی سرنگ میں چھلانگ لگا دی۔ مگر کیوں؟

وہ خوفناک لمحات — جب ٹائیگر اور تنویر کو اسرائیلی سیکرٹ سروس نے گرفتار کر لیا اور پھر ان بندھے ہوئے تنویر اور ٹائیگر پر گولیاں برسا دی گئیں۔ پھر کیا ہوا؟

حیرت کے وہ لمحات — جب اسرائیل کی سرزمین پر تنویر اور کیپٹن توفیق نے ایک بڑے ڈیم کو تنکوں کی طرح اُڑا دیا۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا —؟

وہ لمحات — جب عمران اور میجر پرمود ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہو گئے۔ مگر کیوں —؟

وہ لمحات — جب جولیا اور ریڈ آرمی کے چیف کرنل فرانک کی آپس میں خوفناک فائٹ ہوئی۔ ان میں سے کون فاتح ٹھہرا —؟

وہ لمحات — جب عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں پر کرنل فرانک اور کرنل ڈیوڈ نے گولیاں برسا دیں حالانکہ یہ سب بندھے ہوئے تھے۔ پھر کیا ہوا —؟

وہ خوفناک لمحات — جب جولیا اور تمثیلہ دونوں کا ریز فائر سے خاتمہ کر دیا گیا اور ان کی لاشوں کو گٹر میں بہا دیا گیا۔ کیا دونوں واقعی مر چکی تھیں —؟

عمران کی حماقتیں، تنویر کا ایک نیا اور حیرت انگیز روپ اور رابرٹ اور لاٹوش کی عاشقانہ خرمستیوں سے مزین ایک دلچسپ ناول۔

انتہائی تیز رفتار ٹیمپو اور اعصاب کو چٹخا دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک شاہکار ناول جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز کی دنیا میں ایک عجوبہ کہانی

اسفل دنیا

ماورائی نمبر

مصنف
ظہیر احمد

اسفل دنیا ... ایک ایسی دنیا جو شیطان کی دنیا تھی اور اس دنیا کا تعلق آج سے چار ہزار سال قدیم کی دنیا سے تھا جہاں جنات کے سات قبیلے آباد تھے اور یہ قبیلے ایک دوسرے کے دشمن بن کر ایک دوسرے سے جنگ میں مصروف تھے۔ کیوں؟

بھٹیار ... پاکیشیا کے سرحدی علاقے کا ایک قصبہ، جہاں ایک رینجر نے ہر طرف سیاہ سایوں کو منڈلاتے اور پہاڑی پر چڑھتے دیکھا تھا۔

بھٹیار ... جس میں سات سو سے زیادہ نفوس تھے لیکن اگلے روز اس قصبے میں ایک انسان بھی موجود نہ تھا۔ وہ سب کے سب غائب ہو گئے تھے۔ لیکن کہاں ؟

جولیا اور اس کے ساتھی ... جو ایک نیک مقصد کے لئے بھٹیار پہنچے ہوئے تھے۔ وہ بھی بھٹیار کے لوگوں سمیت غائب ہو گئے۔

جوزف، جوانا اور ٹائیگر ... جو ایک غار میں داخل ہوئے اور غار انہیں لے کر گھوم گیا۔ غار کا دہانہ جب دوسری جانب کھلا تو وہ تینوں اپنی دنیا سے چار ہزار سال قدیم دنیا میں پہنچ چکے تھے۔

زرانا ... ایک زبردست ساحرہ، جو عمران کو اپنی گرفت میں لینا چاہتی تھی۔ کیوں؟

زرانا ... جس نے عمران کو قابو کرنے کے لئے اس پر ساحرانہ وار کئے لیکن؟

عمران ... جسے سید چراغ شاہ صاحب ایک جن کے ساتھ چار ہزار سال قدیم دنیا میں بھیجنا چاہتے تھے۔

عنقام ... نیک دنیا کا ایک جن جو عمران کا دوست بن گیا تھا۔

جولیا اور اس کے ساتھی ... جو چار ہزار سال قدیم، جنات کی اسفل دنیا میں پہنچ کر خود بھی جنات بن گئے۔ کیسے —— ؟

جولیا اور اس کے ساتھی ... جنہیں جنات نے زندان میں قید کر رکھا تھا۔ کیوں —— ؟

سنگِ حیات ... ایک ایسا ہیرا جو چراغ کی شکل میں تھا اور اسفل دنیا کے بڑے سردار اخنات کے قبضے میں تھا۔ سید چراغ شاہ صاحب عمران کے ذریعے وہ چراغ نما ہیرا حاصل کرنا چاہتے تھے کیوں —— ؟

عمران ... جو صالحہ کے ساتھ چار ہزار سال قدیم جنات کی اسفل دنیا میں پہنچا تو؟

وہ لمحہ ... جب جنات کی اسفل دنیا میں جولیا اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے موت کے کنوؤں میں کودنا شروع ہو گئے۔ کنوؤں میں آگ بھری ہوئی تھی اور وہ سب کنوؤں سمیت وہاں سے غائب ہو گئے۔

پراسرار دنیا کی انتہائی اثر انگیز کہانی جو اس سے پہلے کبھی صفحہ قرطاس پر نہ ابھری ہو گی۔ ایک حیران کن اور نئے انداز کی انوکھی کہانی جس کا اب تک کسی رائٹر نے تصور بھی نہ کیا ہوگا۔ ایک چیلنجنگ ناول جو آپ نے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

مصنف
ظہیر احمد

ڈارک کیمپ

فاسٹ ایکشن ---- ایسا ایکشن جس کے لئے عمران کو پوری ٹیم لے کر کافرستان جانا پڑا۔ کیوں ----؟

فاسٹ ایکشن ---- ایسا ایکشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے اپنی جانیں بچانا مشکل ہو گیا۔

پلوشہ ---- ایک معصوم سی لڑکی جو صالحہ سے ملی تھی اور صالحہ اسے جولیا کے پاس لئے آئی تھی، اس نے ان دونوں کے سامنے ایک انکشاف کیا، ایسا انکشاف جسے سن کر جولیا اور صالحہ دنگ رہ گئیں۔ وہ انکشاف کیا تھا ----؟

پلوشہ ---- جس کے پاس ایک کوڈ بک تھی۔ اس کوڈ بک میں کیا تھا ----؟

پلوشہ ---- جو جولیا اور صالحہ کے فلیٹ میں تھی کہ مسلح افراد نے وہاں حملہ کیا اور انہوں نے جولیا اور صالحہ کو گولیاں ماردیں اور پلوشہ کو اٹھا کر لے گئے۔ کیوں؟

ڈی کیمپ ---- ایک ایسا کیمپ جہاں پاکیشیا سمیت پوری دنیا کے مسلم ممالک کے خلاف بھیانک سازش کی جا رہی تھی۔

ڈی کیمپ ---- جس کا نقشہ کافرستان کے ڈی کلب میں تھا اور عمران اس ڈی کیمپ سے وہ نقشہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ----؟

ڈی فورس ---- ڈی کیمپ کی حفاظت کرنے والی فورس جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے سوہان روح بن گئی تھی اور انہیں ایک انچ آگے بڑھنے کا موقع نہ دے رہی تھی۔

عمران ---- جسے اس کے تمام ساتھیوں سمیت پکڑ لیا گیا اور انہیں گولیوں سے بھون دیا گیا۔ کیا واقعی ----؟

وہ لمحہ ---- جب عمران اور اس کے ساتھی پہاڑیوں میں موجود ڈی کیمپ کو تباہ کرنے کے لئے تباہ کن ایکشن میں آ گئے۔

وہ لمحہ ---- جب ان پہاڑیوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہر طرف سے گولیوں اور بموں کی بارش شروع ہو گئی اور پھر ----؟

کیا ---- عمران ڈی کلب سے ڈارک کیمپ کا نقشہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکا ----؟

کیا ---- عمران اور اس کے ساتھی ڈی کیمپ تباہ کر سکے۔ یا ----؟

تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور مزاح سے بھرپور ناول۔ ایسا فاسٹ ایکشن جسے آپ نے پہلے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔ یادگار اور انوکھے واقعات سے لبریز دلوں کی دھڑکن روک دینے والی کہانی جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اپنے اندر سمو لے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

مکمل ناول

اسپارگن

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

اسپارگن ...... ایک ایسی تنظیم جو ایکریمیا میں کام کر رہی تھی لیکن یہ یہودی کی تنظیم تھی۔

اسپارگن ...... جو پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے پر تلی ہوئی تھی۔

ٹائیگر ...... جس کے سامنے ایک معصوم لڑکی نے ایک بدمعاش کو قتل کر دیا۔ کیوں؟

وہ لمحہ ...... جب ٹائیگر کو اغوا کر لیا گیا اور پھر ——؟

گرانڈ ماسٹر ...... اسپارگن کا سپریم چیف۔ جس کے ایجنٹوں نے پاکیشیا میں مشن مکمل کیا لیکن وہ مشن مکمل ہو کر بھی نامکمل ثابت ہوا۔ کیسے ——؟

ٹائیگر ...... جسے گولیاں مار دی گئیں اور وہ موت کی آخری حدوں کو چھونے لگا۔

عمران ...... جس نے اپنے ساتھیوں سمیت اسپارگن کے خلاف حرکت میں آنے اور ان کی لیبارٹری کو تباہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ مگر ——؟

مکافات عمل ...... ایک ایسا عمل جس نے اسپارگن جیسی ناقابل تسخیر تنظیم کو ایک لمحے میں تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ کیسے ——؟

...... نئے انداز کا لکھا ہوا ایک دلچسپ ناول ......

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
333-6106573
336-3644440
36-3644441
061-4018666

مظہر کلیم ایم اے
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان